کو گرفتار کرنا ہے - اسمین مین کچھ مدد نہین دے سکتی -

نیل ہیتھرسٹ - نہین نہین - اُسکی گرفتاری مین نہین - یہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ تمھاری ہم نشین اور ہم صحبت تھی - جس سے تم مدد دینے سے انکار کرتی ہو -

مس سٹین - بیشک وہ میری سہیلی تھی اور مین تم سے خاصکر یہ بات کہنے کے لئے اور بھی آئی تھی کہ لینور آرمن اُس کی قاتلہ نہین ہے -

ہیتھرسٹ - صرف یہ بات مجھے تمھاری ہی زبانی معلوم ہوئی اور سب لوگ اسی کو قاتلہ قرار دیتے ہین تمھین اسی بات کا اچھی طرح یقین ہے -

کیٹ سٹین - (جوش مین آکر) ہان ہان - مین عام شہادتون کے مقابلے مین دعویٰ کر کے کہتی ہون کہ لینور آرمن بالکل بیگناہ ہے -

ہیتھرسٹ - اور کل جو کچھ اُس نے کہا تھا - اُس کی نسبت تمھارا کیا خیال ہے

کیٹ سٹین - یہ بات مین مانتی ہون کہ اسنے بدلہ لینے کی یہ تدبیر کی تھی اور اسیوجہ سے اسپر مجرم ہونیکا شبہ ہوتا تھا لیکن اگر وہ زندہ ہے تو اُسے بھی ہماری تمھاری طرح قتل کی نسبت کچھ واقفیت نہ ہوگی -

ہیتھرسٹ - وہ زندہ ہوگی - نہین نہین میرے خیال مین تو اُس نے خودکشی کر لی ہوگی -

کیٹ سٹین - مجھے نہین معلوم مین تو جانتی ہون کہ اُسے خود اپنی زندگی دوبھر معلوم ہوتی ہوگی - وہ خوفزدہ ہو کر بھاگی تھی نہ کہ کسی کو قتل کر کے مفرور ہوئی -

ہیتھرسٹ - خیر یہ تو جو کچھ ہو گیا ہو گیا مجھے لینور آرمن کا زیادہ حال نہین معلوم ہوا ہے - میرا پہلا فرض تو اُسے تلاش کرنے کا ہے اور دوسرے اسکو بیگناہ یا مجرم ثابت کرنے کا - اب رہی یہ بات کہ جہان تک میرے امکان مین ہوگا اُس کے بچانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا - پہلے سے مجھے نہین معلوم تھا کہ اُس سے تم سے اس قدر راہ و رسم بڑھی ہوئی ہے - جہان تک مختصر ہو سکے مجھے اس کے حالات اس وقت سے بتاؤ جب سے تمھارا اور اُسکا ساتھ ہوا

کیٹ سٹین نے شروع سے آخر تک کل حالات بیان کرنا شروع کئے اور نیل ہیتھرسٹ اُن کو اپنی نوٹ بک مین برابر لکھتا رہا - جب سب حالات ختم ہو گئے تو کیٹ سٹین نے اُس سے پوچھا -

"اب تم اور لوگون سے بھی لینیور آرمن کے حالات دریافت کروگے۔

نیل ہتھرسٹ۔ بیشک مین ان لوگون سے اس کے حالات پوچھنا چاہتا ہون جن سے اس کا سابقہ رہا ہو اور جو اُسکے مخالف نہ ہون۔

کیٹ سٹن۔ یہ کہیئے کہ آپ مس وارن اور مس سے گفتگو کرنا چاہتے ہین۔

نیل ہتھرسٹ۔ "ہان"

کیٹ سٹن۔ مین اس وقت اُملنے ملاقات کرنے جاؤن گی۔ مسٹر نیل مین اس وقت آپ کو ایک جملہ پورے پورے حالات کا قلمبند کراؤن گی۔ لیجیے سنئے۔

نیل ہتھرسٹ نے سب حالات خوب کان لگاکر سُنے اور لکھے بعدہ اُسنے مس سٹن سے پوچھا۔ "کیا اُس نے اس مردِ خدا کو نہایت شدید ضرب پہونچائی۔

کیٹ سٹن۔ جی ہان۔ اسکو بہت مارا اور بیشک وہ اس سزا کا مستحق تھا۔ مین نے آپ سے یہ معاملہ صاف صاف کہہ دیا۔ اگر کوئی اور کہتا تو بات کا بتنگڑ بنا دیتی۔ جب لینور نے اس شخص کو مارا تو مس وان ہیورن چلاتی ہوئی میری بہن کے مکان پر دوڑی گئی۔ اُس نے کہا کہ پولیس نے لینور کو گرفتار کر لیا۔ ہم لوگ بھی اسی وقت دوڑے گئے مگر لینور گھر ہی مین موجود تھی اس لئے اُس نے غصہ مین آکر مس وان ہیورن کو ایک ڈانٹ بتائی اور خوب برا بھلا کہا۔

اسی وجہ سے مس وارن لینور آرمن سے نفرت کرتی ہے مجھے مس وان ہیورن کی بات کا بالکل اعتبار نہین ہے اور نہ مین اُسے پسند کرتی ہون۔ اگر آپ اُس سے ملاقات کرنا چاہتے ہین تو جلدی کیجیئے گا دیر نہ لگائیے گا۔

نیل ہتھرسٹ نے جواب دیا۔ مین ابھی جاتا ہون۔ کیا مجال کہ ذرا بھی تاخیر ہو۔ تم ذرا مجھے لینور کا حلیہ بتا دو۔ پس

کیٹ سٹن نے حلیہ بتا دیا تو نیل ہتھرسٹ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر پوچھا کہ مقتول کا سب سامان اس کے خاص کمرے مین رکھا ہوا ہے یا نہین۔

کیٹ سٹن نے جواب دیا۔ مجھے جہان تک یقین ہے سب وہین رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ مقتول نے یہ حکم دیدیا تھا کہ کوئی چیز کمرے سے نہ ہٹائی جائے۔

نیل ہتھرسٹ نے کہا۔ اچھا تو پھر آج مین کچہری مین جاؤن گا۔

اس وقت سات بجے ہیں چند منٹ
ہیں جاتا ہون - اگر مسٹر ہیل آجائین اور
ہین ٹھیک وقت پر نہ لوٹ سکون تو تم
ان سے بات چیت کرلینا اور کنجیون
کی فرمایش کر دینا - آج رات کو تم آرام
کرو - رات کو مین تمھارے عوض مین
کام کردون گا -

گیسٹ سیٹن - مگر تم بھی تو میری طرح
تھکے ہوے ہو -

نیل ہنیہرسٹ - مین کل رات سوچکا
ہون اور اس کے علاوہ مجھے جاگنے
کی عادت بھی ہے - اچھا اب مین
تو جاتا ہون - تم یہان مسٹر ہیل کا راستہ
دیکھتی رہنا -

گیسٹ سیٹن کام پر چلی گئی اور
نیل ہنیہرسٹ اٹھکر اپنے کمرے کو گیا
دروازہ کھولے اور اندر داخل ہوا -
اس نے دیا سلائی جلاکر لمپ روشن کیا -
وہ وہان سے بڑھا ہی تھا کہ اسے
آگے ایک لفافہ پڑا ہوا ملا - اس نے
اسے اٹھاکر دیکھا تو وہ تار نکلا -
اس نے تار کھول کر پڑھا - پڑھ کر
اس نے تار کو جلادیا اور کمرے کا دروازہ
مقفل کرکے باہر چلا آیا - وہان سے
آکر وہ کلیرنس آرٹیولڈٹ کے نوشت خانے
مین آیا - وہان ہر ایک چیز نہایت
ہوشیاری سے دیکھنے لگا - اتفاق سے
اس کی نظر ایک میز پر پڑ گئی - اس نے
اس کی چیزین خوب غور سے دیکھین
اس مین کئی فوٹوز لفافین اور عورتون کے
پہننے کی عمدہ عمدہ چیزین رکھی ہوئی تھین
اس نے فوٹو اٹھاے اور اس مین
کئی عورتون اور تھیٹر کے زنانہ نقالون
کی تصویرین پائین - ان مین بعض عورتین
ایسی تھین جو آرٹیولڈٹ کی ملاقاتی تھین
انھین کاغذات مین اسے ایک خط ملا
جس کو اس نے غور سے پڑھا - اس
خط مین کاتب کا نام نہین لکھا تھا -
نہ پتہ - آخرکار اس نے خط احتیاط
سے اپنی جیب مین رکھ لیا اور دوسری
چیزین دیکھنے لگا - دیکھتے دیکھتے اسے
ایک لبادہ ملا جس کی جیب مین چند
خطوط تھے - ان خطوط کو اس نے دیکھا
تو اس کی نظر ایک کاغذ پر پڑی جسکو
دیکھکر نیل ہنیہرسٹ نے اپنی جیب
سے پہلا خط نکالا دونون کا طرز تحریر دیکھا
اسے معلوم ہوا کہ یہ کاغذات ایک
ہی شخص کے لکھے ہوے ہین - جو خط
اس نے ابھی لبادہ سے نکالا تھا اسپر
حسب ذیل عبارت تحریر تھی -

جس عورت سے تم شادی کرنا چاہتے ہو میں نے اُسے دیکھا ہے میں قسمیہ کہتی ہوں کہ اُسے تمھاری ذرا بھی محبت نہیں ہے۔ یہ بات میں تم سے پیشتر بھی کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں اسوقت بھی شادی ملتوی کردو ورنہ آئی گئی تمھارے سر جائے گی۔

نیل منتھرسٹ نے دونوں کاغذ جیب میں رکھ لئے ہر ایک کپڑے کی جیبوں کو اچھی طرح دیکھا بھالا مگر اور کچھ نہ نکلا۔

آگے بڑھکر نیل منتھرسٹ نے کوئی چیز دیکھی جس کی طرف وہ علایہ جھکا یہ چند کاغذات تھے۔ جس کو کسی نے جلاکر پھینک دیا تھا۔ مگر یہ اچھی طرح نہ جلے تھے۔ نیل منتھرسٹ نے کاغذات کو اُٹھا لیا اس میں ایک پرچے پر کچھ عبارت لکھی تھی جو اچھی طرح پڑھی نہ جاسکتی تھی اس تحریر کے آخر میں کسی کے دستخط نہ تھے۔

اس کے بعد نیل منتھرسٹ نے تفتیش ختم کی۔ کمرے کے دروازے احتیاط کے ساتھ مقفل کردیے اور وہاں سے چلا گیا۔

باب ۲۱

ہائیں یہ کیا ہوا

نیل منتھرسٹ جب سب چیزوں کا اچھی طرح معائنہ کرچکا تو اُٹھکر اس مکان میں آیا جس میں آرتھولڈٹ کی ماں لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے بہت ہی آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولا اور اشارے سے کیٹ سیٹن کو بلایا۔ کیٹ سیٹن اٹھی اور نہایت ہی دبے پاؤں اس کے پاس آئی۔ دونوں میں کچھ دیر تو چپکے چپکے گفتگو ہوئی۔ مگر بعدہ وہ ایک جگہ بیٹھ گئے اور اس طرح بات چیت شروع ہوئی۔

نیل منتھرسٹ۔ ہم دونوں یہاں بالکل تنہا ہیں کوئی اور نہیں ہے میں جو کچھ تم سے سوال کروں نہایت بیباکی سے اُسکا جواب دو۔ میں ایسی شہادت نہیں چاہتا ہوں جس سے لینورا مشتبہ نہ سمجھی جائے اور نہ مجرم قرار دی جائے۔ شہادت اس کے خلاف نہ ہونا چاہیے۔

کیٹ سٹین۔ ایسا ممکن ہے۔ کوئی بات ایسی ہوسکتی ہے جس سے وہ بچ سکے۔

نیل منتھرسٹ۔ ہاں ہاں ممکن کیوں

نہین ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ
کلیرنس آرٹبولڈ کے اور بھی دشمن
موجود ہین تو اس کا بچنا کوئی مشکل بات
نہین ہے۔

کیٹ سٹین۔ (حیرت سے) ہان۔

نیل میتھیرسٹ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تمھارے
پاس لینور آرمن کے لکھے ہوئے کاغذات
موجود ہین یا نہین۔

کیٹ سٹین۔ ہان۔ میری زمانہ طالبعلمی
کے خطوط ابھی تک رکھے ہوئے ہین۔

نیل میتھیرسٹ۔ ان خطوط مین کبھی
لینور آرمن نے ایسے شخص کا تذکرہ تو نہین
کیا جس کو وہ معتبر سمجھتی ہو اور اس سے
محبت کرتی ہو۔

کیٹ سٹین۔ آپ کا منشا کیا اُس کے
کسی عاشق سے ہے۔

نیل میتھیرسٹ (خشک روئی سے)
ہان کوئی ہو۔

کیٹ سٹین۔ جب تک اُس نے
شہر کی صورت نہین دیکھی تھی۔ اُس کا
عشق کسی کو نہین تھا اور اس کی مان
اُس کو ان باتون سے ہمیشہ بچایا ہی کرتی تھی
اپنی مان کے مرنے کے بعد اس نے اکثر
ڈاکٹر آسٹن سے گفتگو کی تھی۔ اِس
ڈاکٹر پر اس کی مان کا بڑا اعتبار تھا۔

نیل میتھیرسٹ۔ کیا ڈاکٹر آسٹن اُسی
موضع فیرلی مین رہتا ہے۔

کیٹ سٹین۔ جی ہان وہ اب بھی
وہین قیام پذیر ہے۔

نیل میتھیرسٹ۔ بس سٹین۔ ان خطون
مین سے کوئی خط مجھے بھی دکھاؤ اُن سے
مجھے بڑی مدد ملے گی۔

کیٹ سٹین۔ (تھوڑی دیر خاموش
رہ کر) مین تمھین لینور کے سب خطوط
دکھا دون گی۔

نیل میتھیرسٹ۔ تو پھر کب۔

کیٹ سٹین۔ کل۔

نیل میتھیرسٹ۔ شکریہ پیشتر سے
ادا کیے دیتا ہون۔ بھول نہ جانا اب
یہ بتاؤ کہ لینور آرمن سے شہر مین کسی
ایسی عورت سے ملاقات ہے یا نہین
جس کو تم جانتی ہو۔

کیٹ سٹین۔ ایسی تو کوئی عورت
نہین جس سے مین ناواقف ہون۔

نیل میتھیرسٹ۔ شاید اس کی وجہ
یہ ہو کہ تم دونون کا ہر وقت ساتھ رہتا ہوگا۔

کیٹ۔ ہان۔ قریب قریب جہان
کہین وہ جاتی تھی مجھے ضرور ساتھ لیجاتی
تھی۔

نیل میتھیرسٹ۔ تو اُس سے راستہ مین

کسی غیر عورت سے ضرور گفتگو ہوتی ہوگی
شاید تم کو بھی معلوم ہو۔

کیٹ سٹین۔ (تھوڑی دیر سوچ کر)
ہان ہان۔ اب مجھے یاد آیا۔ ایک روز
میرے ہی سامنے بات چیت ہوئی تھی

نیل بنتھرسٹ۔ اچھا اُس کی ساری
کیفیت مجھسے بیان کرو۔

مس سٹین نے ساری کیفیت سرتاپا
بتادی تو نیل بنتھرسٹ نے اُس سے
کہا کہ تم اب جاکر آرام کرو۔ مین مریضہ
کے پاس نگرانی کے لئے موجود ہون۔

مس سٹین نے اس کا شکریہ ادا کیا
اور آرام کرنے کے لیے چلی گئی۔

نیل بنتھرسٹ مریضہ کے پاس گیا
جو سوتے سوتے کبھی کبھی چونک پڑتی تھی
اور پھر بیہوش ہو جاتی تھی۔

ناظرین جب تک نیل بنتھرسٹ
مریضہ کی نگرانی مین مشغول ہے۔ ہم آپکو
مسٹر ڈرانڈ کی عالیشان عمارت کی
سیر کراتے ہین کمرہ اس وقت روشنی
سے جگمگا رہا ہے اور قیمتی اور بیش بہا
جھاڑون کے علاوہ چھوٹے چھوٹے
فانوس اس طرح معلوم ہوتے ہین
جیسے مہ بدر کے چارون طرف چھوٹے
چھوٹے ستارے اپنی جگمگاہٹ سے
تمام عالم کو منور کر رہے ہین۔ جھاڑون اور
قندیلون کی کیفیت نہ پوچھیئے ایک
ایک سے بڑھکر ہے اس کمرے کے آگے
چھوٹا سا چمن ہے۔ اُس مین ہر قسم کے
اشجار طرح طرح کے اثمار ہین۔ درختون
پر طیور نغمہ سرا ہین۔ اِدھر اُدھر سبز گھاس
مخملی روش کو مات کر رہی ہے۔
اور اس کی روشون سے معلوم ہوتا
تھا گویا عروس زمین لہریا دوپٹہ اوڑھے
ہوئے محو آرام ہے۔ گھاس پر شبنم کے
قطرون کا منظر ظاہر کرتا تھا کہ گویا صانع
قدرت نے زمردین تختہ پر موتی بچھا دئے
ہین۔ درمیان مین ایک چھوٹا بیضاوی
قطعہ ہے اور اس کے چارون طرف
روش بنی ہوئی ہے۔ اس روش پر
ایک قیمتی مکلف مسہری بچھی ہوئی تھی اور
اسی قطعہ مین فوارہ چھوٹ رہا تھا۔
ایک مسہری پر اطلس کا فرش بچھا ہے
جس پر اورڈرانڈ محو خواب ہے
اس کو تمام دن اسی مین لیٹے لیٹے
ہو چکا ہے مگر کسی نے جگایا نہین۔

آرتھولڈٹ کی لاش ملنے کے بعد
کئی گھنٹے گذر چکے۔ اس کی خبر شہر کے
گوشے گوشے مین مشہور ہے مگر اورڈرانڈ
کو اس کی مطلق خبر نہین اور نہ اُسے

کل کا واقعہ ہی معلوم ہے - مسٹر ڈرانڈ کی محبت اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ وہ اپنی نوجوان اور دلاری لخت جگر جان جان اوراڈرانڈ کو اس کے متعلق کچھ خبر دے - اس لئے اُس نے مس این کے ذمہ یہ کام سپرد کر دیا - وہ دن بھر اپنے ہی کمرے میں بیٹھی رہی اور وہیں سے اوراڈرانڈ کی خبر منگایا کی مسٹر ڈرانڈ بھی تفتیش کی فکر میں باہر چلا گیا - اور اس وقت سے اُس نے زنانہ میں قدم نہیں رکھا وہ باہر کمرے میں بیٹھا ہوا تھا - تھوڑی دیر خاموشی سے بیٹھا رہا اور یکایک دل میں کہنے لگا - اوراڈرانڈ اور آرٹیو لاڈ میں بڑی گہری محبت تھی اگر وہ اس کے قتل کی خبر سنے گی تو اسکا کلیجہ پاش پاش ہو جائیگا - مس این کا بھی دل اسکی شہادت نہیں دیتا تھا کہ وہ جاکر مس اوراڈرانڈ سے اس جگر خراش حادثہ کی خبر سنائے مگر کیا کرے ادائے فرض سے مجبور تھی - خیر بہت دیر تک ٹال کر آخر کو وہ دبے پاؤں اوراڈرانڈ کے کمرے کے پاس آئی اور آہستہ سے کنڈی کھول کر کمرے میں داخل ہوئی اور وہاں سے نکل کر چمن میں آئی - پھر اوراڈرانڈ کے پاس پہونچی - جس کے چہرہ پر خفگی کے آثار نمایاں تھے - وہ بولی - ہیں - تم آگئیں - دن بھر کہاں رہیں -

مس این نے اس کا کچھ جواب ندیا اور خاموش بیٹھ گئی - وہیں لارا بھی بیٹھی ہوئی تھی - مگر اوراڈرانڈ نے وہاں سے ہٹا دیا اور پھر مس این اور وہ ایک دوسرے کی طرف منھ تاکنے لگیں - دونوں کے منھ پر مہر خاموشی لگ گئی -

اوراڈرانڈ نے اس سے پوچھا - آج تم باہر گئیں تھیں -

مس این - نہیں تو -

اوراڈرانڈ - تم اس قدر خاموش کیوں ہو - معلوم ہوتا ہے کہ تم کوئی ضروری کام کی فکر میں ہو -

مس این - ہاں کام تو آج مجھے بہت کرنا ہیں مگر تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں -

مس ڈرانڈ - (ادھر اُدھر دیکھکر) کہو کیا کہنا ہے -

مس این - تم نے کل شادی کا کچھ حال نہیں سُنا -

مس ڈرانڈ - نہیں تو - کیسی شادی کس کی شادی -

مس این - کیا بتاؤں - شادی کیا تھی اعجوبہ روزگار تھی -

مس ڈرانمار - کچھ کہو بھی تو -

مس اینن - آہ بہن - ایک نئی دلھن نے - خاوند کو مار ڈالا - اور بھاگ کھڑی ہوئی

مس ڈرانڈ (سر اُٹھا کر) آخر معاملہ کیا تھا صاف صاف کہو کچھ سمجھ میں نہیں آیا -

مس اینن - بار بار اُٹھو اُٹھو نہ بیٹھو پیر کی چوٹ میں چپیٹ آجائے گی

کلیرنس آرٹیولڈٹ کی بی بی نے کل دعوت میں کھڑے ہو کر آرٹیولاٹ کے ساتھ شادی کرنے سے قطعی انکار کر دیا - اور کہہ دیا کہ میں نے اپنے شوہر کو نذر اجل کر دیا - میں اس کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں - اتنا کہہ کر وہ نہ جانے کہاں غائب ہو گئی - اُسے زمین کھا گئی یا آسمان پر فرشتہ اُٹھا لے گئے -

مس ڈرانمار - مجھے تو یہ سب بالکل جھوٹ اور بنایا ہوا قصہ معلوم ہوتا ہے -

مس اینن - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم پاگل ہو گئی ہو کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا -

مس ڈرانڈ - اتنا دماغ کھا گئیں مگر پوری کیفیت نہ بتائی -

مس اینن نے اپنی مسہری اس کے پاس گھسیٹ لی اور سارا کچا چٹھا بیان کیا آخر میں ذرا زور سے بولی -

"آج صبح کلیرنس آرٹیولڈٹ کی لاش مسہری کے پاس پڑی ہوئی ملی -

مس ڈرانڈ (گھبرا کر) کیا کہتی ہو -

مس اینن - کلیرنس آرٹیولڈٹ کل رات کو قتل ہو گیا -

مس ڈرانڈ - مس اینن - میں خواب دیکھتی ہوں یا جاگتی ہوں یہ کیا کہہ رہی ہو

مس ڈرانڈ بت بن گئی - اور مس اینن کی طرف خوف زدہ نگاہ سے دیکھنے لگی - مس اینن کی بھی طبیعت گھبرا گئی اور اُس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر مس ڈرانڈ کو پڑھنے کے لئے دیا اور جب چلنے لگی تو اس سے پوچھا "اگر لارا کی ضرورت ہو تو اُسے بھیج دوں -

مس ڈرانڈ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور جب مس اینن دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی تو وہ گھبرا کر اُٹھی کاغذ کو سینے سے لگایا - اُس پر جنون کی سی حالت طاری ہوئی اور وہ یوں کہنے لگی -

آہ - آہ - کلیرنس آرٹیولڈٹ جان بحق ہو گیا - اُف - اُف - قاتلہ بھی مفرور ہے - اتنا کہہ کر وہ اِدھر اُدھر تڑپنے لگی اور ایک مرتبہ بیہوش ہو کر چاروں شانے چت لیٹ گئی

اتفاق سے دروازہ کھلا اور مس اینن جو تھوڑی ہی دور گئی ہوگی فوراً واپس آئی - مس ڈرانڈ کو بہت غور سے دیکھا نبض کی رفتار دیکھی - اور پھر ہٹ کر اپنے دل میں کہنے لگی "وہ کیا کروں کیا نہ کروں - کچھ سمجھ میں نہیں آتا" اسی پس و پیش اور گھبراہٹ میں اس نے گھنٹی بجائی لارا وہاں آئی - مس اینن اور وہ دونوں وہیں بیٹھی سوئی تھیں کہ مس ڈرانڈ چونک پڑی اور پھر غفلت میں آگئی -

مس اینن لارا سے مخاطب ہوئی "میں تو ذرا لیٹ کر کمر سیدھی کرتی ہوں تم بھی تھک گئی ہو تھوڑی دیر آرام کرو - مس ڈرانڈ کے پاس کوئی نہ کوئی رہنا چاہیے -

لارا خوش ہوکر آرام کرنے چلی گئی مس اینن رات بھر وہیں لیٹی رہی - اس کو مطلق نیند نہ آئی مگر اور اڈرانڈ بھی نہ جاگی اور خوب سوئی مس اینن نے کئی مرتبہ جگانے کی کوشش کی مگر وہ نہ جاگی - جب صبح ہوئی تو مس اینن اٹھکر چلنے لگی تو مس ڈرانڈ نے آواز دی - لارا - لارا - میں تم کہاں (آنکھیں کھول کر) ہیں یہ تو مس اینن ہیں - مس اینن تم آگئیں -

مس اینن - میں تو رات بھر تمہارے ہی پاس رہی - تم اس قدر غافل سو رہی تھیں کہ میں نے لارا کو تمہارے پاس نہ چھوڑا -

مس ڈرانڈ - خیر یہ تو جو کچھ کیا اچھا کیا - ذرا لارا کو بلا دو مجھے بھوک معلوم ہوتی ہے کچھ ناشتہ منگواؤں گی -

مس اینن نے لارا کو بلایا اور جب وہ نہ آئی تو وہ خود وہاں گئی - اس کے باہر جانے کے بعد ہی اور اڈرانڈ نے بھی آئینہ میں اپنا منھ دیکھا اتنے ہی میں ناشتہ آگیا - اس نے ناشتہ کیا اور ایک کاغذ لکھکر کسی شخص کے ہاتھ کہیں بھیج دیا - اور خود پھر لیٹ کر جواب کا انتظار کرنے لگی - اتنی ہی دیر میں کوئی شخص دروازہ پر آیا - جس نے ایک خط دیا -

لارا نے خط لاکر مس ڈرانڈ کو دیا تو وہ بولی کہ دیکھو اگر مس اینن آئے تو یہاں نہ آنے دینا کوئی بہانہ کرکے ٹال دینا -

تھوڑی دیر بعد کمرے میں مسٹر جارج فورڈھم داخل ہوا - تو مس ڈرانڈ نے کہا - آئیے مسٹر فورڈھم

تشریف رکھئے ۔ مین جو کچھ کہتی ہون ذرا
اس کو سن لیجیے تاکہ کوئی اور نہ سننے پائے
مسٹر جارج فورڈھم بیٹھ گیا اور
دونون سے گفتگو چھڑی تو باتون باتون
مین مس ڈرانا نے اُس سے مس ایٹن
کی طرف سے اظہار تنفر کیا اور اُس کو
پانچسو ڈالر دے کر روانہ کیا۔

باب ۲۲
اپنا اپنا خیال

آج کلیرنس آرٹیولڈٹ کی زندگی
کا خاتمہ ہو گیا ۔ اس کا جسم دنیا مین نہین
اس کی روح زمانے کی عیش و عشرت
آرام و آسایش کے لطف اُٹھا کر
عالم فانی سے روان ہو گئی کل تو
اس کا جسم موجود تھا مگر احباب اعزا
نے اس کی کچھ بھی رفاقت نہ کی اور
ایسے بے مروت ہو گئے کہ جس کے
ساتھ رنگ رلیان مناتے تھے ۔
ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے ۔ اسکو زمین
مین دفن کر کے تنہا چھوڑ آئے ۔ لوگ
اس سے فراغت پا کر اب اس کی قاتلہ
کی تلاش مین چلے اور ہر ایک کے دل
سے یہ ہی لگی ہے کہ کسی طرح قاتلہ سے
انتقام لین ۔ کیٹ سیٹن کے سوا ہر ایک
شخص کا یہی خیال ہے کہ لینور کے
ہاتھون آرٹیولڈٹ کی جان گئی ۔

کلیرنس آرٹیولڈٹ کی مان مسٹر
نیل ہیتھرسٹ کو اپنے پاس سے ہٹنے
نہ دیتی تھی مسٹر ہیل کی آرزو تھی کہ قاتلہ
کی جستجو بہت جلد شروع کر دیجائے
لیکن وہ نیل ہیتھرسٹ کی اس فہمایش
پر خاموش ہو گیا کہ پہلے کام نکالنے کا
ڈھنگ سوچ لینا مناسب ہے پھر
کچھ عملی کارروائی کرنا چاہیے ۔ مجھے
ابھی شہر ہی مین بہت کام کرنا باقی ہین
دیر نہین ہونا چاہیے ۔ یاد رکھئے کہ
یہ عورت ایسی چالاکی سے مفرور
ہوئی ہے کہ کسی کو اسکا ذرا سا بھی پتہ نہین
ملے گا ۔ جیسے ہی وہ غایب ہوئی تھی
ہین اسی وقت پڑوس کے مکان سے
ایک گاڑی روانہ ہوئی تھی مگر یہ نہین
معلوم کہ لینور اس مین تھی یا نہین ۔
اتنا کہکر نیل ہیتھرسٹ اپنے کام پر چلا گیا ۔

قاتلہ کی گرفتاری کے لئے بہت
بڑا انعام مقرر ہوا تھا ۔ ایک روز کا
واقعہ ہے کہ جب نیل ہیتھرسٹ
مسٹر آرٹیولڈٹ کی مان کے پاس بیٹھا
ہوا تھا تو اس نے کہا دونیل ہیتھرسٹ
اگر تم قاتلہ کا سراغ لگا دو تو خوب بھری

سے کام کرو تو تم کو منھ مانگی مراد دونگی۔ گھر مین اب میرے سوا کوئی اور نہین اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جس کو مین اپنا وارث بنا کر مال و متاع سپرد کرون۔ میرے مرنے کے بعد میری تمام دولت و ثروت تمھاری ہی ہوگی۔

نیل متھیرسٹ تھوڑی دیر حیرت مین کھڑا رہا اور پھر جواب دیا "ابھی تم کو بہت زندگی کاٹنا ہے تمھارے روپیہ سے جتنا اور ون کو فائدہ ہوگا اتنا مین نہین اٹھا سکتا باقی تم جو کچھ مجھے دوگی مین اُسے بخوشی قبول کرونگا تم کسی کو متبنے کرلو۔ مین نے اسی وقت کافی روپیہ جمع کرلیا ہے۔ اور اب زیادہ ضرورت نہین کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین۔ آج موت نہ آئی تو کل اور کل نہ آئی تو ایک نہ ایک روز آے گی ضرور۔

آرتھولڈٹ کی مان نے یہ سنکر کہا "لیکن اب مین تمھین یہ پیشہ نہ کرنے دونگی بلکہ تم کو اپنا عزیز از جان اور وارث بناؤنگی۔ بس قاتلہ کو ڈھونڈھنے کی کسر ہے۔

نیل متھیرسٹ ہنسا اور کہا۔ "مین اپنا پیشہ کبھی ترک نہ کرونگا۔ فی الحال اس ذکر کو ملتوی رکھو آیندہ دیکھا جائےگا پیشتر قاتلہ کا سراغ لگنے دو

اس گفتگو کے بعد نیل متھیرسٹ اُٹھکر چلا گیا اور کئی روز تک بڑی خاموشی سے کام کرتا رہا۔ ایک روز وہ مسٹر ہیل کے مکان پر گیا اور اسکو اپنی پہلی رپورٹ دے کر کہا "اس مین مین نے اپنے خیالات اور شبہات کا اچھی طرح ذکر کردیا ہے اور ہر منٹ کی کیفیت رقم کردی ہے۔ مین نے کوئی بات لکھنے کو اُٹھا نہین رکھی۔ مین نے بہت سی باتین لکھ کر رکھ لین جن کو مین اُن کی تکمیل تک کسی سے ظاہر نہین کرنا چاہتا۔ فی الحال میرا یہان کا کام ختم ہوچکا۔ آج رات کو شہر سے چلا جاؤنگا۔

مسٹر ہیل۔ کہان جانے کا ارادہ ہے۔

نیل متھیرسٹ۔ مین فیری مین مفرور قاتلہ کا قدیم مکان دیکھنے کے لیے جارہا ہون میرے وہان جانے کا سبب آپ اس رپورٹ مین ملاحظہ فرمائینگے۔ "مسٹر ہیل۔ اب مجھے معاف کیجیے میرا ایک ایک منٹ نہایت قیمتی ہے اب مین جاتا ہون۔

نیل متھیرسٹ اتنا کہکر وہان سے

روانہ ہوگیا اور موسم سرما کے شروع ہونے تک لوٹ کر باہر سے نہ آیا۔

نیل ہنچرسٹ کے جانے کے دو گھنٹے بعد جب مسٹر ہیل نے بلند آواز سے رپورٹ پڑھی تو کیٹ سٹین اور آرتھولڈٹ کی ماں نے بھی اُسے بغور سنا۔

ناظرین یہ رپورٹ بہت طول طویل ہے۔ اس کو یہاں درج کرنا محض آپ لوگوں کی سمع خراشی کرنا ہے۔ تاہم رپورٹ خالی از دلچسپی نہیں ہم اس کا اختصار درج ذیل کرتے ہیں۔

"جب مجھے آرتھولڈٹ کی ماں نے بلا بھیجا اور میں آیا تو دو گھنٹے تک میں نے واردات کے کمرے میں بہت ہوشیاری اور خبرداری سے تلاشی لی وہاں سے کوئی چیز گم نہ ہوئی تھی ایک بات میرے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ اس جرم کا مرتکب کوئی گھر کا ملازم ہے لیکن میں نے نوکروں کا بھی حال اچھی طرح دریافت کرلیا ہے مجھے ان سے ایسی امید نہیں پڑتی۔ وہ ایماندار اور بھلے مانس ہیں۔ میں نے اس بات کے دریافت کرنے کی سخت کوشش کی کہ قاتلہ کس طرف سے مفرور ہوئی لیکن سب بے سود ممکن ہے کہ وہ اسی گاڑی میں چلدی ہو جو پڑوس کے مکان سے روانہ ہوئی تھی مگر اس امر کی کوئی شہادت نہیں ممکن ہے کہ وہ کمند۔ کتابوں یا رسی وغیرہ کے ذریعہ سے مکان کی چھت پر چڑھ گئی ہو اور دوسری طرف سے بھاگ گئی ہو۔ مگر اس کا بھی کچھ پتہ نشان نہیں چلتا مجھے معلوم ہوا ہے کہ قاتلہ کے ایک دوست ڈاکٹر آسٹن کے قبضہ میں اس کی کل جائداد ہے میں اس شخص سے ملنے کو فیری جاؤنگا۔ اور دیکھونگا کہ وہ کس قماش کا شخص ہے۔"

نیل ہنچرسٹ کی رپورٹ یہاں پر ختم ہوگئی اور ڈاکٹر ہیل نے اُسے ایک جگہ بڑی حفاظت سے رکھ دیا۔ کیٹ سٹین کو خیال ہوا کہ نیل ہنچرسٹ اس معاملہ کو ڈاکٹر آسٹن تک پہونچائیگا وہ ڈری کہ نہ جانے اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔

اب ہم ناظرین کو رابن جاسلین کے مکان پر لئے جاتے ہیں جہاں وہ نیل ہنچرسٹ کی نوٹ بک اس طرح پڑھ رہا ہے۔

کیٹ سیٹن کی گفتگو پر مجھے بھی یہ خیال ہوا کہ لینیور آرمن بے گناہ ہے مگر رتھوینس سے بات چیت کرنے میں معلوم ہوا کہ وہ سب لینیور آرمن ہی کو مجرم قرار دیتے ہیں۔

مس وارن سے بھی مجھسے گفتگو ہو چکی ہے۔ اس کے بھائی نے اُسے اپنے مکان سے نکال دیا ہے اور اب وہ مس وان بیورن کے ساتھ رہتی ہے شاید ان دونوں عورتوں نے ملکر لینیور آرمن نے آرٹیبولاڈٹ کو قتل کیا ہو۔ خیر کچھ ہو اگر لینیور زندہ ہے تو میں اس کو ڈھونڈ ھانڈ نکالونگا میں نے وارن وغیرہ کو گرفتار کرنے کی دھمکی دی ہے انھوں نے اپنا بیان دینے میں پہلے تو عذر کیا۔ دوسری مرتبہ مجھے بھڑکایا۔ مگر آخر کار تھوڑا سا حال بیان کیا ہے۔

(م) اس نوٹ بک میں نیل بنتھرسٹ نے کوئی بات غلط لکھی ہے جس کا خمیازہ ہمارے خیال میں اسے بھگتنا پڑیگا مذکورہ بالا رپورٹ کے ساتھ ہی ایک اور کاغذ تھا جن میں ایک نہایت طول طویل عبارت بھی۔ مگر چونکہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اس لئے اغلب ہے کہ ناظرین کی سمع خراشی کا باعث ہو ہم بھی اسے یہاں درج کرنا فضول سمجھتے ہیں۔

باب ۲۳
حکمت عملی

ریلوے اسٹیشن سے برابر گاڑیاں چلی آرہی ہیں۔ کسی گاڑی میں چار چار پانچ پانچ آدمی سوار ہیں۔ کسی میں اس سے زیادہ اور کسی میں کم۔ کہیں فٹن ہے تو کہیں اٹنی بس۔ قسم قسم کی گاڑیوں کا تار اسٹیشن سے ہوٹل تک بندھا ہوا ہے۔ انھیں گاڑیوں میں ایک گاڑی پر ایک آدمی اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔ جب گاڑی ہوٹل میں پہونچی تو وہ اُترا۔ ہوٹل کے دفتر میں لوگ جا رہے ہیں وہاں سے لوٹ لوٹ کر کمروں میں ناشتہ وغیرہ کی فکر میں ہیں۔ جب بھیڑ چھٹ گئی تو آخر میں وہ شخص بھی دفتر میں آیا۔ اس کی شکل و شباہت بہت کچھ نیل بنتھرسٹ سے ملتی تھی۔ مگر تبدیلی پوشاک کی وجہ سے ہمارا خیال غلط ثابت ہوتا ہے۔ جب وہ دفتر میں داخل ہوا تو وہاں کے محرر نے

اس سے اپنا نام رجسٹر میں لکھنے کیلیے کہا
اس شخص نے ہاتھ میں قلم لیا اور
کچھ عجب طرح سے بگاڑ کر اپنا نام
جان جیکب آسٹن لکھ دیا پھر قلم میز
پر رکھ دیا۔ اس کے بعد مالک ہوٹل
اُسے ایک کمرے میں لے گیا جہاں
اُس نے اپنا قیام کرنا منظور کیا۔ وہاں
بڑی دیر تک مالک ہوٹل سے باتیں
ہوتی رہیں۔ کہ اتنے ہی میں باورچیخانہ
سے کسی نے مالک ہوٹل کو پکارا تو
وہ چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد
اس مسافر نے اپنی جیب سے نوٹ بک
لے کر اس میں کچھ لکھا اور رجسٹر پر
سرسری نظر دوڑائی تو پہلے ہی صفحہ
پر جی۔ بی۔ برباڈی کا نام لکھا پایا۔
شام ہوگئی ہے۔ لوگ اپنے
کاروبار سے لوٹ کر مکان واپس
آرہے ہیں۔ اس وقت گاؤں کا نظارہ
نہایت ہی دلفریب ہے۔ جان جیکب آسٹن
اپنے کمرے کے دو منزلہ میں کھڑا ہوا
یہ دلکش منظر دیکھ رہا تھا کہ اسکی نظر
اچانک ایک چیز پر پڑی۔ جسے دیکھکر
وہ نیچے اُترا۔ دروازہ کھول کر باہر نکلا
چلتے چلتے وہ ایک مکان کے پاس
پہونچا جہاں اس نے کنڈی کھٹکھٹائی

تو مکان کے اندر سے ایک شخص آیا
جس سے جیکب آسٹن نے پوچھا۔
ڈاکٹر آسٹن کا کون مکان ہے
میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔
دوسرا شخص۔ ڈاکٹر آسٹن میرا نام
ہے۔ اور یہ میرا ہی مکان ہے۔ اندر
تشریف لائیے۔
جان جیکب اندر داخل ہوا۔
ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر آسٹن
نے اس سے صاحب سلامت کی۔
مصافحہ کیا اور اس کا نام پوچھا تو
اس نے بتا دیا۔ اور ڈاکٹر آسٹن
کو ایک نیلا خط دے کر کہا۔ آپ
میرے ہمنام تو ہیں لیکن میں ایک
اجنبی شخص ہوں مہربانی کر کے ایک
بات بتا دیجیے۔ آپ کے کوئی بھائی
جیمس آسٹن ہیں یا نہیں۔
ڈاکٹر آسٹن۔ نہیں تو۔
جیکب آسٹن۔ خیر یہ میری غلط فہمی
ہوگی (سانس بھر کر) میرے تمام
اعزا و اقربا چھوٹ گئے۔ میرے
اور کوئی بھائی نہیں ہے۔ صرف
میرے والد صاحب کے ایک بھائی
اندرا ہیں میرے دادا پارک اسٹیٹ
میں رہتے تھے۔ اُن کا پیشہ زراعت تھا

وہ اپنے لڑکوں کو بھی اسی کام میں لگانا چاہتے تھے مگر ازرا ڈاکٹری پڑھنے پر کمر باندھے تھا۔ اسی ضد پر وہ وہاں سے بھاگ آیا میرے والد زراعت ہی کا پیشہ اختیار کئے رہے۔ ان کی وفات کے بعد جب میرا وہاں کوئی نہ رہا تو میں اس طرف چلا آیا۔ والد کے زمانہ حیات میں میری بھی خواہش ڈاکٹری پڑھنے کی تھی مگر میں اپنے والد کے یہ کہنے سے رک جاتا تھا۔

"اب اس قدر جلدی نہ کرو تمھارے چچا ازرا مل جائیں تو میں تم کو انھیں کے سپرد کردوں۔"

اب نئے میں اپنے قیام کے لیے کوئی جگہ مستقل تلاش کرتا ہوں۔ اور اسی میں گھومتے گھومتے اس گاؤں میں آپہونچا۔ جب میں یہاں آیا آپ کا نام سُنا۔ تو میرا دل خوش ہو گیا کہ شاید آپ ہی میرے عم بزرگوار ہوں۔

ڈاکٹر آسٹن نے جب یہ کیفیت سُنی تو اس کے دل میں ہمدردی پیدا ہو گئی اور اس نے کہا جیکب آسٹن مجھے سخت رنج ہے کہ تمھیں یہاں سے مایوس ہو کر جانا پڑا ہے گو تم میرے بھتیجے نہیں ہو تاہم میں تمھارے لئے کچھ اٹھا نہ رکھوں گا۔ اور تمھارے فائدہ کی کوئی صورت نکالونگا۔

اتنا کہہ کر ڈاکٹر آسٹن تو اٹھکر کہیں چلا گیا اور جیکب آسٹن بھی ہوٹل میں آگیا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ مسٹر جی۔ بی۔ ریڈی تو یہاں ہیں نہ جانے جاسیلن کہاں ہے۔

جب رات ہونے لگی تو طعام شب لایا گیا۔ اور جیکب آسٹن اپنے ہمسفیروں کے ساتھ کھانے کو بیٹھا۔ اس نے کھانے کے بعد اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔ اس کے پاس جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک محرر تھا۔ اسی کے پاس مسٹر ٹیڈوارڈن اور اس کے بعد جان جیکب خود بیٹھا تھا۔

جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو آپس میں ہنسی مذاق کرنے لگے مگر جان جیکب ایک طرف خاموش بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے اسے بھی پینے کے لئے سگار دیا تو اس نے کہا۔

"مجھے تمباکو کا شوق نہیں ہے۔"

جب کبھی سگار پی لیتا ہون تو بیمار
پڑجاتا ہون۔
ان دونون مین بڑی دیر تک
گفتگو ہوتی رہی وہ باتین کرتے ہوے
کمرے کے باہر چلے گئے۔ پہلے اِدھر اُدھر
ٹہلے ہنسی مذاق ہوا کیا۔ اور
جان جیکب کا ساتھی اس سے یون
مخاطب ہوا۔
وو نیل ہنچہرسٹ تم یہان کیون
آئے ہو۔ تمھارا کیا کام ہے۔
نیل ہنچہرسٹ۔ (عرف مصنوعی
جان جیکب) اچھا ہوا کہ مین نے
تمھارا ایچھا نہین کیا۔ مین تمھین
برنڈی جانتا تھا معاف کرنا۔
رابن جاسیلن۔ (عرف مصنوعی برنڈی)
سوال دیگر جواب دیگر۔ خیر۔ شاید تم
مجھے اپنا کام نہین بتانا چاہتے ہو۔
نیل ہنچہرسٹ۔ نہین نہین۔ یہ کوئی
بات نہین۔ بھلا تم بھی کیا باتین کرتے
ہو۔ مجھے تو تم سے مدد لینا ہے۔
رابن جاسیلن۔ کیا کوئی سنگین معاملہ
ہے؟
نیل۔ ہان۔ ایک قتل ہے۔
رابن جاسیلن۔ کس کا قتل؟
نیل۔ کلیرنس آرٹھولڈٹ کا جس روز
اس کی شادی تھی کسی نے قتل کرڈالا
رابن جاسیلن۔ کیا تمھین امید ہے
کہ قاتل یہان ملجائے گا۔
نیل۔ نہین۔ بات یہ ہے کہ لوگون
کو یقین ہے کہ قاتل ایک عورت ہے
رابن جاسیلن۔ کون عورت؟
نیل۔ اس کی بی بی۔
رابن۔ تم مجھسے مفصل کیفیت بیان
کردو تو اچھی طرح سمجھ مین آجاے۔
نیل ہنچہرسٹ نے کل معاملہ
شروع سے آخر تک بیان کردیا۔
تو رابن جاسیلن۔ بولا۔ معاملہ بیشک
بہت سنگین ہوگیا ہے۔ میرا مقدمہ
قتل بھی بالکل ایسا ہی ہے۔ تمھین
اگر اپنی قاتلہ کا پتہ لگ جائے گا تو
میرے قاتل کا پتہ نکلنا کچھ مشکل بات نہین
نیل ہنچہرسٹ۔ کیا تمھارا خیال ہے
کہ ایک ہی شخص نے دونون قتل کیے ہین
رابن سلین۔ ہان۔ مین تو یہی خیال
کرتا ہون۔ اگر قاتل مفرور ہے تو اسکی
تلاش کرنے مین ہمین تمھین ناکون چنے
چبانا پڑینگے اسکا گرفتار کرنا بہت مشکل
ہوجائے گا۔
نیل ہنچہرسٹ۔ وہ قاتلہ کا پتہ نہین
ہے۔ وہ کہین مفرور ہوگئی ہے۔

رابن۔ خیر جو کچھ ہو۔ نیل یاد رکھنا کہ فاتلہ ایابس سوار رہے۔

باب ۲۴
گفتگوے وحدت

قبل ازین ہم ناظرین کو اس جگہ چھوڑ آئے تھے جہان نیل ہنتھرسٹ اور رابن جاسیلن دونون آپسمین باتین کر رہے تھے۔ اسوقت بھی دونون مین وہی گفتگو ہو رہی ہے۔ اور نیل ہنتھرسٹ جاسیلن سے یون مائل گفتار ہے۔

معاملہ سنکر تم نے اپنی یہ راے قائم کی ہے کہ آرٹیولڈٹ کسی اور کے ہاتھ سے قتل ہوا ہے لیکن مین تم سے بتائے دیتا ہون کہ لیبور آرمن کو بہت لوگ قاتل سمجھتے ہین اور تمام شہادتین بھی اس کے خلاف ہے۔ آرٹیولڈٹ کی مان کا تو خون جوش کھا گیا ہے۔ جب تک اسکے دم مین دم ہے وہ قاتل کا پتہ کہین نہ کہین ضرور لگائیگی اور گرفتار کرا کے چھوڑیگی۔ اسکی تو ماممتا پھڑ پھڑا رہی ہے۔ مین بھی جب تک اسکو ڈھونڈ نہ نکالونگا کسی بات کی پرواہ نکرونگا اور جانکو جان نہ سمجھونگا۔

رابن جاسیلن۔ اب میری خواہش ہے کہ تم سیدھے شہر مین چلے جاؤ اور خود ڈھم سے ربط ضبط بڑھاؤ۔ اسکو بہت کچھ حال معلوم ہے وہان اس مکان پر بھی تاک لگائے رہنا۔ جو آرٹیولڈٹ کی قتل گاہ کے عقب مین واقع ہے۔ مین بتیقین کئی باتین بتادونگا مگر ابھی نہین۔ رات کو جس وقت سب لوگ سو جائین گے تو پھر ہم دونون تنہائی مین کل باتون کا تصفیہ کرلین گے۔

رابن جاسیلن نے یہ سنکر پوچھا کہ مجھے تو شہر مین بھیجتے ہو مگر تم کہان جاؤگے نیل ہنتھرسٹ نے جواب دیا۔

مین فی الحال یہین ٹھہرونگا۔

رابن جاسیلن۔ تم یہان کیا کروگے۔ کیا کوئی فائدہ کی صورت نظر آتی ہے

نیل ہنتھرسٹ۔ مین ڈاکٹر آسٹن کو پہچاننا چاہتا ہون۔ لوگون کا خیال ہے لیبور آرمن اس کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ اس کی کل جائداد۔ کل مال و متاع اسی کی حفاظت مین رکھا گیا ہے۔ نن بنتے ہوے لیبور آرمن گاؤن چھوڑکر شہر مین چلی آئی تھی۔ مین اس روز شام کو اس سے ملتا مگر کیا بتاؤن چند وجوہ پیش آگئے اور مین وہان نہ جا سکا

اسی دوران مین رابن جاسیلن کے دل مین کوئی خیال پیدا ہوا۔ جو اس نے ضبط کرکے نیل ہنتھرسٹ

اسے نہیں ظاہر کیا اور یون ہی باتین کرتا ہوا ہوٹل کے قریب پہونچا۔ وہان نیل بنیبرسٹ نے اس سے پھر گفتگو چھیڑی اور دیر تک باتین کرنے کے بعد ہوٹل مین داخل ہوا۔ دیکھا کہ سب لوگ گھوڑے بیچ کر سو رہے ہین بالکل سناٹا ہے۔ آدھی رات ہو گئی ہے یہ دونون ہوٹل کے پشت والے دروازے سے باہر گئے وہان اکیلے بیٹھکر باتین کرنے لگے۔ رابن جاسلین نے نیل بنیبرسٹ سے اس قتل کی پوری پوری داستان پوچھی تو اس نے شروع سے اخیر تک بیان کردی لینیور آرمن کے خلاف جو شہادت تھی اس کا ذکر کردیا۔ رابن جاسلین نے تمام باتین کان دے کر سنین اور ساتھ ہی ساتھ خود بھی کچھ سوچا کیا۔ آخر کار جب نیل بنیبرسٹ نے سب بیان کردیا تو رابن جاسلین نے اس سے کئی سوال کئے۔ جس کے جواب نیل بنیبرسٹ نے خوبی سے دیے۔ بعدہ رابن جاسلین نے اس شہر کے گھر کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا۔ اور لینیور آرمن کی بابت اپنی واقفیت بتائی۔ جسے نیل بنیبرسٹ نے غور سے سنا۔

باب ۲۵

ترکہ و میراث

ہم ناظرین کو اب موضع فیرلی سے ایک دوسری جگہ لئے جاتے ہین نومبر کا مہینا ہے اور یہ وہی زمانہ ہے جب آرٹیبولڈرٹ کے قتل کا واقعہ ہوا تھا اور سب لوگ لینیور آرمن کو قاتل قرار دیتے تھے ناظرین آپ کو نہین معلوم کہ آپ اس وقت کہان ہین۔ ہم آپکو انگلستان کی سیر کرا رہے ہین۔ سر ہنری مینجر کا شاندار مکان ہے۔ جس کے مقابلہ کا کوئی محل یا دوسرا مکان لندن مین نہین۔ سر ہنری مینجر ایک کروڑپتی شخص ہے۔ جس کے قبضہ اقتدار مین کئی قیمتی قطعہ اراضی۔ کثیر مال و متاع نوکر چاکر اور دولت و ثروت موجود ہے۔ اس وقت اس کی ٹکر و مقابلے کا کوئی شخص نظر نہین آتا۔

سر ہنری مینجر اپنے تخلیہ والے کمرے مین ہے جہان ہر چیز نہایت بیش قیمت اور عمدہ و نفیس موجود ہے کمرے مین سر ہنری مینجر کے علاوہ ایک اور شخص بھی اس کے قریب بیٹھا ہوا ہے اس کی عمر مشکل سے بیس پچیس برس

کی ہوگی۔ اس کے ہر عضو سے چستی
و چالاکی ظاہر ہوتی ہے اس کے قویٰ
زبردست ہیں۔ اس کا نام فرنسس فراس
اور پیشہ سراغرسانی ہے۔ لوگ اسے
اس کے پیشہ میں کامیاب اور ہوشیار
سمجھتے ہیں وہ سر ہنری منسچر کے پاس
ایک منقش کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی
دیر دونوں خاموش رہے بعدہ یہ
شریف النسب سراغرسان اُن سے
یوں گویا ہوا۔

"آج آپ نے بڑا انتظار دکھایا
مجھے اس کی وجہ یہ ہی معلوم ہوتی ہے
کہ آپ میرے کام سے ناخوش ہیں۔

سر ہنری منسچر نے جواب دیا۔ ماشاء اللہ
کیا عقل ہے بھلا یہ کیسے جان لیا۔
مجھے تم پر ہر طرح کا اعتبار پیشتر سے
تھا اور اب بھی ہے۔ تم سے بڑھکر
تو سراغرسان اس وقت انگلستان
میں ملنا محال ہے۔

فراس۔ خیر یہ تو سب آپکی قدردانی ہے
مگر دیکھیں اب اونٹ کس کل بیٹھتا ہے
لوگوں نے افواہیں تو بہت اڑا رکھی ہیں
دیکھ لیجیئے گا۔ کہ ایک نہ ایک دن بھانڈا
پھوٹ جائے گا۔ مجھے تو اپنی غلط فہمیوں
کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑیگا اور دوسر دن
کے بھی ماتھے جائے گی۔ آیندہ کے لئے
ہم لوگوں کو بہت سمجھ بوجھکر کام کرنا
چاہیئے اور ہر پہلو پر خوب غور و خوض
کرنا مناسب ہے۔

ہنری۔ شاید تمہیں ہمارے معاملے
کی تحقیقات کرتے جا رہے ہو میرے
خیال میں تو اور کوئی ایسا نظر نہیں
آتا جو اس قدر زندہ دلی سے کام لے
میں بھی جب تک زندہ ہوں اس کا
فیصلہ کر کے چھوڑوں گا۔

فراس۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں تو
میں نے بھی اپنی زندگی آپ کے سپرد
کردی ہے۔

ہنری۔ یہ تو بتاؤ کہ اب کیا کرنا چاہیئے

اس وقت فراس نے اس کی
بات کا کچھ جواب نہ دیا اُس نے
اپنی جیب سے کئی کاغذات نکالے
اور سر ہنری سے پوچھا۔

"اگر کہیئے تو یہ کاغذات یکے بعد دیگرے
آپ کو سنا دوں"۔

ہنری۔ سنا دو۔ مگر یہ کچھ ضروری
نہیں ہیں۔

فراس۔ یہ آپ کی خام خیالی ہے
آپ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ ضروری
ہیں یا نہیں۔

اتنا کہہ کر فرارس نے ان کاغذات مین سے ایک کاغذ نکالا اور اسکی نسبت اپنے خیالات ظاہر کیے۔

وہ گویا ہوا کہ اس زمانہ کو چار پانچ برس کا عرصہ ہوا۔ جب آپ نے مجھے اسکاٹ لینڈ سے بلایا تھا۔ اور اسی دوران مین آپ نے بہت سی ہدایتین کی تھین۔ ایک ہدایت مین آپ نے مجھسے ایک یہ قصہ بھی سنایا تھا کہ فرانس مین ایک نوجوان اور خوبصورت عورت رہتی ہے۔ جسے لوگ ایک انگریز کی بی بی تصور کرتے تھے۔ اس کا شوہر اور وہ دونون عالی خاندان تھے۔ خدا نے اُسے ایک لڑکی بھی عطا فرمائی تھی۔ ایک روز اس کا شوہر کہین غائب ہوگیا تو عورت بھی خانگی جھگڑون سے آزاد ہونے کے لئے بغیر کہے سنے کہین رفو چکر ہوگئی۔ اس نے کسی کو اپنا پتا نہ بتایا۔

مسٹر ہنری ا۔ آپ نے یہ واقعہ سناتے وقت مجھے دونون کے نام اور پتہ لکھوا دیئے تھے اور عورت کی ایک تصویر بھی دی تھی۔ سچ کہیے گا کہ مین جھوٹ تو نہین بولتا ہون۔

مسٹر ہنری منجر نے جب اُسکی بات کا جواب نہ دیا اور فرارس نے پھر وہی سوال کیا تو ہنری نے بہت آہستہ سے کہا دوہان"

فرارس۔ دیکھیے۔ پہلی غلطی یہین ہوئی کہ مین نے کئی مہینے بے سود تفتیش مین صرف کر دیئے۔ عورت کو غالباً غائب ہوئے چودہ برس کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اس تحقیقات کے لئے اب آپ نے مجھے میری تمام ضروریات بہم پہونچانے کا وعدہ کیا تھا لیکن پھر پیمان شکنی کی غائب شدہ کو ڈھونڈھنے کے لئے پہلے پہل سراغرسان کو جاننا چاہیئے کہ مفرور کے دوست اور رشتہ دار کون ہین اور دشمن کون۔ اس کو کن کن باتون سے دلچسپی ہے۔ اگر سراغرسان کو یہ نہین معلوم تو اُسے لازم ہے کہ یہ باتین دریافت کرے۔ میرے دریافت کرنے پر آپ نے مجھے یہ کچھ نہین بتایا بلکہ آٹھ مہینے کے بعد مین نے خود ہی آپ سے وہ حالات بتا دئے جن سے آپ کو واقفیت تھی یعنی یہ کہ مفرور عورت آپ کے اکلوتے بیٹے کی جورو ہے۔ آپ کو اس کی شادی کا بالکل علم نہ تھا لیکن جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس پر عملی کارروائی کرنا شروع

کی جس سے دونوں میاں بی بی کے عیش و آرام میں خلل پڑا اور وہ علیحدہ ہو کر خارج البلد اور خانہ بدوش ہو گئے۔

ہنری۔ (بات کاٹ کر) ٹھیک ٹھیک کہتے ہو یہ سب مجھے معلوم ہے۔

فرارس۔ مگر پھر بھی تو آپ نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ میں مہینوں۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی اور اسپین وغیرہ میں ٹاپتا رہا۔ تمام شہروں کی خاک چھانی۔ وہاں سے آکر میں نے آپ سے پھر یہ بتایا کہ آپ اور آپ کے بیٹے کے دشمن کون کون ہیں اور میں نے آپ سے اصل اصل وجہ بتادی کہ کیوں آپ کو اس عورت اور اس کے بچے کے ڈھونڈھنے کی فکر لاحق ہوئی۔ آپ نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اپنے لڑکے کی وفات کے بعد محض بیٹے کی آرزو میں ایک دوسری نوجوان عورت سے شادی کرلی لیکن وہ عورت بھی مر گئی اور اُسنے کوئی اولاد نرینہ اپنی یادگار میں نہ چھوڑی جیسن بریڈوارڈاین کا خیال خواب میں بھی نہ تھا کہ وہ آپ کا وارث قرار پائے گا۔ مگر اس کے وارث ہونے میں ابھی ایک رکاوٹ حائل ہوتی ہے ابھی اگر آپ کی پوتی ملجائے تو وہ فوراً وارث ہو سکتی ہے اور جیسن بریڈوارڈاین منہ دیکھتا رہ جائے اس کے وارث نہ ہونے کے لئے آپ نے مجھے اپنی پوتی کی تلاش میں آمادہ فرمایا تھا۔

ہنری۔ ٹھیک ٹھیک کہتے ہو مجھے اس شخص کی یاد بھی نہ تھی میں اُسکے نام تک سے نفرت کرتا تھا۔ مجھے نہ معلوم تھا کہ یہ ابھی زندہ ہے اور میرا وارث ہوگا۔

فرارس۔ ڈیر مسٹر ہنری۔ آپ تو یہ کہتے ہیں۔ مگر سال بھر سے زیادہ ہوا میں اس کے ساتھ رہ چکا ہوں اور اس کے رگ و ریشہ سے واقف ہوں وہ مکار۔ دغاباز اور جعلساز ہے۔ چالبازی اس کے ہر بن مو سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس نے وارث ہونے کی امید پر نہ معلوم کتنا روپیہ ابھی سے قرض لے رکھا ہے۔ اسکے بڑے بھائی کو پھنسا کئے ہوئے اٹھارہ برس کا عرصہ ہوا۔ آپ کے پاس جو اس نے خطوط بھیجے ہیں۔ اس میں بھی کچھ نہ کچھ فریب ضرور ہے اسکا ارادہ تھا کہ وہ آپ کی وراثت پر بھی دست اندازی کرے مگر اس کو اس کا پتہ چلا نہیں جیسن بریڈوارڈاین آجکل لندن میں

سکونت پذیر ہے - اس کے ساتھ ایک عورت بھی رہتی ہے جو اپنے آپ کو برڈ وارڈائن کی بی بی تبلاتی ہے۔ مین نے اپنی جان کو جان نہ سمجھ کر اسکا مکان تلاش کرلیا اور تخلیہ والے کمرے مین میز کے تمام کاغذات دیکھے ان خطون سے یہ معلوم ہوا کہ اس کو آپ کے بیٹے کی بی بی کا مکان معلوم ہوگیا ہے - جس وقت مین نے مکان تلاش کیا تھا اس وقت اس کے محلہ مین بہت کم آدمی نظر آتے تھے اور سب محلہ سنسان معلوم ہوتا تھا مین اُس کے مکان مین قزاق کے بھیس مین داخل ہوا مجھکو دیکھکر وہ عورت اور دو نوکر خوفزدہ ہوگئے اور ذرا بھی نہ بولے - مین نے مسٹر برڈوارڈائن کی جیب سے یہ خط نکال لیا - دیکھئے یہ بعینہ برڈوارڈائن کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور امریکہ کے ایک موضع فیرلی سے آیا ہے۔ برڈوارڈائن میری چندروزہ بیماری مین مفرور ہوگیا - مین نے اسے گذشتہ ماہ جون سے نہین دیکھا اور خط ملنے کے پیشتر یہ بھی نہین جانتا تھا کہ وہ کہان ہے اسکا کہین پتہ ہی نہین چلتا ہے -

فرارس کی ان باتون کو سُن کر سرہنری کو برڈوارڈائن کی مکاریون اور چالاکیون پر سخت غصہ آیا اور نہایت برہم ہوا اسپر فرارس بولا

سرہنری مین جانتا ہون کہ اب آپ انصاف سے کام لین گے اور مجھے غلطی کرنے کا مرتکب قرار نہ دینگے

سرہنری - قسم کھاکر کہتا ہون کہ یہ سراسر میری ہی غلطی ہے - جو تم کو غلطیون کا مرتکب بنایا - کیا کہون میری تو روز بروز عقل سٹھیانی جاتی ہے - کچھ سمجھائی نہین دیتا - میرے خیال مین تو میری غلطیون کے تلافی کا کوئی چارہ نہین مین اس سے بالکل نا امید ہوگیا ہون -

فرارس - گھبرائیے نہین مجھکو ابھی بہت امیدین نظر آتی ہین مین اپنے مقصد تک پہونچ گیا ہون اور یقین ہے کہ ضرور کامیابی حاصل ہوگی -

سرہنری - اب تم کہان جاؤگے کیا کروگے -

فرارس - مین پہلے جہاز مین سوار ہوکر امریکہ جاؤنگا -

باب ۲۶
تجسس

راہن جاسیلن اور نیل ہنیمرسٹ
علیحدہ علیحدہ بھیس میں ہوٹل کے
باہر گشت کر رہے ہیں اور گفتگو میں
مشغول ہیں بڑی دیر تک گفتگو جاری
رہی۔ نیل نے راہن جاسیلن کو کچھ
کاغذات دئے۔ کچھ نقشے دکھائے
اور بہت کچھ فہمایش بھی کی۔ بارہ دونوں
ہوٹل کے اندر کمرے میں گئے۔ راہن جاسیلن
نے وہاں کے لوگوں کو رخصتی سلام کیا
اور چل کھڑا ہوا۔

ناظرین آئیے ہم بھی دیکھیں یہ
کہاں جا رہا ہے۔ شام کا وقت ہے
کشور گردوں کا شہنشاہ خورشید بھی
اپنی ہر روزہ مسافت طے کر چکا ہے۔
تارے چھٹک آئے ہیں۔ پرند و چرند
سب اپنے اپنے بسیرے کے لئے چلے
گئے۔ بازاروں میں اس وقت عجب
کیفیت ہے۔ نوجوان لیڈیاں باغوں
اور پارکوں میں گھوم رہی ہیں دوکانوں
کی آرایش اور سجاوٹ کا کیا کہنا لوگوں
کا جم غفیر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے
ادھر گشت کر رہا ہے غرضکہ بڑی
چہل پہل نظر آتی ہے۔

اسی وقت راہن جاسیلن شہر میں
وارد ہوا ہے۔ اس نے اپنی پوشاک
بدل لی ہے اور کلیرنس آرشبولڈٹ کے
مکان کے پاس گشت کر رہا ہے۔ اسوقت
جارج فورڈھم سے ملنے کا ارادہ ہے
اس نے دوکان کی پیمایش کی ہے۔
اس کے ساتھ ایک آدمی بھی ہے جو
پتہ بنانا جاتا ہے۔ پہلا مکان آرٹبولڈٹ
کا ہے جس کی کھڑکیوں سے باہر روشنی
آسکتی ہے اور دوسرے مکان کی
کھڑکیوں سے تو روشنی آہی رہی ہے
اس کے قریب ہی وہ ایک اور مکان
پر گیا جہاں اندر داخل ہونے پر اُسنے
گھنٹی بجائی اور زینوں پر چڑھ گیا وہاں
کوئی نوکر تو آیا نہیں معاً ایک گنجینہ حسن و جمال
و پری تمثال نازنین نے دروازہ کھولا۔
جس کی راہن جاسیلن نے بڑے ادب
و تعظیم سے دست بوسی کی اور سمجھ گیا
کہ مسٹر روگرس کی بی بی یہی ہے کیونکہ
اس مکان پر تختی میں مسٹر روگرس کا نام
کندہ تھا۔

راہن جاسیلن نے مسز روگرس
سے مصافحہ کیا اور بولا "میں ایک
اجنبی شخص ہوں۔ میں ابھی باہر سے

آرہا ہون - آپ کے یہان ٹھکنا چاہتا ہون - اگر کوئی کمرہ خالی ہو تو جگہ دیدیجئے

مسز روگرس - رات کا وقت ہے تمام کمرے بھرے پڑے ہوئے ہین - کوئی کمرہ خالی نہین - صبح آیئے گا تو جواب دونگی -

رابن جاسیلن - اگر کرایہ کا خیال ہو تو مین پہلے سے دیدون - مجھے اسوقت کسی نہ کسی طرح رہنے کے لئے کمرہ دیدیجئے

مسز روگرس - مین نے کہہ دیا کہ کل آیئے گا - اس وقت ناممکن ہے -

رابن جاسیلن - تو پھر مین جاتا ہون صبح آؤنگا -

مسز روگرس -- بہت اچھا -

اتنا کہہ کر رابن جاسیلن وہان سے چلا اور چلتے چلتے بازار مین پہونچا - اُسنے جوہریون کو اپنے کاغذات دکھلائے - جنھون نے کاغذون کی ایک ایک نقل لے لی - وہ چھ جوہریون کے یہان جب جاچکا تو آخر مین ساتوین جوہری کے یہان گیا - اس جوہری کو اپنے کاغذات دکھلائے اور کہا کہ وہ فلان فلان جواہرات جو چوری گئے ہین اس مین سے آپ کی دوکان کے کون کون ہین جہان تک مین خیال کرتا ہون اُن کا چور شہر ہی مین ہے -

ایک دوکاندار نے وہ چوری شدہ جواہرات کی فہرست دیکھی تو اُس نے ایک شخص اسمتھ سے کہا کہ وہ جاؤ حکم نامے کی کتاب لے آؤ - وہ گیا اور فوراً ہی کتاب لے آیا -

جوہری نے کتاب مین دیکھنا شروع کیا تو اُس نے ایک صفحہ رابن جاسیلن کو دکھایا کہ ایک روز ایک عورت یہ تین جواہرات ساتھ لے گئی ہے - مجھے شبہ صرف یہ ہوتا ہے کہ اسکی حیثیت جواہرات خریدنے کی نہ تھی

رابن جاسیلن - اس کا نام کیا ہے -

جوہری - مس این -

رابن جاسیلن اتنا کہہ کر وہان سے چلا دیا کہ جاتا ہون مس این سے ملونگا -

دوپہر کا وقت ہے رابن جاسیلن ایک ہوٹل مین گیا - وہان حسب خواہش کھانا کھایا - اس نے اپنی جیب سے نیل منیجر سٹ کا دیا ہوا ایک لفافہ نکالا اور اُسے پڑھا - پڑھ کر اُس نے پھر جیب مین رکھ لیا - اور مس این کے پاس جانے کے لئے اٹھا ایک گاڑی کرایہ کی اور اس پر سوار ہو کر چلا راستہ مین اسے ایک خوبصورت

لیڈی کی گاڑی ملی جس کو دیکھکر وہ سمجھ گیا کہ مس اینن یہی ہے اُس نے گاڑیبان سے کہا کہ۔ ذرا گاڑی تیز ہانکو اور جادھر سامنے والی گاڑی جاوے اسی طرف چلے چلو۔

چلتے چلتے دونوں گاڑیاں مسٹر روگرس کے مکان پر پہونچیں۔ مس اینن اُتر کر کوٹھے پر گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے رابن جاسلین بھی گیا۔ گھنٹی بجائی تو مسٹر روگرس دروازے پر آئی اور جاسلین سے بولی

"تم لوٹ جاؤ۔ سب کمرے بھرے پڑے ہیں کوئی خالی نہیں۔ کوئی دوسری جگہ تلاش کرو۔

اتنا کہہ کر اُسنے پھر دروازہ بند کرلیا اور رابن جاسلین مایوس ہوکر یہی کہتا رہ گیا کہ

"اچھا تو آپ مجھے رہنے کی جگہ نہ دینگی۔ مسٹر روگرس خیال رکھئے گا۔

تگڈم

حصہ دوم

باب ۲۷

ماہ فروری کا آغاز ہے۔ جنوری مین کڑاکے کی سردی پڑ چکی ہے۔ جسے دیکھیئے جاڑے کا لباس زیب تن کئے ہے صبح اٹھنے کو دل نہین چاہتا اس سردی نے نہین معلوم کیسی قیامت بپا کر رکھی ہے کہ جس کے دل مین دیکھیئے غبار موجود ہے اور خاص کر عروس زمین نے صبح کے وقت اپنے ارمان ظاہر کر دیئے ہین بغل اور انگیٹھی کا ساتھ آگ اور دھوئین کی طرح ہے۔ کوئی رضائی اوڑھے ہے کوئی کوٹ پر کوٹ اور اسپر اوورکوٹ کسی وقت ہاتھ سے رومال نہین چھوٹتا خلق خدا گھر سے باہر نکلتے گھبراتی ہے۔ حسینان جہان رات کی ہاتھا پائی سے برہم زلفون کے سنوارنے کے لئے کنگھی کو بھی نہین اٹھتے۔ ہمارے ناول کا ہیرو رابن جاسلین اپنے کام مین بدستور مشغول ہے دین و دنیا کی فکر نہین۔ مقصد کی کامیابی کے لئے جان لڑا رہا ہے۔ نہ دن کو دن سمجھتا اور نہ رات کو رات جانتا ہے۔ ہر وقت ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ اُس نے نیل منتھرسٹ کی علٰحدگی کے بعد جو جو کام سرانجام دیئے اس کی تشریح سے کچھ فائدہ نہین۔ اس نے اپنی تمام کارروائیون کی فہرست نیل منتھرسٹ کو خط مین لکھکر بھیجدی۔ اس خط کا طرز تحریر ایسا تھا کہ نیل منتھرسٹ کے سوا کوئی اُسے پڑھ نہین سکتا تھا۔ نیل منتھرسٹ جس نے اپنا فرضی نام جان جیکب آسٹن رکھ لیا ہے کے ہاتھ مین یہ خط پڑا۔ اس خط کے ساتھ ڈاکٹر آسٹن کے بھی خطوط تھے۔ جناب آسٹن نے اپنا خط عجیب تحریر کا دیکھکر نکال لیا اور اُسے پڑھکر شعلہ زن آگ مین چھوڑ دیا۔

اب سنیئے کہ جیکب آسٹن پر ڈاکٹر آسٹن کا اعتماد و اعتبار اس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ ڈاکٹر ہی کے مکان پر رہتا اور اُن کی صحبت میں شریک ہوتا غرضکہ وہ ڈاکٹر کا بڑا بار رسوخ اور معتمد ہوگیا۔ اُس نے ڈاکٹر کے خطوط علیحدہ رکھ دیئے۔

اس کو اپنی سر توڑ کوشش اور روزمرہ کی تفتیش سے معلوم ہوگیا کہ ڈاکٹر آسٹن کو لینور آرمن کے خلاف سازش کی مطلق خبر نہیں حالانکہ وقوعہ قتل کی رات کو ڈاکٹر فیرلی سے چلا گیا اور اسی رات کو واپس آگیا تھا۔

جیکب آسٹن کو ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ قتل کی سازش میں ڈاکٹر آسٹن بھی شامل ہے اس کا شبہ بھی ڈاکٹر پر نہ گیا کیونکہ اُسے ڈاکٹر سے ایسے جرم میں شریک ہونے کی ذرا بھی امید نہ تھی۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ لینو آرمن کی خونریزیاں ڈاکٹر آسٹن پر واضح ہیں۔ وہ آج کل روزمرہ اخبار بینی کیا کرتا تھا اور اس کا کوئی مضمون خواہ وہ اشتہار ہو یا اڈیٹوریل مضامین ہوں یا سائنس کے متعلق چٹکلے لطائف و ظرائف ہوں یا خبریں۔ غرضکہ کچھ بھی نہ چھوڑتا لیکن اس کو ملک اور قتل و جرایم اور خودکشی کے متعلق مضامین سے سخت نفرت تھی وہ ان کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا کیونکہ اس میں بھی کچھ مصلحت تھی۔

جان جیکب آسٹن کو پہلے اُمید تھی کہ اس کو کچھ باتیں ڈاکٹر آسٹن کے ذریعہ سے معلوم ہو جائیں گی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کی ساری اُمیدیں منقطع ہوتی جاتی ہیں تو اُسنے اور ڈھنگ نکالا۔ اس کا دل اب یہاں سے اُکتا گیا اور وہ ہر وقت یہی چاہتا تھا کہ اگر ذرا بھی لینو آرمن کا پتہ معلوم ہو جائے تو یہاں سے روانہ ہو جائے۔

ایک روز وہ اپنے کمرے میں تنہا بیٹھا ہوا کچھ سوچ رہا تھا کہ یکایک چونک پڑا اس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر آسٹن کے آنے کا وقت ہے وہ اُٹھا۔ آگ اور بھی تند و تیز کردی شعلے بھڑکا دیئے اور ایک کرسی پر الگ بیٹھ کر پھر اپنے خیال میں محو ہوگیا تھوڑی ہی دیر کے بعد اُس نے کسی کے کوٹھے پر چڑھنے کی آواز سنی اور اُس نے ڈاکٹر آسٹن کو آتے دیکھا

وہ اس وقت خیال مین تو محو تھا ہی
پوچھنے لگا۔ ”کیا آپ آگئے“!
اُس نے جواب دیا۔ ہان آگیا۔ میرا
گھوڑا اصطبل مین ہے۔ مین اسوقت
بہت تھکا ہوا ہون۔ ۹ میل کی مسافت
طے کی پسینہ پسینہ ہوگیا ہون بدن چور چور
ہوگیا ہے بیمار بھی معلوم ہوتی ہے۔
اتنا کہہ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا
اپنی جیب سے چند کاغذات نکالے
جن کو پھاڑ کر وہین پر پھینک دیا۔ اُن
کاغذون کے پرزے جان جیکب نے
اُٹھا لیے۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے اپنے
خطوط نکالے پڑھکر جیب مین رکھ لیے
اور پھر بڑی دیر تک جیکب آسٹن سے
اِدھر اُدھر کی گفتگو کرتا رہا یہ گفتگو اتنی
دیر تک چھڑی کہ آخرکار جیکب آسٹن
اُکتا گیا اور پھر نہ بولا۔ اور دل مین
کہنے لگا کہ جب ڈاکٹر کو کوئی دوسرا
شخص باتین کرنے کے لیے نہین ملے گا
تو آپ سے آپ سو جائے گا۔ اتنا سوچکر
وہ ڈاکٹر سے کہنے لگا۔ ”ذرا مین باہر
جاتا ہون۔ ابھی واپس آتا ہون“
ڈاکٹر نے جواب دیا۔ کہ جاؤ جاؤ
اور شوق سے جاؤ۔ ذرا دماغ تازہ کر آؤ
اتنا سنکر وہ باہر چلا گیا اور آدھ گھنٹے

کے بعد بلی کی طرح دبے پاؤن پھر کمرے
مین واپس آیا اور دیکھا کہ ڈاکٹر مسہری
پر خراٹے لے لیکر سو رہا ہے۔ دین دنیا
کی خبر نہین۔ وہ چپکے چپکے بے غل وغش
آگے بڑھا اور ڈاکٹر کی طرف جھکا۔
ڈاکٹر کی جیب سے خط نکالے۔ خط
نکالکر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پڑھنے لگا
پڑھ کر اُس کے چہرے پر کچھ آثار
حسرت نمودار ہوئے تھوڑی دیر بعد اُسی
خاموشی سے اُٹھکر پھر خط اس کی جیب
مین رکھ دیئے اور باہر چل دیا۔ وہان
ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ اور پھر تھوڑی
دیر بعد حسب دستور کمرے مین داخل ہوا
اس کے پاؤن کی آہٹ سنکر ڈاکٹر
جاگ پڑا اور کہنے لگا۔
”جیکب آسٹن۔ کیا مین زیادہ سو گیا
اس نے جواب دیا۔ میرے خیال
مین تو زیادہ نہین سوئے اور نہ مین ٹھیک
کہہ سکتا ہون کیونکہ مین باہر تھا۔
ڈاکٹر اُفوہ۔ مجھے بہت کام کرنا ہے
تھوڑے سے خطوط لکھنا ہین۔
جیکب آسٹن۔ ڈاکٹر آسٹن اگر آپ
کہئے تو مین آپ سے ایک بات کہون
ابھی خط نہ لکھیئے۔
ڈاکٹر۔ ہان کہو مین ذوق سے سنونگا

کیا کوئی سنگین معاملہ ہے

جیکب آسٹن۔ نہیں تو بات یہ ہے کہ آج میرے پاس نیویارک کے ایک شخص کا خط آیا ہے جو کہ آج کل شکاگو میں تفریحاً مقیم ہے اُس نے مجھے وہاں بلایا ہے۔ میرا دل بھی اسے دیکھنے کو چاہتا ہے۔ اگر آپکو اعتراض نہ ہو تو میں چلا جاؤں اور دیکھ آؤں۔

یہ سنکر ڈاکٹر مسکرایا اور پھر کہنے لگا "مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ تم جاؤ جو دل چاہے کرو۔ مگر جہاں جاؤ ہوشیار رہو۔ شکاگو نوجوانوں کے لئے بڑی خراب جگہ ہے۔ وہاں جاکر کہیں خراب صحبتوں میں نہ شریک ہونا اور وہاں کے لوگوں پر بھروسہ نہ کر بیٹھنا۔

جیکب آسٹن۔ "نہیں۔ میں بہت ہوشیاری اور خبرداری سے کام لونگا۔ (چونک کر) ہاں خوب یاد آیا۔

ڈاکٹر۔ "وہ کیا۔

جیکب آسٹن۔ مجھے آپ سے مسٹر بریڈی کے متعلق کچھ باتیں کرنا ہیں

ڈاکٹر۔ مسٹر بریڈی کی نسبت کیوں اس کی بابت کیا۔

جیکب۔ (بات کاٹ کر) کچھ نہیں کئی روز سے وہ بہت دق کرتے ہیں اور ایک بات پوچھتے ہیں اور مجھے احمق بناتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ وہ کیا۔

جیکب۔ آپ کے ساتھ کوئی عورت بنیو رہتی تھی۔ مجھے اس کا نام نہیں یاد ہے وہ مجھ سے اس کی نسبت روز پوچھا کرتے ہیں۔ اُنھوں نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر یہ بتا دو گے تو تم کو سو ڈالر انعام دونگا۔ یہی بات میں کئی روز سے پوچھنے کو تھا لیکن ڈرتا تھا۔

ڈاکٹر۔ ارے یہ تم نے مجھ سے پیشتر سے کیوں نہ پوچھا (بات پلٹ کر) واہ واہ مسٹر بریڈی مجھے بھی احمق بنایا کرتے ہیں۔ جان۔ مجھے اسکی بابت کچھ معلوم نہیں ہے

جیکب آسٹن۔ بیشک آپ کو کیا معلوم ہوگا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ بریڈی جاسوس یا خفیہ سراغرساں ہے میں ابھی یہی کہنے کو تھا۔

ڈاکٹر آسٹن۔ جیکب میں تم سے بڑا خوش ہوں تم کب جاؤ گے۔

جیکب۔ میں کل جاؤنگا۔

ڈاکٹر۔ اچھا۔ تم خوشی سے جاؤ۔ اب کھانے کا وقت آگیا ہے چلو کھانا کھائیں

جیکب نے اپنا کوٹ پہنا اور چلنے لگا۔ ادھر ڈاکٹر بھی اٹھکر طعام شب

کھانے کے لئے چل دیا۔

باب ۔ ۲۸

پاگل خانہ سے فراری

شکاگو کا مقام ہے۔ اُسی سڑک کا نظارہ پیش نظر ہے۔ جہاں شکاگو کا مشہور پاگل خانہ واقع ہے۔ اس پاگل خانہ کی بناوٹ کچھ عجیب ہی طرح کی ہے عمارت تو پرانی ہے۔ مگر نئے طریقہ کی بنی ہوئی ہے۔ اس عمارت کے پاس ایک اور عالیشان مکان ہے جسمین پاگل خانہ کا ڈاکٹر برٹن قیام پذیر ہے ڈاکٹر برٹن بہت تجربہ کار ڈاکٹر ہے ہزارہا مریض اس کے ہاتھ سے شفا پا چکے ہیں۔ پاگلوں کے حق مین تو یہ فلاطون اور بقراط کا کام کرتا ہے چاہے کسی قسم کا پاگل کیوں نہو اُسکے ہاتھ سے ضرور صحت یاب ہو جاتا ہے

ناظرین آیئے ڈاکٹر برٹن کے مکان کے اندر چلیں۔ دیکھیئے وہ برآمدہ مین ایک نہایت خوبصورت نازنین کھڑی ہوئی ہے۔ جس کے سامنے ہزار چاند لوٹ جائین جنگل کے جانور صورت دیکھتے ہی ساکتہ کے عالم مین رہ جائین۔ اس برآمدہ مین ایک کھڑکی سڑک کی جانب ہے اور دوسری کھڑکیوں سے اِدھر اُدھر کے مناظر دیکھنے مین بخوبی آسکتے ہین۔ اس کمرے کی چھت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی سودائی کے رہنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ عورت کالی پوشاک پہنے ہوے بڑے غور و خوض مین کچھ سوچ رہی ہے اور اسی عالم تحیر مین محو ہوکر وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور یوں کہنے لگی۔ "وہ ایسی زندگی بسر کرنے سے تو موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ میری تمام امیدوں پر پانی پڑ گیا۔ زندگی برباد ہو گئی۔ تاریکی کے پردہ نے آیندہ خواہشوں کو منقطع کر دیا۔ آہ۔ آہ۔ اب مین اس تاریک زندان مین مقید ہوکر اپنی زندگی بسر کرتی ہون۔

تف ہے۔ صد حیف۔ تف ہے ایسی زندگی پر۔ نہین۔ نہین۔ اے دل تو مت گھبرا۔ یہ مصیبت تیرے لیے نہین ہے۔ آرام و راحت کا پیش خیمہ ہے۔ تیری یہ تکلیف۔ یہ سزا۔ یہ گردش تقدیر اوروں کے لئے بھی ہے۔ تو ذرا بھی خوف نہ کر مین موت کے فرشتے سے لڑنے کو تیار ہوں نہین۔ نہین۔ او زبان۔ یہ باتین نہ کر

انسان میں طاقت نہیں کہ موت سے بچ جائے۔ ہم کو ایک نہ ایک روز اس سے ضرور سامنا کرنا ہے۔ لیکن میں یہ باتیں کرتی ہوں یہ کبرونخوت آلود الفاظ اپنی زبان سے نکالتی ہوں۔ نہیں ہرگز یہ نہ چاہیئے۔

اتنا کہہ کر اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر پاگل سی بن کر کہنے لگی "واہ۔ دنیا اس قدر وسیع ہے۔ کیوں ہے۔ دنیا دالے مزے اُڑا ئیں اور میں اس تنگ و تاریک کمرے میں رہوں۔ افسوس۔

اتنا کہہ کر وہ چونک سی گئی۔ اور سڑک کی کھڑکی کی طرف نظر اُٹھائی تو ایک جوان شخص کو مکان کی جانب جلدی جلدی قدم بڑھاتے آتے ہوئے دیکھا۔ پہلے تو وہ کھڑی رہی۔ مگر پھر کچھ سہم سی گئی چپکے سے بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ کیا کرنا چاہیئے۔

اتنی ہی دیر میں وہ شخص مکان پر پہونچا۔ گھنٹی بجائی تو ایک شخص اندر سے آکر بلا لے گیا۔ ناظرین آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے۔ یہ وہی نیل میتھیرسٹ عرف جیکب آسٹن ہے یہ اندر والے شخص کے ساتھ مکان میں گیا

راستے میں کئی برآمدے پڑے کئی کمروں سے گذر ہوا۔ جہاں بچا سوں کیا بلکہ سیکڑوں مریض ملے۔ چلتے چلتے دونوں ڈاکٹر برٹن کے کمرے میں پہونچے۔

ڈاکٹر برٹن اُٹھا اُس نے نیل میتھیرسٹ سے مصافحہ کر کے بیٹھنے کو اشارہ کیا نیل میتھیرسٹ بیٹھ گیا تو ڈاکٹر برٹن نے اُس سے پوچھا۔ "کیوں صاحب کہاں سے آنا ہوا۔

نیل۔ میں فیرلی سے ڈاکٹر آسٹن کے یہاں سے آرہا ہوں۔

برٹن۔ ڈاکٹر آسٹن۔ وہ تو میرے شفیق بادل رفیق ہیں آپ کا نام جیکب آسٹن ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُن کے کوئی رشتہ دار ہیں۔

نیل۔ "جی ہاں مجھسے اُن سے بہت دور کی رشتہ داری ہے میں اُن سے ڈاکٹری پڑھتا ہوں۔ میں آپ کے پاس اُنھیں کے حکم سے آیا ہوں انہوں نے اس عورت کو دیکھنے کے لیے بھیجا ہے جو اُنھوں نے آپ کے یہاں علاج کے لئے چھوڑ دی تھی۔

برٹن۔ کون مس لی۔ وہ تو اب اچھی ہے

نیل۔ میں مس لی کو نہیں جانتا ہوں اچھا خیر وہی عورت ہوگی میں یہاں

ایک کام سے آیا ہون - مین نے کہا کہ ڈاکٹر اسٹن کا بھی کام کر دون - مجھے بہت تھوڑا وقت ہے - مین بس اُسے دیکھ لینا چاہتا ہون اور آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ آپ اُسے کب پاگل خانہ سے بھیجین گے -

برٹن - ابھی مین اُسے بھیج نہین سکتا کیونکہ بیمار اکیا دھرا مٹی مین مل جائے گا -

(گھنٹی بجا کر) جس یہان آؤ -

جس - (آ کر) کہئے حضور کیا حکم ہے

برٹن - کوٹھے پر چلی جاؤ اور مس لی سے کہو کہ ذرا دیر کے لئے نیچے آ جائین -

جس یہ سنکر چلی گئی تو برٹن نے نیل سے کہا کہ مس لی کو دکھانے کے بعد مین تمھین اور بھی مریض دکھاؤنگا -

نیل منتہیرست اپنے دلمین خوش ہوا کہ شاید کوئی مطلب بر آ رہی ہو پھر بڑی دیر تک برٹن سے باتین کرتا رہا - اتنی ہی دیر مین جس کوٹھے پر گئی اور مس لی کے کمرے کے دروازہ کھلوائے دروازہ کھلا وہ کمرے مین داخل ہوئی اور ڈاکٹر برٹن کا پیغام کہا تو مس لی بولی ”جس! اس وقت تھک گئی ہون - جانے کو دل نہین چاہتا - ڈاکٹر برٹن کے پاس اور کون بیٹھا ہوا ہے -

جس - ایک نوجوان شخص - شاید وہ کوئی تمھارا دوست ہے -

مس لی - ہان ممکن ہے - کمرے مین ان دونون کے علاوہ کوئی اور تو نہین ہے -

جس - نہین اور کوئی نہین ہے -

مس لی - جس - اس وقت مین لکھنے مین مشغول تھی - دیکھو انگلیان روشنائی سے تر ہین - ذرا گرم پانی لے آؤ تو مین دھولون اور پھر چلون

جس - اچھا تو مین جاتی ہون - پانی لئے آتی ہون - ڈاکٹر سے کہدون گی کہ آپ ذرا دیر مین آتی ہین -

مس لی - نہین تم پانی نیچے ہی رکھا رہنا مین وہین آ کر انگلیان دھولونگی مین دروازہ کھلا چھوڑے دیتی ہون اور نیچے چلتی ہون - تم پانی لانا - جلدی کرو -

جس اتنا سنکر وہان سے چلی اور جب نظرون سے اوجھل ہو گئی تو مس لی نے جلدی سے ہیٹ اور دوشالہ اُٹھایا اور دروازہ کھلا چھوڑ کر آہستہ آہستہ اُتری دوسرے راستہ سے پھاٹک پر پہونچ گئی وہان سے اُسے جس پانی لئے مل گئی جس

نے پانی رکھا۔ یا اور خاموشی سے ڈاکٹر سے جاکر کہدیا کہ مس لی ابھی آتی ہے یہان سے وہ باورچی خانہ مین چلی گئی۔

ڈاکٹر برٹن اور بنین بڑی دیر تک مس لی کا انتظار دیکھتے رہے۔ لیکین جب وہ نہ آئی تو ڈاکٹر نے پھر جس کو بلاکر بھیجا کہ مس لی کو بلا لائے۔ جس اوپر گئی۔ انھین ہیرون واپس آئی اور ڈاکٹر سے بولی۔

"وہ تو وہان ہے ہی نہین۔ اُسنے مجھسے گرم پانی مانگا تھا۔ مین پانی دے آئی تھی۔ پانی کا برتن تو جہان مین رکھ آئی تھی وہین پڑا ہوا ہے اور اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا۔

ڈاکٹر برٹن یہ سُنکر بولا۔ خدا خیر کرے۔ پھر اس کا دماغ پلٹ گیا۔

نیل ہنتھرسٹ۔ پہلے تو خاموش رہا پھر سنجیدگی سے جس سے پوچھنے لگا تم نے اس سے میری موجودگی کا تو تذکرہ نہین کیا تھا؟

جس۔ جی ہان تذکرہ کیا تو تھا۔ اُس نے مجھسے پوچھا کہ ڈاکٹر کے پاس کوئی اور بھی ہے مین نے کہا ہان۔

نیل ہنتھرسٹ۔ یہ بُرا کیا۔ (برٹن سے) ڈاکٹر صاحب مین وہ کمرہ دیکھنا چاہتا ہون جس مین یہ عورت رہتی تھی۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ کہین چھپ گئی ہے تو جلد ڈھونڈھیے

ڈاکٹر برٹن کو یہ سنکر بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا۔ کیا ہے کیا۔ آپکو اسقدر بیتابی کیون ہے۔ مین خود اپنے مریضون کے لیے اسقدر پریشان نہین ہوتا ہون تو آپ کیون مضطرب ہین۔

نیل ہنتھرسٹ۔ ڈاکٹر برٹن۔ مین آپ سے کہتا ہون کہ جلدی تلاش کیجیے۔ نوکرون سے کہیے ڈھونڈھین (جس سے مخاطب ہوکر) تم مجھے اسکے کمرے مین لے چلو۔

ڈاکٹر برٹن۔ (جس سے) جس ٹھہرو (نیل ہنتھرسٹ سے) آپ کو ایسا کرنے کا ہرگز استحقاق نہین ہے۔ آپ کون ہوتے ہین۔ اگر مریض آپ سے نہین ملنا چاہتا تو پھر۔

نیل ہنتھرسٹ۔ آپکو نہین معلوم کہ مین کون ہون مین خفیہ سراغرسان ہون۔ مین اپنا کام کر رہا ہون بس آپ علحدہ رہیے اور مجھے اپنا کام کر لینے دیجیے۔

ڈاکٹر برٹن۔ یہ سنکر سکتہ مین رہ گیا۔

اور بت کی طرح کھڑا ہوگیا۔ نیل کوٹھے پر گیا
تو اس کے پیچھے ڈاکٹر برٹن بھی ہولیا۔
اور کمرے میں جاکر پوچھنے لگا "آپ
صاف صاف بتائیے کہ آپ کون ہیں۔
آپ کو ڈاکٹر آسٹن نے بھیجا ہے۔ ہرگز
نہیں۔ آپ جانتے ہونگے کہ ڈاکٹر آسٹن
نے میرے یہاں کوئی مجرم بھیجا ہوگا۔
میں جانتا ہوں کہ آپ پاگل ہوگئے ہیں۔
اب نیل ہتھیرسٹ بولا۔ "مجھے
یہاں کسی نے نہیں بھیجا ہے نہ ڈاکٹر آسٹن
نے نہ اور کسی نے۔ اور نہ ڈاکٹر آسٹن
کو مس لی کے خلاف مقدمہ کا علم ہے
(جس سے مخاطب ہوکر) جس۔ یہاں آؤ
دیکھو کمرے سے کوئی چیز تو نہیں گم ہوگئی ہے
جس۔ ادھر ادھر دیکھنے لگی اور بولی
میں نے پہلے یہاں اس کا دوشالہ اور
ہیٹ رکھی دیکھی تھی وہی اب نہیں ہے
میرے خیال میں وہ انھیں پہنکر چلدی
نیل ہتھیرسٹ نے یہ سنکر ڈاکٹر برٹن
سے پوچھا۔ اس عورت کو آپ نے کسقدر
آزادی دی تھی۔
برٹن۔ اس کو تو پوری پوری آزادی
تھی۔ جہاں چاہتی تھی چلی جاتی تھی۔
نیل ہتھیرسٹ۔ احاطہ پاگل خانہ
کے باہر بھی۔

برٹن۔ ہاں۔ ہر ایک جگہ۔
نیل ہتھیرسٹ۔ یہ سنکر کچھ کہنے لگا۔
اور بغیر سلام و بندگی کئے ہوئے جلدی
سے نیچے اتر کر برآمدہ میں آیا وہاں عورتوں
سے پوچھا "تم نے کسی عورت کو تو ادھر
سے جاتے نہیں دیکھا۔
یہ سنکر ایک نوجوان عورت بولی
"ہاں ہاں ایک عورت ادھر سے
جاتی تھی وہ بہت جلد نیچے اتر گئی
اور کہیں چلی گئی۔
ایک اور سن رسیدہ عورت نے بھی
اس عورت کی بابت بتایا۔ کہ نیل ہتھیرسٹ
بیتاب ہوکر جلدی سے نیچے اترا اور ہوا
کے گھوڑے پر سوار ہوگیا۔

باب ۲۹

ایک اور فطرت

مس لی کمرے سے اتر کر نیچے آگئی
اور بہت تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے
چلی جارہی ہے۔ اسوقت اسکی رفتار
کا ہوا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی۔ دیکھتے دیکھتے
وہ شہر کے باہر پہونچ گئی اس وقت
اس کے دل میں کچھ دھارس بندھی لیکن
یہ مرقع فطرت اسی طرح لمبے ڈگ مار
رہی ہے۔ کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی

راستہ سے بھی بالکل بے بہرہ ہے۔ معلوم نہیں کہ کس طرف جارہی ہے اسوقت مس لی کی عجب کیفیت ہے چلتے چلتے اسی راستہ میں ایک گاڈی ملی جس میں دو آدمی سوار تھے۔ گاڈی کو دیکھکر اُسنے اپنے چہرہ پر برقع ڈالا اور اس میں سوار ہوئی وہ اس میں بیٹھکر اپنی گذشتہ باتوں کی یاد کرنے لگی۔ اس کو اب کیپٹ سیٹن کی نصیحتوں کا خیال آرہا ہے وہ اپنی حالت پر بہت مایوس تھی اور اس کے چہرہ سے آثار نقاہت نمودار تھے۔

سورج سر پر آگیا ہے شعاعوں سے آنکھیں چکاچوند ہوئی جاتی ہیں ہر طرف غبار اُڑ رہا ہے۔ فرط حرارت سے زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا۔ چلتے چلتے پاؤں میں آبلے پڑ آئے ہیں۔ اس وقت ایک ہو کا عالم طاری ہے۔ مس لی اسی حالت میں اپنی زندگی پر لعنت ملامت کرتی ہوئی چلی جارہی ہے کہ اسکو راستہ میں ایک اخبار پڑا ملا جسے اُس نے اٹھالیا اور پڑھنے لگی اسی اثنا میں اس کی نظر اشتہاری کالموں پر پڑی اور اسمیں اُس نے ایک جگہ پر ضرورت ہے لکھا ہوا دیکھا۔ اُس نے وہی صفحہ اُلٹا اور پڑھنے لگی۔ جس میں یہ لکھا تھا۔ فوراً ضرورت ہے ایک ناٹک کے لئے نوجوان عورت کی سخت ضرورت ہے۔ جس میں تھیٹر کے متعلق ہر کام سکھایا جائے گا۔

مسز اے ہیرس ۱۰۱ہ۔ اسٹریٹ سے درخواست کرو

مس لی نے یہ پڑھا تو دل میں کہنے لگی کہ یہاں چلنا چاہیے۔ شاید کچھ منتر چل جائے اور اتنا سوچ کر گاڑی کے ایک سوار سے پوچھنے لگی کہ کیوں صاحب آپ کو معلوم ہے کہ اسٹریٹ۔ نمبر ۱ہ یہاں سے کتنی دور ہے۔

اس شخص نے جواب دیا سات آٹھ فرلانگ کے فاصلہ پر۔

تھوڑی دیر بعد اتفاق سے گاڑی کا گذر اُسی سڑک سے ہوا تو مس لی وہاں اُتر گئی اور گاڑی آگے کو روانہ ہوئی۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی تو اُسے ایک چھوٹا سا مکان دکھائی دیا جسمیں سے ایک عورت جھانک رہی تھی مس لی نے اُس سے مسز اے ہیرس کے مکان کا پتہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہی عورت مسز اے ہیرس ہے۔ مسز ہیرس نے اس کو دیکھکر پوچھا۔ وہ کیا تم کو مجھسے کوئی کام ہے۔ اُس نے جواب دیا جی ہاں میں ایک اجنبی عورت ہوں آپ سے تنہائی میں باتیں کرنا چاہتی ہوں

مس ہیرس نے کہا تم یہاں چلی آؤ۔ مین اکیلی ہی ہون۔

ہم ناظرین کو اس موقع پر یہ بتا دینا مناسب سمجھتے ہین کہ یہ عورت مس لی وہی آپ کے ناول کی ہیروئن لینور آرمن ہے لینور آرمن مسز ہیرس کے بلانے پر اندر گئی اور کہنے لگی۔

مین نے سُنا ہے کہ آپ کو اپنے ناٹک کے لئے چند شاگردون کی ضرورت ہے۔

مسز ہیرس نے کہا کہ ہان ہے تو ذرا بیٹھ جاؤ۔

لینور آرمن کمرے مین بیٹھ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی کمرہ بہت معمولی تھا اس مین ایک میلا قالین بچھا ہوا تھا ایک ٹوٹی میز رکھی تھی اور اس پر ایک دھبہ دار کثیف کپڑا پڑا ہوا تھا میز پر چند کتابین اور چھپے ہوے کارڈ رکھے تھے کمرے مین ناٹک کی چند رقاصہ عورتون کی تصویرین بھی لٹکی تھین جن مین مسز ہیرس کا فوٹو بھی تھا وہی ایک عجیب قسم کا باجہ اور ایک پیانو رکھا تھا اسی کمرے مین مسز اے ہیرس کی نشست و برخاست رہتی تھی مسز ہیرس کی شکل و شباہت سے امیری نہین برستی

تھی۔ لینور نے قیافہ شناسی سے فوراً تاڑ لیا کہ یہ عورت نہایت مکار۔ چالاک اور حریص ہے۔ اس نے اس کی نظرین پہچان لین اور سمجھ لیا کہ یہ کوڑی پیسہ دانتون سے پکڑتی ہے وہ تھوڑی دیر بعد پھر مسز ہیرس سے مخاطب ہوئی۔

آج مین نے آپ کے یہان کا اشتہار ایک اخبار مین دیکھا جس کو پڑھکر مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی ہون۔

مسز ہیرس نے یہ سن کر پوچھا کہ تم کس شاخ مین تعلیم لینا چاہتی ہو گانے مین یا ناچنے مین۔

لینور آرمن نے کہا جناب ہم کو تو ان باتون سے واقفیت ہی نہین آپ بتایئے کہ آپ کیا سکھاتی ہین۔

مسز ہیرس نے تمام شاخون کے نام گن ڈالے۔

لینور نے پوچھا کہ کیا یہ سب فن اکیلے آپ ہی سکھاتی ہین۔

مسز ہیرس نے جواب دیا نہین تو سب مین نہین سکھا سکتی ہون تھوڑے فن اور لوگ سکھاتے ہین مس۔ تم کیا سیکھنا چاہتی ہو۔

لینور آرمن سین ڈرامے مین حصہ لینا چاہتی ہون۔

مسز ہیرس - اس میں آمدنی بہت کم ہوتی ہے تم جانو۔

لینور آرمن - تو پھر آپ ہی کوئی بتلایئے میں نے اس کا فیصلہ آپ کی مرضی پر محول کر دیا میں کچھ نہیں جانتی۔

مسز ہیرس - اچھا تو تم ناچنا گانا دونوں سیکھنا۔

لینور آرمن - جیسی آپ کی مرضی -

مسز ہیرس نے یہ سنکر میز سے ایک رجسٹر نکالا اور لینور سے اس کا نام پوچھا تو اس نے اپنا نام لیناوس بتایا۔

مسز ہیرس نے اس کا نام لکھ لیا اور فیس طلب کی لینور عرف لیناوس نے فیس کی شرح پوچھی شرح معلوم ہونے پر اس نے دس ڈالر اسکی نذر لیے۔

مسز اے ہیرس نے ان دسوں ڈالروں کی رسید لینور کے حوالہ کر دی۔ لینور نے رسید اپنے پاس رکھی اور کہا کہ میں آپ سے اور کچھ کہنا چاہتی ہوں مسز اے ہیرس - شوق سے کہو میں بھی ذوق سے سنوں گی۔

اتنا سنکر لینور آرمن یوں کہنے لگی کہ سنئے اصل بات یہ ہے کہ میں اسوقت بالکل تنہا ہوں میرا کوئی رفیق و مددگار نہیں ہے میں ایک علیحدہ مکان میں رہنا چاہتی ہوں - میں بے معاش نہیں ہوں - لیکن اس وقت جیسی تکلیف میں ہوں میں ہی خوب جانتی ہوں - آپ خود جانتی ہیں کہ میں ایک اجنبی عورت ہوں - میرے ماں باپ زندہ نہیں - اس وقت جو میرے سرپرست ہیں وہ بھی اجنبی ہیں اور میری ہی آمدنی پر بسر اوقات کرتے ہیں - انھوں نے مجھی بالکل بے بس کر رکھا ہے - نہ تو کسی دوست سے ملنے دیتے ہیں نہ کسی سے دوستی پیدا کرنے دیتے ہیں کل مجھے معلوم ہوا کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی میرے ساتھ کرنا چاہتے ہیں - انھوں نے میرے خلاف فقرے بے بنیاد افواہیں اڑا رکھی ہیں آج مجھے روپیہ کی ضرورت ہوئی تو میں نے اُن سے مانگ لیا اگر خدا نخواستہ میری شادی اُن کے لڑکے کے ساتھ ہو جاتی تو میری زندگی بالکل برباد جاتی۔ میں آپ کا اشتہار دیکھ چکی تھی اور آپکے پاس آنے کا مصمم ارادہ کر چکی تھی - آخر کار میں یہاں چلی آئی - وہ لوگ مجھے ہر جگہ ڈھونڈھنے کی کوشش کرینگے لیکن اگر میری کوشش رائگان نہ گئی تو میں ضرور اُن کے ہاتھ سے بچ سکونگی

مسز ہیرس نے لینور کا فرضی

حال سنا تو وہ کہنے لگی۔ کہ مس لینا وکس مجھے تمھارے ساتھ بڑی ہمدردی ہے۔ کیا کروں کہ میرا مکان بہت تنگ ہے اور اس مین تمھارے رہنے کی جگہ نہین لیکن مین تمھین ایک چھوٹا سا مکان دلوا سکتی ہون۔ ہے تو بہت چھوٹا لیکن تمھارے لئے کافی ہوگا۔

لینور۔ اجی ہان مجھے زیادہ کی ضرورت نہین۔

مسنر ہیرس۔ تو ایک تدبیر ہوسکتی ہے۔ میرے قریب ہی مین ایک عورت رہتی ہے۔ جس کے پاس کئی کرایہ کے مکان خالی ہین مین اُس سے کہونگی وہ میرے کہنے سے دیدے گی لیکن دیکھیو تم اپنا حال اُس سے بالکل نہ کہنا۔ اگر وہ کچھ پوچھے گی بھی تو مین اُس سے کچھ نہ کچھ بہانہ بٹ دونگی۔

لینور آخر مین بھی تو سنون

مسنر ہیرس۔ مین اُس سے تمھین ایک جادوگر کی لڑکی بتادونگی اور کہدونگی کہ تمھارا باپ ایک سرکس مین گیا ہے اور تمھین میرے پاس تھیٹر مین کھیلنے کو چھوڑ گیا ہے۔

لینور۔ بس بس بہت ٹھیک۔

مسنر ہیرس۔ ذرا یہ احتیاط رکھنا کہ اس کو نہ معلوم ہونے پائے کہ تمھارے پاس کچھ روپیہ ہے نہین تو وہ تمھین مشتبہ خیال کرے گی۔ تم اپنا روپیہ میرے پاس رکھوا دینا مین تمھارا سب انتظام کردیا کرونگی۔

لینور۔ بہت اچھا جیسا آپ کہین سر آنکھون پر منظور ہے آپ جیسا ضروری مناسب سمجھین بندوبست کردین آپ کو اختیار ہے۔

باب ۳۰

اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت

ناظرین اب سنئے کہ ڈاکٹر آسٹن اور اس کی ماں کو بہت ہی سویرے یعنی طلوع آفتاب سے دو گھنٹہ قبل اُٹھنے کی عادت تھی۔ آج نہین معلوم کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر آسٹن معمول سے زیادہ سوگیا۔ ڈاکٹر آسٹن کی ماں باورچی خانہ مین پہونچی اور ناشتہ تیار کررہی تھی کہ ڈاکٹر آسٹن وہان پہونچا تو اس کی ماں نے پوچھا۔ بیٹا آج زیادہ کیون سوگئے۔

ڈاکٹر نے جواب دیا آپ جانتی ہین کہ جب کوئی کو تھے پر رہتا ہے تو مجھے بہت کم نیند آتی ہے۔ اچھا۔ لائیے

جلدی ناشتہ دیجئے۔ بھوک معلوم ہو رہی ہے۔

ماں۔ ابھی ناشتہ تیار نہیں ہے جبتک کوئی اور کام کر آؤ۔

ڈاکٹر۔ ہاں ہاں میں دیکھے آتا ہوں جان کے یہاں سے شاید کوئی خط آیا ہو

ڈاکٹر آسٹن اتنا کہہ کر وہاں سے چل دیا اور لیٹر بکس کے پاس گیا کھولا تو اس میں سے دو خط نکلے۔ اُسنے پہلا خط کھولا تو ڈاکٹر برٹن کا پایا۔ یہ خط دیکھکر اُسے بڑا تعجب ہوا خط کی عبارت حسب ذیل تھی۔

دو شفیق بدل رفیق بہت جلد یہاں آؤ۔ مس لی مکان سے مفرور ہو گئی۔ آج شام کو میرے پاس ایک جوان شخص مسمی بہ جیکیب آسٹن آپ کی طرف سے مس لی کو دیکھنے آیا تھا لیکن وہ نہ معلوم کیوں مفرور ہو گئی جیکب آسٹن کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ خفیہ سراغرسان ہے۔ اور مس لی کو ایک جرم میں گرفتار کرنا چاہتا ہے جیکب آسٹن بھی مس لی کے تعاقب میں فوراً ہی چلا گیا میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں عقل دنگ ہے خط کو دیکھتے ہی آنا۔

میں ہوں تمھارا

گرفتار مصیبت دوست۔ ایس۔ بی۔ برٹن۔

دوسرا خط جان جیکیب آسٹن عرف نیل بنتھرسٹ کا تھا۔ اس کا مضمون نرالے ڈھنگ کا تھا۔ دونوں خطوط کو ڈاکٹر آسٹن نے بہت ہی غور کے ساتھ پڑھا اور گھر میں آکر مایوسی سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے اپنی ماں سے کہا۔ مجھے اسی وقت شہر جانا ہے ایک بڑا ضروری کام ہے میں جاکر گاڑی لے آؤں پھر آکر ناشتہ کھاؤں گا۔

اتنا کہہ کر وہ چل دیا دروازہ سے باہر نکلا ہی تھا کہ مسٹر پیٹرکن مل گیا جو اس وقت ہوٹل جا رہا تھا ڈاکٹر آسٹن نے اس سے گاڑی لانے کے لئے کہدیا وہ ہوٹل گیا۔ ناشتہ کھایا۔ اتنے میں ایک گاڑیبان نے آکر پوچھا۔ کیوں صاحب کہیں جانا ہے۔

پیٹرکن ہاں مجھے شہر جانا ہے چلو گے۔

پیٹرکن ہی کے قریب مسٹر بریڈی بھی ناشتہ کھا رہا تھا اس نے گاڑیبان سے کہا مجھے بھی شہر چلنا ہے آؤ چلیں۔

پیٹرکن اور بریڈی دونوں ایک ہی گاڑی میں سوار ہوئے اثنائے گفتگو میں پیٹرکن نے ایک جگہ گاڑیبان سے

گاڑی رکنے کو کہا اور اُتر کر ڈاکٹر آسٹن کو بلا لیا۔ ڈاکٹر آسٹن گاڑی مین سوار ہوا اور مسٹر بریڈی کو گاڑی مین بیٹھے دیکھکر ٹھٹک گیا لیکن کچھ سوچ سمجھکر بریڈی سے پوچھنے لگا۔

آج شہر مین ڈاکٹری لکچر ہونگے آپ سننے جایئے گا۔

اس نے جواب دیا جانے کو شاید چلا جاؤن لیکن مجھسے ان معاملات سے تو کچھ تعلق نہین ہے۔

ڈاکٹر۔ (مذاقاً) تعلق نہین تو کیا ہوا آپ کو چلنا ہوگا۔

بریڈی۔ تو پھر شہر مین پہونچکر دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر اتنا سُنکر خاموش ہو رہا اور گاڑی اسٹیشن کے قریب پہونچ گئی۔ وہان بریڈی اپنا ٹکٹ لینے علیحدہ چلا گیا اور یہان یہ دونون اکیلے رہ گئے تو ڈاکٹر نے پیٹرکن سے پوچھا۔

کیون جی۔ تم نے گاڑی بان کو سب کے سامنے بلایا تھا اگر ایسا کیا تھا تو مناسب نہ کیا۔

پیٹرکن۔ ہان بلایا تو سب کے سامنے ہی تھا۔ مگر خیر۔ اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت

غلطی تو مجھ سے ضرور ہوئی معاف فرمایئن۔ مسٹر بریڈی نے سُن ہی لیا تھا۔ بات کیا بتاتا مسٹر بڑا خراب آدمی ہے۔

ڈاکٹر آسٹن۔ اس پر کچھ اپنے دل مین سوچنے لگا اور تینون آدمی ساتھ ساتھ چلے گئے ریل مین سوار ہوے۔ اور ایک گھنٹہ مین شہر پہونچ گئے وہان ایک گاڑیبان نے پوچھا کہ کہین چلنا ہے تو بریڈی نے کہا ہان ذرا دیر مین چلون گا۔

یہ سُنکر ڈاکٹر آسٹن نے بریڈی سے کہا اچھا تو مین اب جاتا ہون۔

بریڈی نے جواب دیا مجھے یہان اپنے ایک دوست سے ملنا ہے مین بھی چلتا ہون۔

ڈاکٹر آسٹن اور پیٹرکن نے اُسکا انتظار نہ کیا دونون چلے گئے یہان بریڈی کو اسکا دوست نہ ملا تو دل مین کہنے لگا۔ آؤ پھر چلین ڈاکٹر ہی کے ساتھ رہین۔

اتنا کہہ کر وہ ادھر اُدھر سر اٹھا کر دیکھنے لگا کہ ڈاکٹر آسٹن کدھر گیا ہے اور اسی جانب کو چلنے لگا آگے ڈاکٹر آسٹن کو کئی گاڑیبانون نے چلنے کے لئے مجبور

کیا لیکن اس نے کسی کی کچھ پروانہ کی اور قدم بڑھائے چلا گیا۔

ادھر مسٹر برنڈی ایک گاڑی پر سوار ہو ہی گیا اور گاڑیبان سے انگلی سے بتا کر کہنے لگا اُس آگے والی گاڑی کو کسی نہ کسی طرح پکڑ لو۔ مسٹر برنڈی کو گاڑی پر سوار جاتے دیکھا تو پیٹرکن نے بھی گاڑی روک لی۔ وہ اور ڈاکٹر آسٹن سوار ہوئے اور چلے تو اُن کی گاڑی سب سے آگے نکل گئی اُس کے پیچھے مسٹر جیمس بریڈ وارڈائن کی گاڑی جا رہی تھی اور سب سے پیچھے ہمارے ناول کا ایک خفیہ ہیرو رابن جاسلین اپنی گاڑی ہانک رہا تھا۔ جس میں انگلینڈ کا مشہور سراغرساں مسٹر فرارس سوار تھا۔ رابن جاسلین اسی مسٹر فرارس سے بہت دنوں سے ملنا چاہتا تھا۔

باب ۱۳

نیل بنتھرسٹ تمام دن لینیور کی تلاش میں سرگردان رہا اُس نے تمام گاڑیبانوں سے دریافت کیا ہر طرح کی تدبیریں لڑائیں لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور لینور کا مطلق سراغ نہ لگا۔ وہ بالکل پست ہو گیا تھا اور اس ناکامیابی نے اُسے اور بھی پژمردہ دل کر دیا لیکن اُس نے ہمت نہیں ہاری وہ ہمیشہ اسی قول کا مصداق رہا ہے

زمین رہے نہ رہے آسمان رہے نہ رہے
اُسے تو ڈھونڈ نکالو نگا جان رہے نہ رہے

وہ اب سوچتا تھا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کو سوچتے سوچتے اُسے خیال آیا کہ شاید وہ شہر میں نہ چلی گئی ہو اور اسی خیال کو معیار کامیابی بنا کر اُس نے کام کرنا شروع کیا۔

ناظرین اب سنئے جب رابن جاسلین ڈاکٹر آسٹن اور مسٹر برنڈی شہر میں پہونچ گئے تو ڈاکٹر آسٹن نے اپنا قیام ایک علیحدہ مکان میں کیا۔ جیمس بریڈ وارڈاین ایک بورڈنگ ہاوس میں مقیم ہوا اور پیٹرکن علیحدہ جرمن ہوٹل میں ٹھہرا۔ رابن جاسلین جیمس بریڈ وارڈاین ہی کے پیچھے پیچھے رہا کرتا تھا۔ یہاں کا تو یہ حال ہوا اُدھر نیل بنتھرسٹ مس وارن سے ملا۔ ایک روز گیٹ سٹیشن مسٹر آرتھو لڈسٹ کے مکان پر گئی وہاں نیل بنتھرسٹ سے ملاقات

ہوئی اُس نے نیل کو مس ڈرانڈ کا لکھا ہوا ایک کاغذ دیا اور پڑھ کر کہنے لگا - اچھا تو مین یہ سنکر بڑا خوش ہوا کہ تم سے مس ڈرانڈ سے بھی ربط ضبط ہے -

کیٹ - نہیں مجھسے اتنا نہیں جتنا کہ مسز آرٹیولڈٹ سے ہے مس ڈرانڈ اس کو اکثر اپنے مکان پر بلایا کرتی ہے -

نیل ہتھرسٹ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا سنکر خاموش ہو رہا -

مس ڈرانڈ نے نیل ہتھرسٹ کو اس کاغذ کے ذریعہ سے اپنے مکان پر بلایا تھا چنانچہ اسی تحریر کے مطابق دوسرے روز وہ وہان گیا - جب مکان مین داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ سامنے سے مسٹر ڈرانڈ چلا آرہا ہے نیل نے اُسے آتے دیکھکر کہا -

"مجھے آپ سے ملنا ہے آجکل تو بہت مشغول ہون ایک روز آپ سے تنہائی مین ملون گا مین آج تو آپ سے ملنے نہین آیا تھا آج مس ڈرانڈ سے ملنا ہے مگر جس روز مین آپکو بلاؤن مہربانی کرکے چلے آئیے گا -

یہ سنکر مسٹر ڈرانڈ نے ایک نوکر کو بلایا اور اسی کے ساتھ نیل ہتھرسٹ کو مس ڈرانڈ سے ملنے کیلئے اندر بھیجدیا نیل ہتھرسٹ کمرے مین داخل ہوا تو اورا ڈرانڈ اس کو دیکھکر جامے مین خوشی سے پھولی نہ سمائی وہ اُٹھی اور اس سے مصافحہ کیا اس وقت جو مس اورا کے دل مین خوشی تھی - اسکا اندازہ لگانا قیاس سے باہر ہے - وہ اسقدر بشاش اور شاداں تھی کہ اُسکو سوا نیل ہتھرسٹ کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا - وہ نیل کو اندر لائی کرسی پر بٹھایا بڑی دیر تک اِدھر اُدھر کی گفتگو ہوتی رہی - کلیرنس آرٹیولڈٹ کے قتل کا بھی تذکرہ چھڑا تو باتون باتون مین نیل نے اُس سے کہا کہ تمھاری اور آرٹیولڈٹ کی محبت تو مس اینن کی وجہ سے پیدا ہوئی -

مس اورا نے یہ سنکر کہا مسٹر نیل تمھارا یہ خیال بالکل غلط ہے اُس سے مجھسے مطلب ہی کیا مین نے تم سے تو ایک اور عورت کا تذکرہ کیا تھا -

مسٹر نیل - مس اورا باتین نہ بناؤ - تم نے صرف نام نہین بتایا تو کیا ہوا - وہ مجھے معلوم ہوگیا - اب تم مجھسے بھلا کیا چھپا سکتی ہو -

مس اورا یہ سنکر کچھ آزردہ خاطر ہوئی اور دیوار سے تکیہ لگاکر بیٹھ گئی کہنے لگی۔ مسٹر نیل۔ تم مجھ سے مس اینن کی نسبت باتین نہ کرو وہ اب میرے یہان نہین رہتی مین نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

نیل مبتھرسٹ نے پوچھا اب مس اینن کی جگہ کون کام کرتا ہے۔

مس ڈراانڈ بولی اب تو نناتے اس کی جگہ کام کرنا شروع کیا ہے اس سے میرا بڑا دل بہلتا ہے سہیلی ہو تو ایسی ہو۔ مگر کیا کرون میرے یہان سے کوئی نہ کوئی اس کے کپڑے چاکر بیچ کھاتا ہے مین تو مجبور ہو گئی ہون اس لئے اس کو رہنے کے لئے علٰحدہ مکان دیدیا ہے۔

نیل مبتھرسٹ۔ اچھا مس اورا یہ تمھین معلوم ہے کہ مس اینن اب رہتی کہان ہے۔

مس اورا۔ وہ مسز رودگرس کے ساتھ رہتی ہے۔

نیل مبتھرسٹ۔ تم سے مسز رودگرس سے شناسائی ہے۔؟

مس اورا۔ نہین۔

نیل مبتھرسٹ (تھوڑی دیر خاموش ہوکر) تمھارے پاس مس اینن کا لکھا ہوا کوئی کاغذ تو نہین ہے؟

مس اورا (حیرت زدہ ہوکر) ہوگا تو کہین ضرور۔ یاد نہین ہے۔ کیون کچھ ضرورت ہے؟

نیل مبتھرسٹ۔ ہان ضرورت تو ضرور ہے اگر مل سکے تو دے دینا۔

مس۔ ہان دیدونگی؟

نیل۔ تو پھر کب۔ آج شام کو آؤن۔

مس اورا۔ چلے آؤگے تو اچھا ہی ہے نہین تو تمھین مل جائے گا ضرور مجھے کیا ہے چاہے جب آؤ میرا تو یہی دل چاہتا ہے کہ تم ہر وقت یہین رہتے تو اچھا تھا۔

نیل مبتھرسٹ (منھ چڑھاکر) اچھا تو پھر کبھی اور آؤن۔

مس اورا ڈراانڈ سنکر مسکرا دی اور کچھ شرما سی گئی۔ اسی وقت خادمہ نے آکر کہا باہر مس اینن کھڑی ہے۔

مس ڈراانڈ۔ جاؤ اس سے کہدو کہ مین اس وقت نہین مل سکتی۔

خادمہ باہر گئی تھی کہ مس اینن بغیر پوچھے کمرے مین چلی آئی اور کہنے لگی کہ اسوقت آپ کیون نہین ملسکتین (نیل مبتھرسٹ کو دیکھکر) اخاہ آپ

بھی یہاں موجود ہیں میں نہیں جانتی تھی کہ آپ یہاں موجود ہیں۔ اچھا اب آپ باتیں کیجیے میں جاتی ہوں۔

نیل منتھرسٹ - ٹھہرو کہاں جاتی ہو۔ میں تو ابھی جانے ہی کو تھا کہ تم آگئیں۔ میں جاتا ہوں پھر کبھی ملاقات ہوگی۔

اتنا کہہ کر نیل منتھرسٹ نے مس اوراسے سلام اور مصافحہ کیا نیچے اترا ہی تھا کہ اس کا دستانہ گر گیا وہ جھک کر دستانہ اٹھانے لگا کہ اتنے میں اسے یہ الفاظ سنائی دئے "اب تم کو کتنے کی ضرورت ہے"

یہ الفاظ مس اوراڈانڈ کی زبان سے نکلے ہی تھے کہ مس اپنی بولی "دو ایک ہزار ڈالر"

نیل نے یہ الفاظ سنے تو وہ چونک پڑا۔ اس نے اپنا سر اٹھالیا اور دستانہ ہاتھ میں ہی رہا تھا کہ وہیں کہیں سے رابن جاسلین یہ کہتا ہوا نکل پڑا اب تو میرا دل بھی کہتا ہے کہ شکار بہت جلد ہاتھ لگ جائے گا میں الخفیہ پیرون جاتا ہوں اور اسے تلاش کرتا ہوں اتنا کہہ کر وہ چپ ہو رہا۔

نیل منتھرسٹ سے اس سے بڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں اور آخر کار رابن جاسلین جب چلنے لگا تو نیل نے اسے روک لیا۔

باب ۳۲

رقص و سرود

لینور کو مس ہیرس کے ساتھ رہتے ہوے ایک ہفتہ گذر چکا ہے مس ہورن نے اس کو رہنے کے لیے دو کمرے دیدیے ہیں وہ با آرام زندگی بسر کر رہی ہے مسز ہیرس لینور کے مکان پر دن میں دو تین مرتبہ ہو آتی ہے۔ مس ہورن کو علم نجوم سے واقفیت ہے وہ ہر خواب کی تعبیر بتا سکتی ہے۔ غرضکہ اپنے فن میں وہ آپ اپنی نظیر ہے۔

اب سنیے ایک روز مس ہیرس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ اس کو سال بھر تک لینور کے مربی ہونے کا حق ہر طرح حاصل ہو گیا ہے۔ لینور نے اسے ایک اس بات کا دستخطی اقرار نامہ بھی تحریر کر دیا ہے اور ساتھ ہی اسکے لینور اپنے فن رقص میں اس قدر مشہور ہو گئی ہے کہ امید سے زیادہ آمدنی ہو جاتی ہے۔

ناظرین پر تو واضح ہے کہ لینیو یا آرمن کی کیا خواہش تھی وہ دنیا سے کنارہ کش رہنا چاہتی تھی - پہلے تو وہ مسز ہیرس کے کہنے پر ہو بہو چلتی تھی مگر اب اُسنے مسز ہیرس کی نظریں پہچان لیں وہ سمجھ گئی کہ ہیرس اس کے سارے مال پر قبضہ رکھنا چاہتی ہے اور اسے بے بس کرنے کی فکر میں ہے یہ سب تو تھا لیکن لینور کا یہ خیال کبھی مسز ہیرس پر ظاہر نہ ہوا - جب لینور کی شہرت خاص و عام میں پھیل گئی تو ہر ایک اس سے ملنے کا آرزومند تھا لیکن لینور کی کنارہ کشی سب کی امیدوں پر پانی پھیر دیتی تھی - لینور انھیں عشاق کے سبب سے مسز ہیرس کے مکان پر نہ جاتی تھی تو اُسے دیکھنے کے شایقین مسز ہیرس کے مکان پر جاتے اور وہاں سے مایوس پلٹ آتے تھے یہ حال دیکھکر مسز ہیرس اُس کے مکان پر گئی اور اس سے کہا -

مس لیناوس - تم میرا کہنا مانو کنج تنہائی میں زندگی بسر کرنے سے مطلق فایدہ نہیں - چار آدمیوں میں ملکر اُٹھنے بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ فایدہ ہو ہی جائے گا ایک صاحب کے یہاں رقص و سرود ہونے والا ہے میں ان کے یہاں جاؤں گی تم بھی میرے ساتھ چلنا وہاں میں ناچونگی تم کو بھی ناچنا ہوگا - کوئی تمکو دیکھنے نہ پائیگا

ایک روز سنکر لینور نے ٹالدیا دوسرے روز مسز ہیرس نے اس سے پھر یہی کہا - اس روز بھی اُس نے مطلق جواب نہ دیا تو مسز ہیرس نے اُس سے کئی روز برابر یوں ہی کہا اور آخر مجبور کرنے پر لینور نے اُسکا کہنا منظور کر لیا اور اس کے ساتھ جانے کو بڑی مشکل سے راضی ہوئی مسز ہیرس اس کی رضامندی دیکھکر اس سے کہنے لگی -

مس لیناوس - دیکھو میں سمجھائے دیتی ہوں کہ تم کو کیا کرنا چاہیئے - ناچ گانے کا کام سب تمھیں پر منحصر ہے اسکا دارومدار تمھیں پر ہے - تمھیں طریقہ تو معلوم ہی ہو گیا ہے اب بات یہ رہ گئی کہ تمھاری پوشاک سادی ہے تم اب اپنے کپڑے بدلو اور لڑکے کے فیشن میں رہو جس میں تم کو کوئی پہچان نہ سکے ٹوپی بھی مردانہ پہنا کرو اور کوٹ وغیرہ عمدہ پہن لینا - اس سے تمھیں کوئی شناخت نہ کر سکے گا -

لینور نے یہ سُنا تو تعجب سے

روپیہ کی تھیلی نکالی اور اس سے پوچھا کہ ان سب چیزون کے لئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

مسز ہیرس یہ جانتی تھی کہ لینور یہ بات منظور نہ کرے گی لیکن جب اُسنے دوسرا رنگ دیکھا تو دل ہی دل مین خوش ہوئی اور اس سے تھوڑے سے روپے لے کر سب چیزین خرید لائی اور یہی پوشاک پہن کر لینور مسز ہیرس کے ساتھ روانہ ہوئی اور اُن صاحب کے یہان پہونچی جن کے یہان اس روز تماشہ منعقد ہونے والا ہے۔ ہم ناظرین کو اُن صاحب کا نام ابھی شناخت کے لئے مسٹر گریہم بتائے دیتے ہین۔

مسٹر گریہم کا مکان ہے تماشہ ابھی شروع نہین ہوا تھا کہ تھیٹر کے اسٹیج پر دو عورتین ساتھ ساتھ آئین ان مین ایک عورت مسز ہیرس تھی۔ دوسری لینور آرمن ہے۔ لینور آرمن جب وہان داخل ہوئی تو اُسے شرم معلوم ہونے لگی اس کو اس حالت مین دیکھکر مسز ہیرس نے کہا کہ یہان نہ شرماؤ۔ سب آپس کے لوگ ہین کوئی بڑی محفل نہین ہے۔

لینور نے یہ سنکر اپنی آنکھین نیچی کرلین اور پردہ کے اندر چلی گئی تھوڑی دیر بعد مسز ہیرس اور وہ پھر باہر نکلین اور تماشہ شروع ہوا۔

مسز ہیرس نے ناچنا شروع کیا تو لینور اُسی کے ساتھ ساتھ گت بجانے لگی۔ اس وقت محفل کی کیفیت ہی اور تھی شراب کے دور پر دور چل رہے ہین اسی مستی مین شوقین مزاج لوگون مین سے ایک شخص اُٹھ کر تھرک تھرک ناچنے لگا۔ اس کے بعد پردہ کے اندر سے دو عورتین باہر نکلین جنھون نے گانا شروع کیا بڑی دیر تک یون ہی رقص و سرود ہوتا رہا۔ لینور آرمن کے ساتھ جو عورتین تھین وہ پردہ کے اندر ہی سے گا رہی تھین وہ اُسی طرف ایک محفل اور بپا رہی تھی۔ اُن مین سے ایک شخص اُٹھا اور صاحب خانہ کو بلا کر اور عورتون کا تذکرہ پوچھنے لگا تو اس نے اشارہ سے بتا بتا کر سب کی شناخت کرادی

یہ مس ہیرس اس تھیٹر کی منیجر ہین۔ فلان عورت مالکہ ہے فلان کوئی اور فلان کوئی۔ لینور کی طرف اشارہ کر کے کہ یہ عورت ایک ستم رسیدہ روزگار اور بدبختی کا شکار ہے اسی لئے وہ مسز ہیرس کے ساتھ رہتی ہے کہ

شاید کچھ آمدنی ہو جاوے تو بسر اوقات ہو سکے۔ اس کو مردون سے نفرت ہے روپیہ کی لالچی نہین"۔

اس شخص نے پوچھا آپ کو ٹھیک ٹھیک معلوم ہے کہ وہ مسز ہیرس کے ساتھ رہتی ہے۔

مسٹر گریہیم۔ مجھسے مسز ہیرس ہی کہتی تھی۔

وہ شخص۔ مسٹر گریہیم آپ کو مسز ہیرس کا مکان معلوم ہے۔

مسٹر گریہیم۔ مجھے نہین معلوم۔

وہ شخص۔ آپ جھوٹ بولتے ہین۔ آپ کو معلوم ہے بتا دیجئے تو میرا بھی کچھ بھلا ہو جاوے۔ مین بھی تھیٹریکل باتین سیکھ جاؤن اور اس کو ذریعہ معاش بناؤن۔ مین آپ کو پچیس ڈالر دیتا ہون آپ مجھے یہان سے رخصت پانے کے لیے اس لڑکی سے ملا دیجئے۔

گریہیم یہ سنکر سوچنے لگا اور پھر دونون مین بڑی دیر تک باتین ہوا کین۔ ادھر سنئے کہ مسز ہیرس نے اسقدر شراب پی لی کہ آخرکار وہ نشہ مین چور ہو گئی اور بہکی بہکی سی باتین کرنے لگی لینور جس پردہ کے اندر بیٹھی تھی اُس کو اٹھانے لگی تو لینور نے منع کیا۔ اُسنے اپنے نشہ کی دھن مین لینور کی کچھ نہ سنی

اور پردہ اٹھا ہی دیا تو لینور کو سخت غصہ آیا اور اُس کو ہاتھ سے دھکا دیکر کہنے لگی دو مین نے تم سے کہہ دیا تھا کہ مین کسی کے سامنے نہین نکلون گی تم نہین مانتی ہو تو مین چلی جاتی ہون۔ واہ خوب یہان لاکر میری رسوائی کی۔

مسز ہیرس۔ اس کی یہ باتین سنکر ہنس دی۔ اُس نے پردہ گرا دیا اور کہنے لگی تم بھی کیسی بچون کی سی باتین کرتی ہو تمھین کوئی کیونکر دیکھ سکتا ہے لینور نے جواب دیا۔ سٹو بھی دیکھو وہ سامنے دو آدمی کھڑے دیکھ رہے ہین کہ نہین۔

مسز ہیرس۔ اچھا تو اب کیون خفا ہوتی ہو۔ پردہ تو گرا ہی دیا اب کوئی کیسے دیکھ پائے گا۔

تماشہ ختم ہوا سب لوگ اپنے اپنے مکان چلے گئے۔ یہ دونون یعنی مسز ہیرس اور لینور بھی باہر نکلین اور کہین کوئی گاڑی نہ پائی تو بہت خاموشی سے قدم بڑھا کر روانہ ہو گئین تاکہ انھین کوئی دیکھ نہ سکے لیکن اُن کی یہ تدبیر نہ چلی اور ایک شخص نے دونون کو دیکھ لیا۔ اور اندھیری رات مین ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اسی کے

بعد ایک اور شخص ایک گلی سے نکل کر پہلے شخص کے قدم بقدم چلنے لگا آگے بڑھے تو ایک اور شخص ملا جس طرف لینور آرمن اور مسز ہیرس جاتی تھیں اسی طرف یہ تینوں بھی چلے جاتے تھے۔

مسز ہیرس ان تینوں کو دیکھکر دل میں خوفزدہ ہوئی اور خاموشی سے قدم بڑھاتے چلی گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ کچھ دال میں کالا ہے لیکن لینور کو مطلق خیال نہ ہوا۔ مسز ہیرس محض اس خیال سے کہ لینور ڈر نہ جائے اس سے کچھ نہ بولی چلتے چلتے دونوں اپنے محلہ میں پہونچیں تو مس ہیرس لینور کو اپنے مکان میں لے گئی اور دوسری طرف سے اس کو مسز ہورنس کے مکان میں پہونچا دیا۔ اس نے یہ کارروائی پوشیدہ طور سے کی تھی۔ لیکن ان تینوں نے لینور کو اس کے مکان میں جاتے دیکھ لیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہاں سے واپس گئے۔

باب ۳۳
نیا شگوفہ

لینور کمرے میں چلی گئی تھوڑی دیر تک بیٹھی رہی لیکن اسے مطلق نیند نہ آئی تو وہ اٹھی اس وقت کمرے میں خنکی پیدا ہو گئی تھی۔ اس لیے اس نے آگ روشن کی اور وہیں بیٹھکر تاپنے لگی وہ اِدھر اُدھر کی باتیں سوچ رہی تھی کہ اپنے صندوق کے پاس گئی۔ یہ صندوق بالکل خالی تھا لیکن اس میں ایک کاغذ پڑا تھا۔ لینور نے کاغذ اٹھا لیا یہ ایک پرانے اخبار کا پرچہ تھا اور اسپر یہ عبارت تحریر تھی۔

"دوشادی کے روز ایک دولھن کی فراری اور اس کے شوہر کا قتل"۔ عوام میں مشہور ہے کہ دولھن ہی اپنے دولھا کی قاتل ہے مقتول کا نام کلیرنس آرچبولڈ ہے۔

لینور نے یہ عبارت پڑھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس کے ہاتھ پاؤں تھرتھرانے لگے۔ اس کا بدن تھرتھرا اٹھا اور وہ یکبارگی چاروں شانہ چت زمین پر بے حس و حرکت گر پڑی بڑی دیر تک اس پر غشی طاری رہا۔ لیکن آدھ گھنٹہ بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس نے پھر اخبار پڑھا اور دل ہی دل میں کہنے لگی وہ اب

تقدیر پلٹ گئی - لوگ مجھے گرفتار کر ہی لیں گے - اس سے اچھا ہے کہ خود ہی ان کے پاس جاکر موجود ہو جاؤں لینور - نہیں نہیں - تو کہاں ہے کیا تو آرنیولڈ کے قول و قرار کو بھول گئی تو ابھی اسی حالت میں رہ - اچھا لینور - اب تو مسٹر ہیرس کے یہاں سے چل - اس کو الوداع کہہ دیکھیں تو کیسے گرفتار ہو جائے گی"

لینور اسی خیال میں رات بھر غلطاں پیچاں رہی اور اپنے مفرور ہونے کی تدبیریں سوچنے لگی اس کو رات بھر نیند نہیں آئی حتیٰ کہ آثار صبح نمودار ہونے لگے تمام دنیا میں خاور خورشید کی آمد آمد کے استقبال کے لیئے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا باغوں میں ان کے شور کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی - نسیم سحر کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں سے دماغ معطر ہو رہا ہے ادھر تو عیش و سرور کے سامان ہیں - لیکن ناظرین دیکھئے آج ہوا سے تقدیر نے کیا پلٹا کھایا یہ روز ایک نہ ایک نیا گل کھلاتی ہے دن ڈھلتا جا رہا ہے - لینور حسب معمول اٹھی اور مسٹر ہیرس کا انتظار دیکھنے لگی

آج مسٹر ہیرس کو کام کی افراط سے ذرا بھی مہلت نہیں ملی اسی لیئے وہ لینور کے یہاں نہیں گئی وہ اپنے کام میں مشغول تھی کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی - ناظرین آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے محفل رقص و سرود میں جس شخص نے صاحب خانہ سے بڑی دیر تک باتیں کی تھیں یہ وہی شخص ہے - پیشتر ہم نے آپ سے اس سے جان پہچان نہیں کرائی تھی آج ملاقات کر لیجئے یہ شخص جیمس بریڈ وارڈ این ہے - جیمس بریڈ وارڈ این لینور کو قبل میں دیکھ چکا تھا لیکن تجسس کرنے پر وہ وہاں نہ ملی تو اسے یقین ہو گیا کہ لینور شہر ہی میں چلی گئی ہے گو لینور محفل میں لڑکے کے بھیس میں تھی لیکن اس شخص نے اسے پہچان لیا تھا جس وقت لینور اور مسٹر ہیرس اپنے مکان کو واپس آرہی تھیں اسوقت تین آدمیوں نے اس کا تعاقب کیا تھا - ناظرین اس میں پہلا شخص تو جیمس بریڈ وارڈ این تھا دوسرا ہیرٹن عرف مسٹر فرانسس فرارس اور تیسرا ابن جاسیلن -

مسٹر بریڈ وارڈ این کی آواز سنکر

مسز ہیرس باہر نکلی تو اس نے اسکا نام
پوچھا تو برٹڈ وارڈاین بولا۔ میرا نام
بینبور گلیسٹر ہے اور میں کیوبا کا رہنے والا
ہوں۔ میں نے ہوانا میں ایک تھیٹر خریدا
ہے اور یہاں کھیلنے کی غرض سے کمپنی
آئی ہے۔ اب میں اپنا تھیٹر اور جگہ
لے جانا چاہتا ہوں مجھے کچھ ایکٹریسوں
کی ضرورت ہے میری کمپنی میں سب مرد
ہی ایکٹر ہیں کوئی عورت رقاصہ نہیں
اس لئے ایکٹر عورت ہونا چاہئیے آپ
میرے ساتھ چلیں یا کوئی ایکٹر عورت
دلوادیں۔ فیس پیشگی حاضر ہے یہ کام آپ
ہی سے ممکن ہے اور کسی سے نہیں ہوسکتا

مسز ہیرس نے یہ سُنا تو اُسنے
برٹڈ وارڈاین سے لینبور کا تذکرہ کیا اور
بولی یہ عورت بہت خوبصورت نیک چلن
اور اپنے فن میں مشاق ہے میرے یہاں
اس سے بڑھکر عورت نہیں۔ یہ میرے
ہی کہنے میں ہے۔ میں اُس سے کہونگی اگر
اس نے منظور کیا تو آپ سے بھی ملادونگی

برٹڈ وارڈاین عرف سینبور
نے یہ سُنکر کہا میں نے یہاں ایک
مکان لے لیا ہے میرا ارادہ ہے کہ
دوسری جگہ جانے کے قبل میں یہاں
اپنے کل ایکٹر اکٹھا کرلوں۔

اتنا کہہ کر سینبور نے مسز ہیرس
سے رخصت مانگی اور چل دیا۔

مسز ہیرس نے دروازہ بند کردئے اور
لینبور کے پاس گئی۔ وہاں بھی تذکرہ
کیا اس کی مرضی لینا چاہی تو اس نے
جواب دیا۔ آپ کو اسی وقت منظور
کرلینا تھا۔

مسز ہیرس میں پہلے سے کس طرح
منظور کرلیتی تم سے پوچھا تو تھا ہی نہیں
اب تم ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ کیا تم
سچ مچ اس کے ساتھ جانا چاہتی ہو۔

لینبور۔ ہاں ہاں سچ مچ۔ میں
جاؤں گی۔ سینبور جواب مانگنے کب آئیگا۔

مسز ہیرس۔ آج شام کو وہ تمھیں
اپنے مکان پر بلائے گا جہاں اُسکے
سب ایکٹر جمع ہونگے۔

لینبور۔ شام کو کیا۔ میں کسی وقت
چلی جاؤں گی۔ اور سینبور سے مل
آؤں گی آپ یہ بتائیے کہ وہ ہم کو
لے گا یا نہیں۔

مسز ہیرس (ہنسکر) تمھیں بھلا تمھیں
کیوں نہ لے گا۔

دو بجے کا وقت ہے مسز ہیرس
کے مکان کے قریب ہی ایک بازاری
میوہ فروش کھڑا ہوا ہے اُس کے

ہاتھ میں ایک سگار ہے وہ کھڑا ہی تھا کہ اس کے پاس ایک گاڑی کا گذر ہوا تو سائیس کو سگرٹ پیتے دیکھکر اُس شخص نے گاڑی ٹھہرائی اور اپنا سگار جلانے کے لئے آگے بڑھا سگار جلایا اور دونوں میں چپکے چپکے باتیں ہونے لگیں۔ اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں خفیہ سراغرسان اور رابن سائیس کے بھیس میں ہے۔

باب ۳۴

حفظ جان

نیل منیھرسٹ رابن جاسیلن سے باتیں کرنے کے بعد ایک ہوٹل میں گیا جہاں اتفاق سے مسٹر ڈرانڈ سے ملاقات ہو گئی دونوں نے ایک کمرہ ٹھہرایا اور اس میں چلے گئے وہاں پہنچکر نیل منیھرسٹ نے ڈرانڈ سے یوں گفتگو شروع کی۔

مسٹر ڈرانڈ اگر آپ کا دل چاہے اور آپ کو مجھ پر اعتبار ہو تو میری ایک بات مانئے جو سوالات میں کروں اس کا جواب دیتے جائیے اور کچھ تشریح نہ پوچھئے۔

مسٹر ڈرانڈ۔ بسر و چشم منظور ہے مجھے کوئی سوال کرنا ہی نہیں تمھارا جو دل چاہے پوچھو میں بخوشی جواب دینے کو تیار ہوں۔

نیل۔ میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا مجھے وقت بہت کم ہے یہ بتایئے کہ آپ سے مس ایتین کا ربط ضبط ٹوٹے ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔

مسٹر ڈرانڈ۔ کوئی تین مہینہ کا عرصہ ہوا جب اور انیویارک نہیں گئی تھی۔

نیل۔ تو کیا مس اور ڈرانڈ نیویارک کبھی ہو آئی ہیں۔

مسٹر ڈرانڈ۔ ہاں۔

نیل۔ مسٹر ڈرانڈ آپ اپنی الجانہ کو شہر میں نہ رکھیں ہٹالے جائیں اگر وہ یہاں رہی تو سمجھ لیجئے کہ وہ دو ہی مہینے میں زندہ نہ بچے گی۔

ڈرانڈ۔ کیوں۔

نیل۔ لوگ انھیں زہر دینے کی تاک میں ہیں اور شاید کسی نے ایک مرتبہ دیا بھی ہے جس کا کچھ اثر نہیں ہوا۔

ڈرانڈ۔ نیل تم غلطی پر ہو۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔

نیل۔ اچھا یہی بات ہے تو لیجئے (جیب سے شیشی نکال کر) آپ جسکو

سب سے اچھا ڈاکٹر جانتے ہون اس کے پاس یہ شیشی لے جائیے اور اُس سے پوچھیئے کہ اس مین کیا ہے۔ مین ڈاکٹر کو آپ کی بی بی کے پاس لے جا کر اُسے دکھاؤن گا۔ آپ اتنا کر لیجیئے تو پھر مین آپ سے کچھ اور کہونگا

ڈرانا ڈ۔ تم کو یہ شیشی کہان سے دستیاب ہوئی۔

نیل۔ کل جب آپ کی بی بی نے مجھے بلایا تھا اس وقت چارپائی پر پڑی تھی۔

ڈرانا ڈ۔ اچھا تو پھر بتاؤ۔ اس شیشی کا لانے والا کون تھا۔

نیل۔ مجھے معلوم ہے پھر بتاؤن گا۔

ڈرانا ڈ۔ پہلے مجھے ایک بات بتا دو پھر پیچھے ڈاکٹر کے یہان جاؤنگا تم نے یہ شیشی کیسے دیکھ لی اور اُسے وہان سے کیونکر لے آئے۔

نیل۔ مجھے شیشی دیکھکر کچھ شبہ ہوا تو مین مسز ڈرانڈ سے مانگ لایا مین زہرون کو خوب پہچان لیتا ہون۔ مین نے مسز ڈرانڈ مین اس کی علامتین پائین ہین جس سے ثابت ہے کہ اُسے زہر دیا گیا ہے۔

ڈرانا ڈ۔ اچھا تو سلام۔ مین اُسے ڈاکٹر ورننگ کے پاس لئے جاتا ہون۔

نیل۔ نہین نہین۔ ان کے پاس نہ لے جائیے گا کہین ایسا بھی نہ کر بیٹھیے گا

ڈرانا ڈ۔ کیون۔

نیل۔ یہ شیشی ابھی وہین سے لوٹ کر آئی ہے۔ آپ میرا کہنا مانیئے اس مین بڑا بھیانک زہر ہے۔ ڈاکٹر ورننگ نے تو اُسے دیکھ ہی لیا ہے۔

ڈرانڈ۔ نیل تو پھر جو کہو وہ کرون۔

نیل۔ جیسا مین کہون ویسا کیجیے گا۔

ڈرانا ڈ۔ ہان ہان۔

نیل ہنتیھر سٹ نے اُسے ہر پہلو سے سمجھا دیا اور سارا معاملہ کہہ دیا۔ ڈرانڈ خوب کان دے کر سنتا رہا۔ اس کو سُن سُن کر کچھ طیش آتا تھا۔ کچھ غصہ آتا تھا لیکن وہ ضبط کیے رہا اور آخر گفتگو ختم ہونے پر دونون اُٹھے اور نیل بولا۔ اچھا تو آداب مین تو جاتا ہون۔ مین حتی الامکان کوئی بات اُٹھا نہ رکھون گا۔ آپ بھی بہت سنجیدگی سے کام نکالیئے اور میری ہدایتون پر عمل کیجیے۔

اتنا کہہ کر نیل اس سے رخصت ہوا گاڑی پر سوار ہو کر چل دیا وہ ایک تنگ کوچہ کے پاس پہونچا ہی تھا

کہ اس کی نظر ایک عورت پر پڑی جو تیزی
سے قدم بڑھائے چلی جا رہی تھی اور
اسی کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص
لپک رہا تھا یہ شخص جیمس بریڈ وارڈ ائن تھا
وہ عورت جاتے جاتے ایک گلی
میں مڑ گئی۔ اس کا مڑنا تھا کہ جیمس
بریڈ وارڈ ائن نے ہاتھ بڑھا کر اسے
روک لیا اور کہنے لگا کہ بہت تیزی کی
تو نے بڑا پریشان کر رکھا تھا۔ آج
تو گرفتار کر لیا گیا میرے جو کاغذ تو نے
چورائے تھے کہاں ہیں جلدی بتا۔
وہ عورت۔ کیسے کاغذات میں
جانتی ہی نہیں۔ میرے پاس کوئی کاغذ
نہیں۔
بریڈ وارڈ ائن۔ بتائے گی کہ
قید خانہ میں جائے گی۔
وہ عورت۔ میں نے التجا سے تم سے
کہہ دیا میرے پاس کوئی کاغذ نہیں
خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دو۔
بریڈ وارڈ ائن۔ جائے گی کہاں
چل ابھی پولس کا سامنا ہوگا تو سارا
جانا آنا دھرا رہ جائے گا۔
اس عورت نے اپنے کو چھڑانا
چاہا اور بریڈ وارڈ ائن نے اس کو
مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ

ایک شخص نے اس کا ہاتھ روک لیا
بریڈ وارڈ ائن نے ہاتھ چھڑا کر کہا
خبردار تم نہ بولنا نہیں تو دھر لونگا
یہ عورت چور۔ بدمعاش ہے میں ابھی
اسے پولیس کے حوالہ کرونگا۔
وہی شخص۔ ارے ہوگا بھی جانے دو
اس وقت تو تمہاری زیادتی ہے
تم قانون کے خلاف کارروائی کر رہے ہو
جیمس بریڈ وارڈ ائن نے اس کا
کچھ جواب نہ دیا اور ادھر ادھر
سر اٹھا کر چلانے لگا۔ چور ہے چور
کوئی پولیس والا ہے جلدی آئیے
چور پکڑا ہے انہیں اسی وقت دو سپاہی
وہاں آن پہنچے جو چھپے ہوئے
کھڑے تھے۔ یہ معاملہ دیکھ کر وہی
شخص ڈنیل منچیسٹر عورت سے
پوچھنے لگا۔ کیا معاملہ ہے کچھ بتاؤ تو۔
عورت روئی اور گریہ وزاری
کرکے بولی۔ مہربانی کر کے مجھے
بچائیے میری مدد کیجئے یہ لوگ مجھے
بے قصور گرفتار کر رہے ہیں۔
جیمس بریڈ وارڈ ائن۔ پولیس
سے مخاطب ہوا اور بولا۔ دیکھو
اس نے میرے یہاں چوری کی ہے
یہ چور پیشہ ہے اسے لے چلو میں بھی

تمھارے ساتھ چلتا ہوں

پولیس نے اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال دی اور چلنے ہی تھے کہ برنارڈ وارڈ این بولا۔ ارے اسکو بھی گرفتار کرلو اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔

وہ شخص یہ سنکر ہنسا اور بولا آہا آپ مجھے بھی پکڑیں گے۔ دیکھا بھی ہے (پولیس والوں سے مخاطب ہوکر) اس عورت کی ہتھکڑیاں اتار دو۔

جیمس برنارڈ وارڈ این یہ سنکر طیش میں آیا اور بولا تو کون شیطان کا بچہ ہے۔

نیل ہنچرسٹ نے کہا ٹھہر جاؤ ابھی تمھاری بھی خبر لیتا ہوں (پولیس سے) اس کی ہتھکڑیاں اتار دو ورنہ پہلا ہاتھ تمھیں پر پڑے گا۔

جب ان تینوں کی کچھ نہ چلی تو آخرکار ایک افسر بڑی عاجزی سے پوچھنے لگا۔ آخر یہ تو بتایئے آپ ہیں کون۔ آپ کو دخل در معقولات دینے کا کیا استحقاق ہے۔

نیل نے چپکے سے اس کے کان میں کچھ کہہ دیا جس کو کوئی نہ سن سکا اور جیمس برنارڈ وارڈ این طیش میں آکر پھر نیل سے جھلا کر کہنے لگا کہ سیدھی طرح سے عورت کو جانے دو ورنہ پھر بڑی ٹھہرے گی۔

نیل ہنچرسٹ یہ سنکر دل میں ہنسا اور بولا جیمس برنارڈ وارڈ این۔ ذرا زیادہ نہ بولنا اپنے گھر کا رستہ لو نہیں تو کہے دیتا ہوں کہ تم پچھتاؤ گے

جیمس برنارڈ وارڈ این نے اسکی زبان سے اپنا نام سنا تو چونک گیا اس کے دل پر ایک دھکا سا لگ گیا اور وہ افسروں سے بولا۔ یہ شخص بھی اس چور عورت کا ساتھی ہے

افسر کے کان میں نیل نے اپنا نام بتا دیا تھا وہ جیمس برنارڈ وارڈ این سے بولا وہ خود آپ سے یہی کہتا ہے کہ چلیئے چلیئے قدم بڑھایئے۔

دونوں افسروں نے اسے بہت سمجھایا تو وہ آخرکار مجبور ہوکر آگے بڑھا۔ چلتے چلتے سب دربار پہونچے وہاں سب تو ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ صرف دوسرا افسر عورت کے پاس رہ گیا وہ افسر نیل ہنچرسٹ سے باتیں کرنے لگا۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ یہ افسر مسٹر فرانسس فرارس انگلستان کا مشہور خفیہ سراغرسان ہے

نیل منتھیرسٹ نے عورت کو چھوڑ دیا وہ جہان سے آئی تھی اسی طرف چلدی - ان دونون مین بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین - نیل منتھیرسٹ نے اسے اپنی گاڑی مین بٹھالیا اور کہنے لگا کہ مین آپ کو ابھی ایک خفیہ سراغرسان سے ملاؤنگا -

فرانسس - وہ کون -

نیل - میرے دوست رابن جاسیلن

فرانسس - آہا - رابن جاسیلن -

نیل - ہان -

فرانسس - چلیئے تو پھر امریکہ جانے کی ضرورت نہین رہی -

نیل (ہنس کر) مین یہ بھی کہدیتا ہون کہ آپ اس سے اکثر مل بھی چکے ہین -

فرانسس - کیون کیسے معلوم ہوا -

نیل جس معاملہ کی تفتیش آپ کر رہے ہین وہی اس کے ہاتھ مین ہے -

باب ۳۵

اپنا اپنا حال

فرانسس فرارس اور نیل منتھیرسٹ اسی جگہ باتین کر رہے ہین جہان ہم ناظرین کو گذشتہ باب مین چھوڑ آئے تھے - دونون مین بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور اس بات چیت سے یہ راز افشا ہوگیا کہ تینون خفیہ سراغرسان ایک ہی مجرم کی گرفتاری کے لئے کوشان ہین نیل منتھیرسٹ فرانسس فرارس کو ہوٹل مین اپنے کمرے مین لے گیا دونون نے سگرٹ پینا شروع کیا وہان اس وقت رابن جاسیلن بھی موجود تھا فرانسس فرارس اور رابن جاسیلن سے شناسائی ہوئی تینون ایک میز کے قریب کرسیون پر بیٹھ گئے - وہان شراب بھی موجود تھی یہ لوگ شراب پیتے جاتے تھے اور باتین کرتے جاتے تھے کہ اسی دوران مین نیل نے رابن جاسیلن سے کہا

رابن جاسیلن - جس عورت کی تلاش مین تم ہو آپ بھی اُس کی تلاش مین انگلینڈ سے آئے ہین -

فرانسس فرارس - مین یہ ٹھیک بھی نہین کہہ سکتا شاید میرا خیال غلط ہو لیکن چونکہ اس وقت ہم ہمپشیہ لوگ یہان موجود ہین - اس لئے اپنی سرگزشت آپ صاحبون سے مخفی رکھنا مناسب نہین خیال کرتا -

فرانسس فرارس نے اتنا لکھکر اپنی سرگذشت سنائی تو رابن جاسیلن

اور نیل ہنیپرسٹ متحیر ہوکر ایک دوسرے کا منھ تکنے لگے۔

یہ حال دیکھکر فرانسس فرارس نے اس سے پوچھا۔کیا اس عورت کا پتہ یہاں لگ سکتا ہے۔اس سے ہم مل سکتے ہیں۔

نیل۔ ہاں پتہ تو لگ سکتا ہے اور غالبًا آپ کل اس سے مل سکتے ہیں لیکن آپ اُسے انگلینڈ نہیں لے جا سکتے

فرانسس۔ کیوں۔

نیل۔کیونکہ مجھے اسکو بڑے سنگین جرم مین گرفتار کرنا ہے۔

فرانسس۔ وہ سنگین جرم کیا؟

نیل۔ اس نے خاص اپنی شادی کے روز اپنے شوہر کو قتل کرڈالا۔

فرانسس فرارس۔ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور کہنے لگا۔ نیل ہنیپرسٹ سنو جس روز رابن جاسلین اس شہر مین وارد ہوے ہین اسی روز بیٹوراہن بھی فیرلی سے آگئی ہے۔

نیل۔ وہ تو فیرلی ہی مین رہتی تھی

فرانسس فرارس نے یہ سنکر اپنے تمام حالات سر سے پیر تک سنا دیے۔ برٹیڈ وارڈ ائن کی تھیلی والا معاملہ بھی بیان کردیا۔ غرضکہ سب باتین بتا دین کہ کس طرح اُس سے رابن جاسلین سے مڈبھیڑ ہوئی اور کس طرح انھین جیمس برٹیڈ وارڈ ائن کی شرارتوں کا حال معلوم ہوا۔

نیل ہنیپرسٹ نے بھی برٹیڈ وارڈ ابن کے مکروفریب کی داستان سنائی اور بتایا کہ کس طرح برٹیڈی عرف برٹیڈ وارڈ ائن نے ایک خفیہ سراغرسان خاتون کا اشتہار دیا وہ یعنی ہنیپرسٹ عورت کے بھیس مین اس کے یہان نوکر ہوا اور اس نے تھیلی کے چور کو جیمس برٹیڈ وارڈ ابن کے ہاتھ مین پڑنے سے روکا۔فرانسس فرارس نے یہ سُنا تو اس کی زبان بھی نہ رکی اور وہ بولا۔مین نے بھی اسی سے دوستی پیدا کی اور آج جاکر اس سے ملا بھی تھا جہاں برٹیڈ وارڈ ابن اسکو گرفتار کرنے کی کوشش کررہا تھا۔کہ اتنے ہی مین ہم اور آپ جا پہونچے

اس کے بعد رابن جاسلین نے اپنی کارروائیان سنانا شروع ہین تو کیے بعد دیگرے سب نے اپنے اپنے تجربات اور مہارت بیان کرنا شروع کیے اور بڑی دیر تک اسی گفتگو مین مشغول رہے۔

باب ۳۶

اسیر دام

جیسن بریڈوارڈاین اپنی کوششون مین برابر کامیاب ہو رہا ہے لینور آرمن اور مسز ہیرس لینور کیسٹرو عرف بریڈوارڈائن کی بہن کے مکان مین مقیم ہین۔ یہ مکان شہر کے ایک سنسان خطہ مین واقع ہے مکان کے قریب ہی دریا ہے آج کہو یا جانے کی تیاری ہو رہی ہے مسز ہیرس اپنا اسباب لینے کے لئے اپنے مکان پر چلی گئی ہے اور آج لینور آرمن تنہا ہے۔ وہ کمرے مین بیٹھی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی وہ اٹھی اس نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مسز ہیرس اور کیسٹرو کی بہن اندر آئی۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی کہ اُس نے کسی کو دروازہ بند کرتے ہوئے اور تالا لگاتے ہوئے سُنا تو اُس نے سر اُٹھایا اور کہنے لگی کہ سینور کیسٹرو۔ یہان نہ آو۔ دروازہ کھول کر کنجی دیدو۔

جیسن بریڈوارڈائن دشمنکر مین سینور کیسٹرو نہین ہون۔

لینور آرمن نے یہ سنا تو وہ جھجھک کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس وقت اس کی کوئی چالاکی نہ چل سکتی تھی کلیرنس آربو لڈرٹ کے قتل کا عوض آج اُسے ملنے والا ہے جیسن بریڈوارڈاین نے اس سے سوال کیا تو اُسنے اسکا کچھ جواب نہ دیا اسیر جیسن بریڈوارڈاین کی تیوریان بدل گئین اور کہنے لگا میری بات کا جواب نہین دیتی جانتی نہین کہ تیری زندگی میرے ہی ہاتھ مین ہے۔

لینور۔ جھوٹ۔ بالکل جھوٹ۔ میری زندگی اور تمھارے ہاتھ مین زوف۔ بزدل ہو۔ میری آزادی مین فرق آجاے تو کچھ شک نہین۔ میری زندگی کسی کے ہاتھ مین نہین۔

جیسن۔ لینور تو کہان ہے۔ مین جبار نہین ہون۔ مین تجھکو گرفتار نہین کرتا۔ تجھکو شکار کرنے کا میرا ارادہ نہین ہے۔ بلکہ مین کہے دیتا ہون کہ تو اب میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتی۔ سوقت جو سوال مین کرون اسکا جواب دے۔

لینور۔ نہین دے سکتی۔

جیسن۔ جلد بتا کہ تیری مان کے کاغذات کہان ہین۔

لینور۔ آہ تم کون ہو۔ اُف مین پہچان گئی۔ تم جیسن بریڈوارڈاین ہو

شیطان۔ تم مجھکو گرفتار کرنا چاہتے ہو
مین کئی مرتبہ تکمنی کا ناچ نچا چکی ہون۔
لیکن تم اب کی پھر میرے مقابلہ پر آئے ہو
جیسن۔ تو اب کی مجھ سے بچکر نہین
جا سکتی۔ تجکو اپنی زندگی پیاری ہے
یا اپنی مان کے کاغذات۔
لینور۔ مان کے کاغذات۔ زندگی
کا تو کچھ بھروسہ ہی نہین۔ آج نہین
تو کل موت آے گی کل نہین تو پرسون
لیکن مجھے اپنے قول کی دھنی جانو
مین بات نہین پلٹ سکتی۔ جان حاضر
ہے لے لو۔ لیکن کاغذات کا حال
نہین بتا سکتی۔
جیسن (ہاتھ مین پستول لے کر)
اچھا تو یہ بندوق ہے اور تو اُس کا
نشانہ۔ یہ ہے اور تیری جان۔
لینور۔ بندوق سے مارا تو کیا مارا۔
مین بزدلون کے ہاتھون سے مرون
شرم آتی ہے (پستول پکڑ کر) اس کو
رہنے دو۔ اگر مارنا ہے تو زہر دیدو
یا تلوار سے سر قلم کردو نہین تو منھ
نہ دکھاؤ۔ اُلٹے لوٹ جاؤ۔
جیسن۔ ابھی خیر ہے کاغذات کا
حال بتا دے نہین تو تیری حسب مرضی
تجھے موت نہ چھوڑے گی۔

لینور۔ مین نہین بتا سکتی۔ کہہ دیا۔
ڈنکے کی چوٹ یہ کہا رون گی۔ سولی پر
کہدون گی۔ مرتے مرتے کہدونگی
جو زبان سے نکل گیا وہ پلٹ نہین سکتا
جیسن اچھا تو لے یہ پڑیا لے اور
کھا کر بستر مرگ پر آرام کر۔
لینور (پڑیا لیکر) موت آ آج
ایک بزدل میرے سامنے کھڑا ہے
اور مین اُس کے دیے ہوے زہر
سے تیری آغوش عاطفت مین
لیٹتی ہون۔
اتنا کہہ کر وہ زمین پر لیٹ رہی
اور ہسین برڈوارڈ این پر لعنت
پھٹکار کرنے لگی۔ جیسن برڈوارڈ این
کی آنکھون مین خون اُتر رہا تھا لیکن
وہ ضبط کیے تھا سب سنتا رہا۔
تھوڑی دیر مین لینور نے زہر کی شیشی
اپنے پاس سے اٹھائی اور ہونٹون
کے پاس لے گئی۔

باب ۳۷

چاہ کن را چاہ درپیش

ناظرین۔ اس وقت تماشا نظارہ
کچھ اور ہی ہے۔ لینور آرمن کو ہم
زہر کی شیشی منھ مین لگائے ہوے

چھوڑ آئے تھے۔ اب دیکھیے کہ وہ کس انداز سے کھڑی ہے۔ زمین پر زہر کی شیشی ہے۔ اور وہ اس کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہی ہے ایک طرف تو وہ کھڑی ہوئی ہے دوسری طرف جبین بریڈ وارڈاین ہاتھ میں پستول لئے ہوے تصویر طلسم بنا ہوا کھڑا ہے۔

ایک عورت مسز اونیل جو باہر کھڑی ہوئی مکان کی وسعت اور رفعت کا اندازہ لگا رہی تھی۔ اندر چلی آئی اور اندر آکر لینور آرمن اور جبین بریڈ وارڈاین کے درمیان کھڑی ہو کر دونوں کی نظریں دیکھنے لگی۔

تھوڑی دیر وہ اسی طرح کھڑی رہی اور بعدہ جبین بریڈ وارڈ این سے بولی خبردار یہاں سے نہ ہٹنا یہیں کھڑے رہنا۔

(لینور سے اشارہ کرکے) تم جاؤ اور یہ پستول جو زمین پر پڑا ہوا ہے اُٹھا لو۔ لینور نے بے چون وچرا کئے ہوے پستول اُٹھا لیا۔

جبین بریڈ وارڈاین نے یہ معاملہ دیکھا تو وہ اس عورت سے بولا وہ او عورت تو کون ہے یہاں کیوں آئی

مسز اونیل۔ میں وہی عورت ہوں جو بہت دنوں سے تمھارے تعاقب میں ہے۔ میں تمکو اچھی طرح جانتی ہوں۔ تمھاری نس نس رگ رگ سے واقف ہوں۔ میں معمولی عورت نہیں ہوں ابھی کیا ہے آیندہ چلکر معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں۔ تم نے اس بیچاری عورت (لینور کی طرف اشارہ کرکے) کو پھانس لیا ہے۔ میں ابھی اسے چھڑا لیتی ہوں۔ خبردار اپنی جگہ سے نہ ہٹنا چاقو ہاتھ سے چھوڑ دو (لینور سے) مس ارمن ادھر آؤ تم کو نشانہ لگانا معلوم ہے۔

لینور۔ ہاں ہاں۔

مسز اونیل۔ پستول میں گولی بھر لو میں جاتی ہوں۔ ابھی اس مردود کے ہاتھ سے چاقو چھینے لیتی ہوں اور ہاتھ پاؤں باندھ کر چھوڑے دیتی ہوں اگر یہ کچھ چین چپڑ کرے تو نشانہ لگا دینا۔

اتنا کہہ کر وہ جبین بریڈ وارڈاین کے قریب آئی اپنے گھر سے رسا نکالا دوشالہ اُتار ڈالا اور اُس سے بولی۔ لاؤ ادھر ہاتھ ابھی ہاتھ پیر باندھ ڈالے دیتی ہوں تم مجھے مسز اونیل

سمجھتے ہو۔ میں معمولی عورت نہیں۔ اگر میرا کہنا نہ مانا اور ذرا بھی چون چرا کی تو سمجھ لینا کہ خیریت نہیں۔ اسوقت تمھارا کوئی ہاتھ بٹانے والا نہیں۔

جیمس بریڈوارڈاین نے جب یہ کیفیت دیکھی اور اپنا کوئی مددگار وغمگسار قریب نہ دیکھا۔ تو مایوس ہوکر اُسے مسزاونیل کا کہنا ماننا ہی پڑا وہ دل ہی دل میں ڈرتا تھا کہ اگر اس نے کچھ بھی چون وچرا کی تو ہنڈرا حل کردیا جائے گا۔

مسزاونیل نے اُسے باندھکر ڈال دیا۔ چاقو ہاتھ سے لے لیا اور مس آرمن سے بولی۔ اب چلنے کی طیاری کرو۔ (جیمس بریڈوارڈاین سے) بچہ جی پڑے پڑے سڑو۔ اور بیگناہ عورت کو ستاؤ۔ اگر تحصیلی کی تلاش ہے اور کچھ دم داعیہ ہے تو مجھ سے لو۔ عورت ذات پر ہاتھ چلانا کس عقلمند نے بتایا ہے۔

جیمس بریڈوارڈاین۔ اسوقت شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا وہ اپنے دانت کٹکٹا کٹکٹا کر رہ جاتا تھا لیکن بے بس تھا کچھ کر نہ سکتا تھا اور دل ہی دل میں مسزاونیل کو کوستا تھا۔

وہ وہاں سے چلنے لگی اور اُسی کے ساتھ لینور آرمن بھی ہوگئی اور وہ لینور سے بولی۔ وہ کیا اس شخص نے تمھارے اوپر بہت ظلم کیے۔

لینور۔ نہیں تو وہ خود کچھ کچھ دل میں ڈرتا تھا۔

مسزاونیل۔ تو پھر بھلا زہر کیوں کھانے لگی تھیں۔ جب تم اُسے ایسا بزدل جانتی تھیں تو تم نے خود یہ بزدلانہ حرکت کیوں کرنا چاہی۔ خیال کرو لینور آرمن

لینور آرمن۔ آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہے۔

مسزاونیل۔ جس طرح مجھے اسکا نام معلوم ہے۔ اسی طرح تمھارا نام بھی جانتی ہوں۔

اتنا کہہ کر مسزاونیل اور لینور آرمن نیچے اُتریں تو وہاں لینور نے مسزاونیل کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہنے لگی۔ ”میں آپ سے ایک بات کہتے ڈرتی ہوں

مسزاونیل کہو۔ کیا کہتی ہو۔ ڈرتی کیوں ہو۔

لینور۔ میرے خیال میں تو آپ نیل تھیرسٹ ہیں اور عورت کے بھیس میں ہیں۔

مسزاونیل۔ ہاں میں نیل تھیرسٹ خفیہ سراغرسان ہوں۔

لینور - کیا آپ مجھے اپنے ساتھ
لے جائیں گے -
نیل منہیرسٹ - ہاں لینور مجھے
تم سے کچھ کہنا ہے - میری گاڑی نزدیک
ہی کھڑی ہے -
لینور - میں اس وقت تھکی ہوئی ہوں
خیر گاڑی تک تو چلی ہی چلوں گی -
نیل منہیرسٹ - میرا ہاتھ پکڑ لو -
لینور نے نیل کا ہاتھ پکڑ لیا - یہاں
تک کہ دونوں گاڑی کے پاس پہونچے
اس میں سوار ہو کر روانہ ہوئے گاڑی
چلتے چلتے شاہراہ عام پر پہونچ گئی
وہاں لینور اس سے بولی - مسٹر نیل
میری تھکاوٹ تو بڑھتی ہی جاتی ہے -
نیل نے جواب دیا گاڑی ٹھہرا کر
شراب لے آؤں - ایک گلاس پی لو -
تو طبیعت ٹھکانے ہو جائے -
لینور - نہیں نہیں کچھ ضرورت نہیں -
نیل اس کے کہنے سے رک گیا
اور گاڑی بڑھی - تھوڑی ہی دیر کے بعد
لینور کی حالت خراب ہونے لگی تو
اُس نے پانی مانگا -
نیل نے گاڑی روک لی اور
اُتر کر شراب لینے چلا گیا تھوڑی دیر
میں واپس آیا تو اس کا چہرہ غصہ سے
تمتما رہا تھا -
ناظرین آپ جانتے ہیں نیل منہیرسٹ
کی حالت یکایک کیوں متبدل ہو گئی
وجہ یہ ہے کہ گاڑی میں اُس نے
کسی کو نہ پایا - خانہ بالکل خالی ہی تھا -

باب ۳۸

گرفتاری کا بیڑا

ہوٹل کی عمارت کے کمرے میں
فرانسس فرارس بیٹھا ہوا ہے اسکے
سامنے میز پر کاغذات پھیلے ہوئے
ہیں اور وہ انھیں کو خوب غور سے پڑھ
رہا ہے - یہ کاغذات نیل منہیرسٹ
کے ہیں وہ ان کے پڑھنے میں مشغول
تھا کہ کوئی دروازہ کھول کر اندر آگیا
اس نے آنکھ اُٹھائی تو دیکھا کہ نیل منہیرسٹ
آرہا ہے - نیل کو آتے دیکھکر اُس نے
تمام کاغذات میز پر سے ہٹائے - نیل
آکر کرسی پر بیٹھ گیا ادھر اُدھر کی
باتیں کیں اپنی سرگذشت اور لینور
کے فرار کی کیفیت گوش زد کی کہ اتنے
ہی میں دروازہ پھر کھٹکھٹایا گیا -
نیل نے اُٹھکر کواڑ کھولے تو ابن جاسلین
کو دیکھا - ابن جاسلین اندر آیا -
فرانسس فرارس اور نیل سے مصافحہ

کر کے کرسی پر بیٹھا تو باتوں باتوں میں نیل بنبھرسٹ نے اپنی سرگذشت سرتاپا سُنادی۔ ذرا سا بھی حال کہنے کو چھوڑ نہ رکھا۔ جیمین برہڈ وارڈ این کے مکان پر اپنی رسائی۔ جیمین بربڈ وارڈ این کی آمادگی قتل۔ لینور کی خوفزدگی۔ اس کی حفظ جان جیمین بربڈ وارڈ این کی اسیری اپنی اور لینور کی روانگی لینور کی بیماری اور فراری غرضکہ سب کہہ ڈالا تو رابن جابلین اور فرانسس فرارس پر لینور کی دغابازیاں سنکر عالم حیرت طاری ہوگیا۔ وہ لوگ ایک طرف تو اس کی ان ہوشیاریوں کی تعریف کرتے تھے اور دوسری جانب اس کی گرفتاری کی تدبیریں لڑاتے تھے نیل بنبھرسٹ خود لینور کی دھوکا دہی کا معرف تھا اس نے فرانسس فرارس سے کہا۔ مسٹر فرانسس فرارس میں تو لینور کی چالاکیوں سے دنگ رہ گیا اب تم جاؤ اسے اپنے شکنجہ اسیری میں گرفتار کرو۔

فرانسس فرارس بھی اپنی مقدرت آزمائی کے لیئے تیار ہوگیا اور اکیلے ہی اس کو تلاش کرنے کے لیئے کمر باندھی۔ تھوڑی دیر میں نیل بنبھرسٹ وہاں سے اُٹھا اور مس اور اڈ رانڈ کے یہاں جانے لگا۔ اس کے اُٹھنے کے بعد ہی رابن جابلین بھی چلا گیا تو پھر فرانسس فرارس نے نیل بنبھرسٹ کے کاغذات نکالے اور اُن کو یکے بعد دیگرے پڑھنا شروع کیا پڑھ کر پھر کاغذ جیبوں کے تیئوں رکھ دیئے اور کوٹ پہن کر چلد یا چلتے چلتے وہ اُسی مقام پر آیا جہاں سے لینور نیل بنبھرسٹ کا ساتھ چھوڑ کر مفرور ہوئی تھی۔ وہ اسی کے گرد و نواح میں گشت لگانے اور اس کو تلاش کرنے لگا۔

باب ۳۹

قطع امید

لینور جیمین بربڈ وارڈ این سے رہائی پاکر نیل بنبھرسٹ کو دغا دیچکی اس کو مفرور ہوے ایک ہفتہ گذر چکا ہے۔ تینوں خفیہ سراغرساں اس کی تلاش میں سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ اس کی جستجو میں دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھتے اپنی سی ہر جگہ کر چکے لیکن اس چالاک نازنین کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ اس نے ان تینوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے انگلی پر نگنی کا ناچ نچا یا

لیکن ان کی ایک بھی نہ چلی۔ کہیں دال نہ گلی۔

اس وقت ان نیتون کی کیفیت اس صیاد کی سی ہو رہی تھی جسکے ہاتھ مین شکار آ کر نکل جائے۔ اب سنئے کہ نیل ہتھیرسٹ کے مشورہ کے بموجب مسٹر ڈرانڈ اپنی بی بی کو تبدیل آب ہوا کی غرض سے باہر لے گیا اور مس اورا کو مکان پر تنہا چھوڑ گیا۔ لیکن اس کے لئے ہر قسم کے آرام و آسایش کا سامان مہیا کر دیا۔

مسٹر ڈرانڈ نے ایک نوکر اپنے ساتھ لے لیا اور کئی خادمائین مس اورا کے لئے چھوڑ دین۔ ان خادماؤن مین ایک بیوہ عورت بھی تھی یہ بڑی ہوشیار اور طرار تھی۔

صبح کا وقت ہے۔ آسمان پر بدلی چھائی ہے۔ سردی کڑاکے کی پڑ رہی ہے۔ ناک سے رومال نہین چھوٹتا۔ مس ڈرانڈ اپنی نشستگاہ مین بیٹھی ہوئی ناشتہ کر رہی تھی۔ وہ جنا۔ بانون کے متعلق دل ہی دل مین کچھ سوچ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوکر اپنے ہاتھ مین کئی خط لئے ہوے اندر داخل ہوا

مس اورا نے خطوط لے لئے اور کھولکر پڑھنا شروع کیا۔ ان مین ایک خط نیل ہتھیرسٹ کا پایا۔ ایک اپنے باپ مسٹر ڈرانڈ اور ایک مس ننا کا۔ نیل کا خط پڑھکر وہ کچھ خوش ہوئی۔ لیکن ننا کا خط پڑھنے سے اس کے چہرے پر رنج کے کچھ آثار نمایان ہونے لگے۔ جب اس نے اپنے باپ کا خط پڑھا تو اس کو نہایت ملال ہوا ہم اس خط کا نفس مضمون درج ذیل کرتے ہین۔

مقام سینٹ لوئی

پیاری بیٹی۔ ہم لوگ یہان آرام زندگی بسر کر رہے ہین تمھاری مان کی طبیعت رو بہ صحت ہے۔ ہم لوگون کو ابھی یہین زیادہ قیام کرنا پڑیگا ایک معاملہ ایسا درپیش ہے جو تمکو رقم کرتے ہوے مجھے افسوس معلوم ہوتا ہے لیکن چھاتی پر پتھر رکھکر لکھتا ہون۔

مس اورا نے اتنا پڑھا ہی تھا کہ اس کا دل گھبرانے لگا اس نے خط رکھدیا۔ لیکن پھر اٹھا کر پڑھنے لگی۔ وہ مین نے تم سے کبھی اپنے خاندان کا تذکرہ نہین کیا تھا آج بتاتا

ہوں کہ میرے ایک بھائی تھے۔ کل میرے پاس بھائی کے لڑکے کا خط آیا جس سے معلوم ہوا کہ بھائی اب بقید حیات نہیں اور اُس نے اپنے لڑکے کو میری سپردگی میں چھوڑا ہے یہ شخص ابھی نوجوان ہے اور میری جائداد کا انصافاً اور قانوناً حقدار ہے۔ میرے بعد جائداد کا وہی وارث ہوگا۔

اگر میرے بھتیجے کا خط نہ آتا تو اس حالت میں بھتیجی کو میراث ملتا لیکن اب چونکہ اس کا پتہ لگ گیا ہے اس لئے تم کو میری جائداد سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ میں تم کو ایسے ذرایع مہیا کردوں گا جس سے تمکو ایک معقول آمدنی ہوجائے اور تمھاری زندگی آرام سے بسر ہوسکے میری رائے میں تمھاری شادی ہوجانا چاہیئے۔ میں بھتیجے کو تمھارے پاس بھیجتا ہوں۔ دونوں میل ملاپ سے رہنا۔ کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے۔ جس سے دونوں میں سے کسی کی بھی دلشکنی ہو۔ بھتیجے کا نام چارلس ڈرانڈ ہے

تمھارا پدر صادق

جیمس ایل ڈرانڈ

مس اورانے یہ خط پڑھا تو اُسکے ہوش اُڑ گئے۔ خط ہاتھ سے گر پڑا۔ اس کی اس وقت عجیب کیفیت تھی وہ اٹھی۔ میز کا خانہ کھول کر ایک شیشی نکالی اور اپنے ہونٹوں میں لگائی اس کے بعد پھر رکھدی اور میز کے پاس آکر کہنے لگی۔ "آج جمعہ ہے اور آج ہی چارلس ڈرانڈ آنے والا ہے۔

اتنا کہہ کر اس نے سب خط حفاظت سے رکھ لئے صرف تنا کا خط جلتی ہوئی آگ میں ڈالدیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی خادمہ لارا سے جرڈس باورچی کو بلایا۔ وہ آئی۔ اُس سے اپنے باپ کے خط کا تذکرہ کیا تو معلوم ہوا کہ مسز جرڈس کے پاس بھی ایک خط آیا تھا۔ مس اورانے اس سے یہ خط مانگا تو اس نے کہا کہ میں بھجوادونگی۔ وہ اتنا کہہ کر چلی گئی اپنے کام میں مشغول ہوگئی اور خط کا بھیجنا بھول گئی۔

باب ۴۰

سیر بازار

آج جمعہ کا دن ہے مس ڈرانڈ کے یہان چارلس ڈرانڈ اسکا چچازاد بھائی آگیا ہے وہ اسکی خاطر تواضع مین مشغول ہے دونون ایک کمرے مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین۔ دونون مین گفتگو ہو رہی تھی کہ کسی نے گھنٹی بجائی گھنٹی کا جواب مس ڈرانڈ نے دیا کہ تنا اینن آؤ یہ آکر کمرے مین داخل ہوئی۔ دونون سے بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین۔ بعدہ مسٹر چارلس ڈرانڈ مسٹر ڈرانڈ اپنے چچا کو خط لکھنے کے لیے چلا گیا تو مس اینن نے مس ڈرانڈ سے بڑی دیر تک گفتگو کی اور مسٹر چارلس کو شہر دکھانے اور کپڑا خریدنے کے لیے کہا چارلس ڈرانڈ جب دوبارہ کمرے مین آیا تو تینون گاڑی مین بیٹھکر چلدیے۔ ان کی عدم موجودگی مین مسز رچرڈس اور لارا سے کچھ باتین ہوئین بعدہ دونون اپنے اپنے کام مین مشغول ہوگئین۔

ادھر سنئے کہ جب مس ڈرانڈ کی گاڑی سڑک پر پہونچی تو تینون وہان اُترے۔ جو دکان کپڑا خریدنے رہے کہ راستہ مین انھین تین آدمی ایک پاس کھڑے ملے یہ تینون آپس مین باتین کر رہے تھے کہ مس تنا ان سے کترا کر اور ایک کا ہاتھ جھٹک کر جلدی سے آگے بڑھ گئی۔

اس کے ہاتھ جھٹکنے پر وہ شخص اپنے دونون ساتھیون سے بولا۔ دیکھو مسٹر فرادس (انگلی اٹھاکر) وہ تو مس تنا اینن جا رہی ہے اور اسی کے ساتھ مس اورا معلوم ہوتی ہے۔ مس اینن فورڈھم کی بھتیجی ہے

مسٹر فرادس نے نظر اٹھائی تو تنا کی طرف غور سے دیکھنے لگا جب پھر رابن جاسیلن پوچھنے لگا۔ یہ رہتی کہان ہے

فورڈھم۔ کون۔

رابن۔ ہان۔

فورڈھم۔ مس اورانتا کے مکان پر

ان تینون مین باتین ہو ہی رہی تھین کہ ادھر مس تنا اینن وغیرہ سیر کرچکین سب تھک گئی تھین اسلیے مسز روڈگرس کے مکان پر جا کر رک گئین

باب ۱۴۱

مقصد برآری

رابن جابیلن - مسٹر فراس اور مسٹر فورڈھم تینوں نے مس این چارلس ڈرانڈ اور مس ڈرانڈ کو بازار کی سیر کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت بھی رابن جابیلن مسٹر فراس اور مسٹر فورڈھم کے ساتھ گلگشت کر رہا ہے۔ مسٹر فورڈھم تو تھوڑی دیر کے بعد چلا گیا یہ دونوں سراغرساں تنہا رہ گئے۔ اس وقت ان کے پاس کوئی اور موجود نہیں۔ ان دونوں میں گفتگو چھڑی ہوئی ہے فورڈھم چلتے وقت رابن جابیلن اور فراس کے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کر تا گیا لیکن فراس بالکل عدیم الفرصت تھا۔ اسی لئے اُسنے اپنے نجانے کا ارادہ رابن جابیلن پر منکشف کیا۔ تو رابن نے اسکی وجہ دریافت کی۔

فراس نے لینور کے تجسس کا سبب بیان کیا۔ اس کے بعد دونوں نے نیل سنیپرسٹ کی بابت گفتگو کرنا شروع کی اور تھوڑی دیر بعد فراس رابن جابیلن کو تنہا چھوڑ کر اپنی قسمت آزمائی کے لئے چلدیا۔

فراس چلتے چلتے اسی مقام پر پہونچا جہاں نیل نے گاڑی روک کر شراب خریدی تھی اور جہاں سے لینور آرمن روپوش ہوئی تھی۔ وہ اِدھر اُدھر گھوم کر وہاں سے آگے بڑھا تو ایک مکان پر آیا جہاں وہ اندر داخل ہوا اور کوٹھے پر چڑھا جب سب زینے طے کر چکا تو ایک دروازہ کے پاس آیا اور گھنٹی بجائی گھنٹی بجانے پر اندر سے ایک شخص باہر آیا جس سے فراس نے کچھ باتیں کیں اور تھوڑی دیر بعد اندر داخل ہوا دالان میں تھیٹر کے چند ایکٹر بیٹھے ہوئے تھے اور انھیں میں مالک تھیٹر بھی تھا۔ یہ مکان مسٹر جف کا ہے یہاں فراس کئی روز سے متواتر آرہا ہے اور صحبت رقص و سرود میں شریک ہوتا ہے اس سے یہاں کے لوگوں سے گہری ملاقات ہوگئی ہے اور مسٹر جف تو لنگوٹیا یار ہی ہوگیا ہے۔ مسٹر فراس آج کئی آدمیوں کا انتظار کرتے کرتے سو گیا اور جب وہ لوگ آگئے تو اس دالان کے

اندرونی کمرے میں جا کر برآمدہ میں بیٹھ گئے۔ یہ لوگ قمار باز تھے اور انھیں کی تاک میں فرارس بیٹھا ہوا تھا جب یہ لوگ برآمدہ میں جا کر بیٹھے تو ایک آدمی نے گذرگاہ کا دروازہ بھیڑ لیا۔ فرارس یہ سب کیفیت دیکھتا رہا۔ اس وقت دالان میں وہی اکیلا موجود تھا وہ اٹھا گذرگاہ کے بھڑے ہوئے دروازوں میں چپکے سے قفل لگا کر جب کے نخلیہ والے کمرے کے صحن میں داخل ہوگیا۔ وہاں ایک گرجا نما کمرہ بنا ہوا تھا اور اس کی کھڑکیوں سے روشنی آرہی تھی اس مکان میں دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں ایک پڑھ رہی تھی اور دوسری سینے میں مشغول تھی۔

فرانسس فرارس نے ان دونوں کو دیکھ لیا ان دونوں عورتوں میں ایک بڑی خوبصورت عورت تھی دونوں فرانسس فرارس کو دیکھ کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں ناظرین ان میں سے ایک عورت لینور آرمن ہے۔

باب - ۲۴

بھید بنیہ چل گیا

فرانسس فرارس لینور آرمن کے کمرے میں داخل ہونے کے لئے ترکیبیں لڑا رہا ہے۔ اسی اُدھیڑبن میں وہ کمرے کی طرف بڑھا اُسے دیکھ کر لینور آرمن اُٹھی۔ وہ اُٹھنے ہی نہ پائی تھی کہ فرانسس فرارس دونوں عورتوں سے مخاطب ہوا۔

"مجھے تم دونوں سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔ کیا میں اندر آسکتا ہوں وہ اتنا کہہ کر کمرے میں داخل ہی ہوگیا لینور اسکو دیکھ کر سکتے میں رہ گئی اس نے اس کا پتہ و نام و نشان دریافت کیا تو اس نے جواب دیا یہ بعد کو معلوم ہو جائے گا۔ پہلے مجھے ضروری باتیں کر لینے دو۔"

لینور نے اس کو بڑی تعظیم سے بٹھایا اور باتیں کرنے کی اجازت دی تو فرارس نے اپنی جیب سے چند کاغذات نکالے یہ کاغذات اُسے جیمس برینڈوارڈ کے تھیلے میں ملے تھے۔ اس نے یہ کاغذات لینور کو دکھائے اور پوچھا کہ یہ سب کس کے لکھے ہوئے ہیں۔

لینور نے کاغذات اپنے ہاتھ میں
لے لیئے ان میں چند خطوط تھے وہ پوچھنے لگی
یہ خط آپ کو کہاں سے دستیاب ہوئے
یہ تو میری ماں کے معلوم ہوتے ہیں۔
فرارس۔ جیمس برڈوارڈاین سے
لینور۔ (متعجب سے) جیمس برڈوارڈاین
کیا آپ اس شخص سے واقف ہیں
فرارس۔ ہاں۔
لینور۔ آپ سے اس سے کس طرح
ملاقات ہوئی۔ کیا یہ آپ کا کوئی دوست
ہے۔
فرارس۔ نہیں جانی دشمن ہے۔
اتنا کہہ کر فرارس نے اس کے
ہاتھ میں دو فوٹو دیئے جسے دیکھکر
لینور کہنے لگی۔ یہ تو میری ماں کا فوٹو
ہے کیا خطوط کے ساتھ اس کا فوٹو
بھی شامل تھا۔
فرارس۔ ہاں۔ یہ انھیں خطوں
کے ساتھ مجکو ملا تھا۔ لینور دوسری
تصویر کو پہچانتی ہو۔
لینور۔ تصویر کو ہاتھ میں لیکر غور سے
دیکھنے لگی اور بولی۔ اس کو میں نے
کہیں دیکھا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ
کون ہے۔
فرارس۔ یہ تمھارے باپ کا فوٹو ہے

تم نے اسے اپنے عہد شیر خوارگی میں
دیکھا ہوگا۔
لینور۔ کیا آپ میرے باپ کو جانتے ہیں
مجھے ان کا حال بتا سکتے ہیں؟
فرارس اس بات پر چپ ہو رہا
تو لینور نے کہا۔ آپ نے اپنا حال
نہیں بتایا کہ آپ کون ہیں کیا یہ مجھ
ہی سے کہنے والا حال ہے۔
فرارس۔ نہیں نہیں میری سرگذشت
ہر ایک شن سکتا ہے۔
لینور۔ تو پھر کہیئے۔
فرارس اپنی سرگذشت شروع
ہی کرنے کو تھا کہ وہاں مسٹر جف آپڑا
اور فرارس کو دیکھکر پوچھنے لگا۔
فرارس تم یہاں کہاں۔
فرارس نے کچھ ایسی باتیں بتائیں
کہ مسٹر جف کچھ نہ بولا اور اس نے اپنی
سرگذشت سنانا شروع کی آخر میں
کھلتے کھلتے یہ حال کھلا کہ جس شخص
کے مقدمہ کی تلاش میں یہ تھا اسی کی
پوتی لینور آرمن ہے۔ وہ بڑی دیر تک
اپنا حال بیان کرتا رہا جسے سنکر لینور آرمن
وغیرہ نہایت متعجب ہوئے اور سب حال
سنکر لینور نے اس سے پوچھا۔ سب
حال تو بتا دیا اب آپ یہ بتایئے کہ

آپ خفیہ سراغ رساں ہیں۔
فرارس نے جواب دیا ہاں۔ لینور
دیکھو میں نے سنا ہے کہ تم ایک ہفتہ
ہوا اپنے ایک شفیق صادق کو چھوڑ کر
مفرور ہوئی ہو۔ اسی شخص نے تمکو جیسن بریڈ
کے ہاتھوں سے بچایا۔ وہ تم کو اپنی حفاظت
میں بھی لے لیتا اور نہایت خوش خلقی سے
ہمیشہ پیش آتا لیکن تمھاری بعض باتیں
کیا کہوں۔ خیر تم مسٹر ہیتھرسٹ کو اپنا دشمن
نہ خیال کرو وہ تمھارا سچا دوست ہے۔
لینور۔ مسٹر فرارس۔ سچ
فرارس۔ بالکل سچ۔ میرے کہنے
میں سر مو مبالغہ نہیں وہ تو وہ رابن جابین
بھی تمھاری رہائی کے لئے کوشاں ہے
جب تک ان دونوں کا بس چلے گا
اس وقت تک یہ دونوں تمکو گرفتار
نہ ہونے دیں گے اور جیسن بریڈ و اڈاین
کے ہاتھوں سے بچائیں گے۔ تم میرا
کہنا صحیح جانو۔ شک ہو تو مسٹر جف
سے پوچھ لو۔ یہ دونوں بڑے مشہور ہیں
بے انصاف نہیں تمھیں بیگناہ سمجھتے ہیں

باب ۴۳
پوشیدہ تلاشی

مس اورا ڈرانڈ بازاروں کی
سیر کر کے لوٹ آئی۔ وہ اپنے گھر میں جا بیٹھی
اور مسز رچرڈس آکر اُس سے باتیں
کرنے لگی۔ مس اورا اُس وقت تھکی
ہوئی تھی اس پر نیند کا غلبہ طاری تھا
چاہتی تھی کہ کسی طرح مسز رچرڈس باتیں
بند کر دے تو وہ سوئے۔ مس رچرڈس
نے بھی دیکھا کہ اس پر غنودگی طاری
ہو رہی ہے اس لئے اس نے پوچھا۔
مس اورا۔ آج تمھاری طبیعت
کیسی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سر میں
درد ہو رہا ہے۔
مس اورا نے جواب دیا۔ ہاں
مسز رچرڈس، میرے سر میں شدت سے درد
ہو رہا ہے کچھ نیند بھی معلوم ہوتی ہے
مسز رچرڈس اٹھکر اس کا سر
دبانے لگی اور دوسری طرف لارا
نے ایسی باتیں کرنا شروع کیں جس سے
مس اورا کو نیند آجائے اور سو جائے
تھوڑی دیر تک تو یہی کیفیت رہی
بعدہ مسز رچرڈس لارا سے بولی۔
"لارا تم اب جاؤ آرام کرو"۔
لارا تو یہ منا رہی تھی وہ سنکر اٹھی
اور آرام کرنے کے لیے چلی گئی۔ اسکے
جانے کے بعد مسز رچرڈس بھی چپکے سے
سرک گئی اور مس اورا کو تنہا سوتی ہوئی چھوڑ گئی

آہا۔ ناظرین اس وقت مس اورا
کی کیفیت دیکھیئے معلوم ہوتا ہے کہ
کوئی جنت کی حور لیٹی ہوئی ہے۔ اسکے
ادھر اُدھر لیمپ اور فانوسین روشن ہین
جس سے اس کے چہرے پر دگنی رونق
برس رہی ہے۔ اس وقت دیکھیئے
اس کے پاس کوئی موجود نہین۔ گھڑی
ٹک ٹک ٹک ٹک کر رہی ہے ایک
شخص برآمدہ کا دروازہ چپکے چپکے
کھول رہا ہے۔ یہ مرد خایا اپنا منھ چھپائے
ہوئے اور اپنے ہاتھ مین ایک فانوس
لیئے ہوئے اندر داخل ہوا اور دروازہ
بدستور بند کردیا۔ یہ فانوس لیکر مس اورا
کے پاس آیا اور آنکھین پھیرون اس کی
چارپائی سے دور جا کھڑا ہوا۔ برآمدے
مین آیا اور وہان فانوس رکھ دی۔
اس کے بعد وہ مس ڈرانڈ کے پاس
آیا چپکے سے اس کے سرہانے بیٹھ گیا۔
اور آہستہ سے اس کا سر اٹھانے لگا۔
سر کے نیچے ایک تکیہ تھا۔ اُس نے
تکیہ الگ نکال لیا۔ تکیہ کے نیچے
ایک کنجی کا گچھا رکھا ہوا تھا۔ اُس نے
یہ گچھا اٹھا لیا اور پھر تکیہ رکھکر اس کے
اوپر مس ڈرانڈ کا سر رکھدیا کنجی کا گچھا
لے کر وہان سے ہٹ آیا اور کمرے
کی ہر چیز اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگا سب
چیزین علیحدہ علیحدہ اٹھا کر لین اور پھر وہ
مقفل صندوق کھولنے کو چلا ہر ایک
صندوق کھولا۔ کسی مین ہیرے جواہرات
زمرد یاے۔ کسی مین بیش بہا اور
گران قدر پوشاکین۔ کسی مین طرح طرح
کے قیمتی کھلونے۔ کسی مین خاص مس اورا
کا سنگار دان قصہ مختصر اُس نے
کوئی صندوق باقی نہ چھوڑا۔
ہر صندوق کی ذرا ذرا سی چیز دیکھی
اور پھر اسی طرح بند کرکے مناسب
جگہ پر رکھدی۔ وہ پھر اٹھا اور
الماریان کھولنے لگا۔ الماریون کی
آرایش اور بناوٹ دیکھکر دنگ
ہوگیا۔ ان مین عمدہ عمدہ اشیا رکھی
ہوئی تھین بعض مین مس اورا ڈرانڈ
کے پڑھنے کی کتابین تھین۔ یہ کتابین
معمولی نہ تھین بلکہ ایک ایک کتاب
بیش قیمت اور ضخیم تھی۔ دوسری
الماری کھولی تو اس مین کئی صندوق
نکلے۔ صندوقون کو کھولا۔ اس کی ہر چیز
دیکھی۔ غرض یون ہی اس نے سارا
کمرہ چھان ڈالا اور ہر چیز کو جہان
رکھی تھی وہین رکھدیا اس کے بعد
وہ ایک کوٹھری مین آیا یہ کوٹھری

کیا تھی قابل دید اور عجائبات کا خزانہ۔ یہاں بڑے بڑے ٹرنک اور صندوق رکھے ہوئے تھے۔ اسنے انھیں کنجیوں سے سب کو کھولنا شروع کیا۔ ان صندوقوں میں ایک صندوق ایسا تھا جس میں کوئی کنجی نہ لگی وہ دل ہی دل میں خیال کرتا تھا کہ آخر سب صندوقوں کی کنجیاں تو لگگئیں اس کی کنجی کیا ہوئی۔

وہ اسی خیال میں غلطاں وپیچاں پھر مس اوراکے پاس آیا۔ اس کی گردن میں دیکھا کہ کئی ہار پڑے ہوئے ہیں۔ اس نے اس کی کرتی کھولی کرتی کے بعد ایک کرتہ تھا اسکے اندر ہاتھ ڈالا۔ اس کے نیچے بھی ایک قمیص تھی اس کے بٹن کھولے تو دیکھا کہ اس کے گلے میں تین چار موتیوں کے اور ایک سونے کا ہار پڑا ہوا ہے اسی کے ساتھ ایک اور زنجیر بھی تھی زنجیر میں دو کنجیاں تھیں وہ کنجیاں دیکھ کر خوشی کے مارے پھول اٹھا اور زنجیر لڑا کر وہ زنجیر اتار ہی لایا۔ زنجیر کی کنجیوں سے اسی صندوق کو کھولنے لگا اتفاق سے کنجی لگ گئی اور صندوق کھل گیا صندوق میں کئی سایہ نکلے سایہ کے نیچے ایک جامدانی کا صندوق نکلا اسنے یہ سب نکال کر دیکھے اور پھر ویسے ہی رکھدئے اور صندوق میں قفل لگا دیا اس کے بعد وہ وہاں سے اٹھا مس ڈورانڈ کے قریب آیا اور کنجیوں کا گچھا تکیہ کے نیچے رکھکر کنجیوں والی زنجیر بدستور اسے پہنا دی اور چپکے سے چلتا ہوا۔

اس کے جانے کے بعد ہی مس اوراڈورانڈ اپنی رات بھر کی غفلت کی نیند سے بیدار ہوئی اور بال سنبھال کر اٹھ بیٹھی۔ ادھر اُدھر دیکھنے لگی کھڑکی کے باہر سر نکالکر دیکھا تو معلوم ہوا سویرا ہے۔ وہ اٹھی فانوسیں بجھادیں لمپ گل کردئے اور باہر آئی ہاتھ منھ دھو۔ ایک صندوق کھول کر کپڑے بدلے اور اس طرح مہین پہنا کر وہ نیچے اُتری۔

اس وقت بڑا اندھیرا ہے سڑک پر کوئی آدمی نظر نہیں آتا مس ڈورانڈ کوٹھے سے اُتر کر سڑک پر آئی اور ایک طرف قدم بڑھا دیئے۔ ناظرین دیکھیے یہ اس کے پیچھے پیچھے کون جارہا ہے۔ نظر اٹھا تے دیکھیے جسطرف مس ڈورانڈ گئی ہے اسی طرف اس کا

بھی رنج ہے معلوم نہیں یہ کون ہے
دیکھیے دیکھیے مس ڈبر انڈا ایک تالاب کے
پاس پہونچی۔ اس نے نہیں معلوم کیا
چیز تالاب میں پھینک دی اور وہیں
ادھر ادھر گھومنے لگی۔ وہ شخص بھی
اس کے پیچھے پیچھے ہے معلوم نہیں
کہ یہ کون ہے۔

باب ۴۴ –
رہائی

جیسن برڈوارڈ اپنے اُسی کمرے
میں بیٹھا ہوا پڑا ہے لینور تو اسوقت
نیل بیتھرسٹ کے ساتھ چلی گئی لیکن
یہ مردخدا بے یار و مددگار پڑا ہوا ہے
مجبور ہے کچھ کر نہیں سکتا ہاتھ پاؤں
بیکار ہیں۔ آواز بھی کچھ کام نہیں دیتی
لینور کے جانے کے تھوڑی دیر بعد
مسز ہیرس مکان میں واپس آئی۔
اس کو اس وقت غصہ چڑھا ہوا تھا
وہ اسی طیش میں اندر آئی تھی کہ اسکو
اپنے سامنے ایک خط پڑا ہوا ملا۔
اس نے خط اُٹھالیا اور یوں پڑھنے لگی
مشفقہ۔ جس شخص نے اپنا نام
سینور کیبٹر و بتایا ہے وہ بڑا بدمعاش
اور مجرم ہے۔ اس نے آپ کو اور
آپ کے ساتھ والی عورت کو سخت
دھوکہ دیا اور آخرالامر کو قتل
کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اگر آپ
مکان میں آسے اور اپنے ہمنشین
کو نہ پائیے تو سمجھ لیجئے گا کہ سینور
نے اُسے قتل کرڈالا اور اگر آپ
سینور کو اکیلے پائیں تو جانئے گا کہ
وہ بچ گئی۔ آپ اس شخص سے
بچی رہیں ورنہ بڑی آفت میں
پڑ جائیں گی۔
آپ کا ایک خفیہ سراغرسان
مسز ہیرس اس خط کو پڑھکر
نہایت متعجب ہوئی کوٹھے پر گئی
اور لینور کو آواز دی تو اوپر سے
ایک آواز آئی یہ آواز کسی مرد کی
معلوم ہوتی تھی وہ آواز کے سہارے
سہارے گئی کمرے کا دروازہ کھولا
اور سینور کیبٹر کو کھڑا ہوا پایا تو بولی۔
سینور یہ کیا کر رہے ہو تم یہاں
کیسے آگئے۔ مس لینا وس کہاں ہے
سینور۔ خدا کے واسطے یہ کچھ نہ
پوچھو۔ اس وقت میری جان پر
بنی ہوئی ہے جلدی سے میری رسی
کاٹ دو۔
مسز ہیرس۔ کیا میری پیاری قتل ہوگئی

سینور۔ نہیں نہیں۔ وہ بھاگ گئی تم مجھے رہا کردو۔

مسز ہیرس۔ میں کچھ نہیں جانتی تم نے مجھے بھلا کیون چالیں چلیں۔ مجھے معلوم ہوگیا۔ ساری حقیقت کھل گئی۔ بڑے یا تنندے کیو بانیکر آئے تھے۔ بچہ سینا کو پڑے تڑے۔

سینور۔ دانت کٹکٹا کر رہ گیا اور پھر عاجزی سے کہنے لگا۔ تم مجھے جو چاہے لے لینا۔ مجھے چھوڑ دو۔

مسز ہیرس نے کچھ جواب ندیا تو بولا "شاید تمھاری بھی اس معاملہ میں کچھ سازش ہے۔

مسز ہیرس۔ مجھے اس سے کچھ مطلب نہیں ہے۔ مجھے اپنے کام سے کام ہے میں رشوت ستان نہیں ہوں خیر اگر ایسا ہی ہے مجھے تمھارے حال پر ترس آتا ہے۔ اگر یاد رہا تو کسی کو بھیج دوں گی۔ وہ تمھیں رہا کر دے گا۔

اتنا کہہ کر وہ پڑوس میں مسز مورس کے پاس چلی گئی جیمن برڈ وارڈ جکڑا بندھا ہوا پڑا رہا جب کوئی نہ آیا تو وہ مدد کے لئے چلاتا رہا لیکن کوئی نہ آیا اور جھنجھلا کر اٹھنا چاہا تو پیٹ سے گر پڑا اور ہائے ہائے کر کے دانت کٹکٹاکر کہنے لگا۔ اچھا تو سہی۔ تو نے مجھے اس فاحشہ آزار پہونچایا ہی مجھے رسی سے باندھ کر بند کیا ہے رہ تو سہی میں نے تیرا خون نہ پیا ہو تو جیمس برڈ وارڈ اپنا نام نہیں "۔

رات کے نو بجے ہیں پولیس کے تھانہ پر کئی سپاہی بیٹھے ہیں کہ کسی نے جا کر ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا۔ اُس نے کاغذ پڑھا اور کاغذ لانے والے کو لوٹا دیا۔

دس بجے کے قریب کئی سپاہی آئے اور انھوں نے جیمس برڈ وارڈ اپنی کو آزاد کردیا۔ اس طرح رہائی پانے کے بعد وہ ہمیشہ ہوشیار رہا اور اُسنے ایک نیا کام کرنا شروع کیا۔ اُسنے شہر کے اخبارات جمع کرنا شروع کئے اس کو مسٹر آرچیو لاڈرٹ کے قتل کی مفصل کیفیت معلوم ہوگئی۔ ایک روز وہ آرچیو لاڈرٹ کی ماں کے مکان پر گیا اور اس سے ایک سنگین معاملہ کے متعلق گفتگو کی۔

اب سنئے کہ ایک روز کیٹ سٹین کے مکان پر ایک شخص آیا اور مس سٹین سے کہنے لگا۔ میں مسٹر جابسلن کے

پاس سے آیا ہون - اُس نے مجھے ایک خط کے ہمراہ بھیجا ہے - یہ لو خط کیٹ سٹن نے خط پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص فرانسس فرارس رابن جاسیلن کا دوست ہے اور لینور آرمن کا بہی خواہ ہے - کیٹ سٹن اسوقت اپنے دل مین خوش ہوئی اور اُس سے لینور کی خیر و عافیت پوچھنے لگی تو فرارس نے جواب دیا - ہان وہ بخیر و عافیت ہے اس کا دل تم سے ملنے کو بہت چاہتا ہے - کسی روز جانا اور اس سے مل آنا -

کیٹ - کیا لینور شہر مین ہے - مسٹر فرارس مجھے نیل ہتھرسٹ سے ملنا ہے آپ کو معلوم ہے کہ وہ آج کل کہان ہین ؟

فرارس - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مین تمھین بتا نہین سکتا - جو کچھ کام ہو وہ میرے یار رابن جاسیلن کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے -

کیٹ - آپ سے ان سے دوستی تو ہے ہی اس لئے آپ سے بھی مجھے یہ چھپانا نہین صرف یہ ڈر ہے کہ کہین ارنیٹولڈٹ کی مان کو نہ معلوم ہو جائے اتنا کہہ کر وہ بیٹھ گئی اور اُس نے جیسن بریڈوارڈاین اور مسز آرنیٹولڈٹ کی ملاقات کا کچا چٹھا بیان کر دیا کہ کس طرح اس نے لینور کا تعاقب کیا کیسے وہ گرفتاری مین آئی اور کس طرح نیل ہتھرسٹ نے مسز ہیرس کے یہان لینور کو بچایا اُس نے یہ بھی کہہ دیا کہ جیسن بریڈوارڈاین نیل کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے -

مسٹر فرارس یہ سب بڑے غور سے سنتا رہا اور جب سب سن چکا تو بولا جیسن بریڈ ہی ہم لوگون کا دشمن جانی ہے لیکن اس کو لینور سے بھی عداوت ہے - اسی طرح دونون مین بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین تو مسٹر فرارس نے اس سے اثنائے گفتگو مین کہا -

"مس سٹن ایک بات کرو کسی طریقہ سے مجھے آرنیٹولڈٹ کے مکان کی کنجی دیدو -

کیٹ سٹن نے جواب دیا - اچھا دیکھا جائے گا کوشش کرون گی -

فرارس بولا - تو مین کنجی کے لیے کب آؤن اور کہان ملون -

کیٹ نے جواب دیا مین روز گرجا گھر جاتی ہون تم مجھسے وہین مل لینا - مین لینور کو بچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت

سوئین کرون گی یہ کام کیا میری تو اس کے لئے جان تک حاضر ہے۔

فرادس۔ مس سٹین ہم لوگون کا بھی یہی حال ہے تم کچھ اندیشہ نہ کرو مین آج ہی جیس بر بڈوارڈ این سے ملنے کی کوشش کرون گا اور اس سے سمجھ لون گا۔

اتنا کہہ کر فرادس کیٹ سٹین سے جدا ہو کر اپنے مکان چلا گیا اور کیٹ سٹین اپنے کام مین مشغول ہو گئی۔

باب ۴۵

بہروپ

ناظرین کسی گذشتہ باب مین آپ دیکھ چکے ہین کہ ایمن اکثر مس ڈرانڈ کو اپنے ساتھ ایک خاص جگہ لے جانا چاہتی تھی۔ اُس نے مس ڈرانڈ کو کئی مرتبہ ٹوکا اور آخرکار اس کی خواہش پوری ہوئی۔ مس ایمن چارلس ڈرانڈ کو اپنے ساتھ لے جانا نہین پسند کرتی جہان ایمن آج مس ڈرانڈ کو لے جانا چاہتی ہے وہ ایک سوانگ گھر ہے۔ یہان لوگ طرح طرح کے بہروپ بھرتے اور خوشیان کرتے ہین۔ مس ڈرانڈ اور مس ایمن چارلس ڈرانڈ سے بغیر کہے سُنے چپکے سے کھسک گئین اور یہ شخص مکان ہی پر رہا۔ دونون سوانگ گھر مین پہونچین اس محفل مین معمولی حیثیت سے لیکر امیر و غریب تک شامل تھے۔ یہان تک کہ ملکہ الزبتھ ملکہ اسکاٹ نپولین اور واشنگٹن تک موجود تھے۔ واعظ۔ بیرسٹر۔ عہدہ دار پوپ۔ غرضکہ ہر طرح اور ہر فرقہ کے لوگ اس مین ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے ہین۔ اسی بھیڑ بھاڑ مین دو نوجوان اور خوبصورت عورتین ہاتھ مین ہاتھ ملائے ہوئے گذرین تو سب کی نظرین انھین دونون کی طرف لگ گئین سب لوگ دل ہی دل مین دونون کی خوبصورتی کو سراہتے تھے یہ دونون باتین کرتی اور ہنستی کھیلتی باغ کی طرف گئین وہان اُن مین سے ایک بولی۔ سب جگہ تو ڈھونڈ چکین تمام کمرون مین دیکھ آئین لیکن وہ ابھی تک آیا نہین۔

دوسری۔ وہ یہان لارا کے بھیس مین آئین گے۔

پہلی۔ پھر۔

دوسری۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون ہے۔

پہلی۔ اس کے بعد کیا کرو گی۔

دوسری - اس کے بعد تمھاری
صلاح ہوں گی -
پہلی - بہن میں تمھیں اچھی طرح جانتی
ہوں مجھے معلوم ہے کہ یہاں کیا ہونیوالا
ہے - یہاں کشت و خون جنگ و جدل
اور جرم پر جرم ہونگے -
دوسری - تمھارا خیال غلط ہے - ایسا
نہیں ہوگا اور فرض کیا کہ ایسا ہوا بھی
تو تم پر آنچ نہ آنے پائے گی - خوف نہ
کرو میں موجود ہوں جو کوئی تم سے بولے
اس کو ٹھیک کر دینا -
پہلی - ہم اس کو ٹھیک کر دیں بھلا
ہماری کیا طاقت ہم خود ٹھیک ہو جائینگے
دوسری - بیوقوفی کی باتیں نہ کرو
ذرا نگاہ اٹھا کر دیکھو اور آ رہا ہے
ذرا دیکھنا کیا اچھا سوانگ ہے -
ایک طرف تو عفریت ہے اور دوسری
جانب ایک زاہد -
پہلی - دوپہر کو چلو تو ہم بھی حوروں
کا سوانگ بنیں - دوزخ اور بہشت
کے تماشے دکھائیں -
اتنا کہہ کر یہ دونوں کھڑی ہو گئیں
اور ادھر اور اپنا بہروپ بھرے ہوئے
آ رہا ہے - ان دونوں نے بھی حوروں کا
روپ بھرا - گانا بجانا شروع ہوا اور ان

دونوں حوروں نے تالی بجا کر گانا گایا
اور ادونوں حوروں کا عاشق بنا غرضکہ
یوں ہی کھیل کود ہوتا رہا - سب نے
رنگ رلیاں منائیں موجیں اڑائیں
سب اپنے اپنے رنگ میں مست تھے
سوانگ گھر بالکل سوانگ گھر ہی معلوم
ہوتا تھا کہ عفریت چلانے لگا - ہا ہا
وہ مارا شکار ہاتھ لگ گیا -
ایک حور نے پوچھا - کیوں کیوں
کیا ہوا کس کو پکڑا -
عفریت - قاتل کو گرفتار کر لیا -
ایلاتس سوارٹز کو پکڑ لیا دوری مارا دہ مارا
حور - سچ سچ کیا سچ -
عفریت نے جیب سے ایک تصویر
نکالی اور حور کو دکھلا کر کہا - دیکھو یہ
کس کی تصویر ہے - تم میرے ساتھ آؤ
دیکھو میں ایک عورت سے باتیں کرنے
کے لیے رک جاؤں گا وہی عورت
ایلاتس سوارٹز ہے -
حور - پھر یہ تو بتاؤ کہ تم اب کیا کرو گے
عفریت - میں اسکا تعاقب کرونگا
اس کے گھر تک ساتھ ساتھ جاؤنگا
اتنا کہہ کر اس عفریت نے یوں
بات بٹی اور اس سے بولا - یہ بتاؤ کہ
تم نے یہاں ملنے کا وعدہ کیوں کیا ہے

کیا تم اس عورت کو جانتی ہو۔
حور۔ ہاں۔
عفریت۔ تم نے یہ کیسے جانا؟
حور۔ کیا
عفریت۔ کہ قاتلہ عورت مسز ایلا کس سوارٹز
ہے۔
حور۔ میرا اکثر شبہ جاتا تھا مجھے اس کو
پہچانتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا اگر ثبوت
کی ضرورت ہو تو ٹھہرو۔
عفریت۔ تو مجھے اس کے تعاقب
کرنے کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔
حور۔ ہاں تو اب جاتی ہوں تمھارا دل
چاہے تو تم اس کا تعاقب کرو۔
عفریت۔ اچھا تو پھر میں جاؤنگا ہی مگر
یہ بتاؤ کہ تمھیں مکان کی کنجی ملی یا نہیں
حور۔ ابھی نہیں صبح ضرور ملجائے گی۔
عفریت۔ پھر تو پو بارہ ہیں۔
اتنا کہہ کر عفریت ایک طرف
نکل گیا اور حور بھی چلی گئی۔
ناظرین ہم آپکو زیادہ الجھانا
نہیں چاہتے مس اینن حور کے بھیس
میں ہے اور عفریت کے بھیس میں۔
مسٹر فرارس جس سے ملنے کا وعدہ مس اینن
پہلے ہی کر چکی تھی۔
نیل ہیتھرسٹ اپنے کمرے میں
دونوں ساتھیوں کے ساتھ باتیں کر رہا
ہے۔ ذرا ہی دیر میں سب کے سب
یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے
کہ آج ہی سے سب کارروائی شروع
ہوگی۔ قاتلہ کو گرفتار کرنا ہوگا یا سازش کنندہ کا
کی قلعی کھولنا پڑے گی اور سب کو
زیر حراست کرنا ہوگا۔

باب ۴۶

اسیری

مسز روگرس کا مکان ہے ۴ بجے
صبح کا وقت ہے باورچی خانہ میں
صرف باورچن جاگ رہی ہے لیکن
اس کے سوا سب غفلت کی نیند سو رہے
ہیں۔ باورچن اپنے کمرے کی کھڑکی سے
باہر جھانک رہی ہے کہ اسے ایک آدمی
دکھائی دیا۔ یہ آدمی روز یہاں
اس وقت آیا کرتا اور باورچن سے
باتیں کیا کرتا تھا۔ آج بھی بدستور آیا ہے
اس کی آمد و رفت کی خبر مسز روگرس
کو ذرا بھی نہیں ہے اس وقت وہ شخص
باورچی کی بیوی سے کیا کہہ رہا ہے۔
دروازہ کھول دو سب معاملہ طیار
ہے باہر ساتھی کھڑے ہیں۔ اس نے
اس کو چپکے سے دروازہ کھول دیا

اور یہ شخص اندر گیا اس کے ساتھ اِدھر اُدھر گھوما اور پھر لوٹ کر اپنے ساتھیوں کو بلایا یہ سب مسلح ہو گئے ان لوگوں نے اپنی اپنی کمر کسی ہاتھ مین پستول لیا۔ یہ چار شخص تھے۔ ان مین سے ایک باہر کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا ایک اندر کوٹھے پر جانے والے دروازہ پر اور ایک راستہ مین۔ بہادر رابن جابلین بہادرانہ پوشاک پہنے اور ہاتھ مین پستول لئے ہوئے اوپر گیا اور کمرے کے دروازون مین ایک ایسا جھٹکا دیا کہ قفل ٹوٹ کر الگ گر پڑا اور دروازہ کھل گئے۔ اس وقت اسکے چہرے کی عجیب کیفیت ہے صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہے۔ یہ اپنی ننگی تلوار ہاتھ مین لئے ہوئے کمرے مین داخل ہوا اور ایک پستول کا فیر گیا کمرے مین چھ مرد اور ایک عورت تھی۔ مردون مین مسٹر فورڈھم بھی شامل ہین اور یہ عورت مس ایمن ہے رابن جابلین نے دوسرا وار فورڈھم کی طرف کیا اور ڈپٹ کر بولا خبردار جو کوئی بھی یہان سے ہلا۔ اب کوئی شخص باہر نہین نکل سکتا ورنہ ایک تلوار مین سب کا سر قلم ہوگا۔

کمرے کے لوگون نے بھی وار روکنا چاہا اور فورڈھم نے ایک پستول چلایا تو رابن جابلین گر پڑا گیا لیکن پھر کمر ہمت چست کر کے اُسنے نیل ملتھیرسٹ کو آواز دی۔ آواز سنکر نیل ملتھیرسٹ مسٹر فرارس بھی آموجود ہوئے سب نے ہتکڑیون بیڑیون سے پانچ مردون کو گرفتار کر لیا اور ایک مس ایمن کو۔

مس ایمن تم بھی یہان ہو دیکھو ابھی لئے چلتا ہون۔

مس ایمن۔ کہان لے جاؤ گے۔

فرارس۔ انگلینڈ جہان سے بھاگ کر آئی تھین۔

فورڈھم نے جب یہ سنا تو وہ اُٹھا اور دوسرا وار کرنے کو تھا کہ نیل ملتھیرسٹ نے ہاتھ سے دھکا دیکر اس زور سے پستول چلایا کہ فورڈھم بے حس و حرکت گر پڑا۔ اور اس کے سخت چوٹ آئی وہ پھر نہ اُٹھ سکا۔ نیل ملتھیرسٹ اس کے پاس بیٹھا رہا اسی وقت ایک ڈاکٹر بلایا گیا جس نے فورڈھم کی حالت دیکھی اور جان بچ جانے کا اطمینان دیا۔

ادھر مسز روگرس نے یہ کیفیت اپنے کمرے مین سنی اور وہ یہان آئی

تو ان لوگون نے اس کو بھی زیر حراست
کر لیا اور پولیس اسٹیشن کو لے چلے۔

باب - ۷۴

(دپانچون انگلیان گھی مین)

ناظرین - ادھر سنئے کہ مسٹر ڈرانڈ
کو ایک تار نیل بنہیرسٹ کا پہونچا۔
جس مین اُس نے مسٹر ڈرانڈ کو فوراً
بلایا تھا۔ مسٹر ڈرانڈ تار دیکھتے ہی
وہان سے روانہ ہوا اور شہر مین پہونچا
تو اپنے مکان پر نہ گیا بلکہ ایک ہوٹل
مین ٹھہر گیا۔ اتفاق سے نیل بنہیرسٹ
سے ملاقات ہوگئی دونون سے مصافحہ
ہوا تو نیل نے ڈرانڈ سے اسکی بی بی
کی حالت دریافت کی۔

مسٹر ڈرانڈ نے یہ سوال سُنا تو
اُس کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔
اور کہنے لگا۔ مسٹر نیل کیا کہون
مسز ڈرانڈ اچھی ہو چلی تھین کہ ایک
روز طبیعت پھر بگڑ گئی تھی مین نے
ڈاکٹر کو بلوایا اُس نے دوا دی لیکن کچھ
آرام نہ ہوا تمھارا تار پہونچا تو مین اُنکو
خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر چلا آیا۔

نیل نے یہ سنکر اظہار افسوس کیا
تو مسٹر ڈرانڈ نے کہا طبیعت نہ پریشان
کرو۔ یہ بتاؤ کہ تمھارا کام کیسا چل رہا ہے
نیل نے جواب دیا۔ اچھا چل رہا
ہے۔

مسٹر ڈرانڈ۔ آخر کچھ حال بھی تو کہو۔

نیل۔ اس کی داستان بہت طویل
ہے۔ مین ڈاکٹر ہیل کے مکان پر چلتا ہون
وہین ساری کیفیت بیان کرون گا۔
جاسیلن اور فرارس کو آ لینے دیجیے۔

اتنے ہی مین جاسیلن اور فرارس
بھی آگئے اور نیل سب کے ساتھ ڈاکٹر
ہیل کے مکان پر پہونچا۔ ڈاکٹر ہیل نے
سب کی خاطر تواضع کی اور نیل سے پوچھا
دو کہو بھائی کیا حال چال ہے کیا کر
دھر آئے۔

نیل - بہت کچھ

ہیل - آخر

نیل - آپ کے مطلب بھر۔

ہیل - کیا ہوا۔ کہین آرتھو لارٹ کی قافلہ
کا پتہ چلا بھی کہ نہیں ؟

نیل۔ پتہ تو چل گیا۔ مگر

ہیل۔ مگر چہ معنی دارد۔

نیل۔ پھر بتاؤن گا۔

ہیل۔ اچھا تو پھر بھی بتاؤ کہ کیسے پتہ چلا

نیل نے مفصل کیفیت بیان کرنا
شروع کی اور سب حال سر سے پیر تک

سنا دیا کہ کس طرح لینوز نے اس کو
چکمے دیئے اور کیسے وہ پاگل خانہ سے
مفرور ہوئی۔ نیل بذات خود ڈاکٹر برٹن
کے مکان پر کیونکر پہونچا۔ کیسے ڈاکٹر آسٹن
سے ملا اور فیرلی میں ژاہن جاسیلن سے
کس طرح ملاقات ہوگئی۔ جو ان دنوں
جان اسکوارٹز کی قاتلہ کی تلاش میں
مصروف تھا۔ اور سرزمین یورپ کی
خاک چھان کر امریکہ آیا تھا۔ کس طرح
فرارس سے ملاقات ہوئی اور کیسے ژاہن جاسیلن
کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جان اسکوارٹز
کی قاتلہ آرٹبولڈٹ کی بھی قاتلہ ہے۔
نیل نے تمام کاغذات ڈاکٹر ہیل
کو دکھائے جو وقتاً فوقتاً اُسے دستیاب
ہوئے تھے۔ غرضکہ اس نے اپنی بپتی
اور جمین برٹیوارڈین کی رام کہانی
بھی سنادی یہ چاروں شخص خوب غور سے
سن رہے تھے تو ڈاکٹر ہیل نے پوچھا
تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے۔
نیل نے جواب دیا۔ صرف یہ ثابت
ہوجائے کہ ایلائس سوارٹز اور لینوز آرمن
ایک ہی عورت ہے پھر پانچوں انگلیاں
گھی میں ہیں۔

باب - ۴۸

نیل بتہیر سٹ مسٹر ہیل کی نشستگاہ
میں بیٹھا ہوا اب بھی اپنی سرگذشت
سنا رہا ہے۔ اور سب لوگ بڑے
غور سے سن رہے ہیں اس نے اسطرح
اپنا حال کہنا شروع کیا۔
"ژاہن جاسیلن نے بھی تلاش
کی اور اس کو کچھ کچھ پتہ چلا اب میں
تھوڑا سا حال قاتلہ کی نسبت بتاؤنگا
میں نے اپنے معلومات اور شبہ جات
ژاہن جاسیلن سے مخفی نہیں رکھے سب
بتا دیئے۔ یہ مکان ایک عورت نے
بورڈنگ ہاؤس کے لیے خرید کیا تھا
اب سنیئے آرٹبولڈٹ کے مکان میں
لوگ رہتے تھے۔ اس کے بعد
ژاہن جاسیلن تو شہر میں مکان کی تاک
لگائے رہے اور میں نے تین ماہ متواتر
فیرلی میں قیام کیا۔ جب میں فیرلی سے
لوٹا تو میرے پاس آرٹبولڈٹ کی
ایک محبوبہ دلنواز کا خط آیا۔ جسمیں
اس نے مجھے بلایا تھا۔ اس عورت
کا نام مس اورا ہے۔ اسی کے والد جو
ہمارے دوست مسٹر جمیس ڈانڈ ہیں۔
وکیل بھی اسی جگہ موجود تھا وہ

یہ سنکر مسٹر ڈرانڈ کا منہ تاکنے لگا لیکن
مسٹر ڈرانڈ کچھ نہ بولا اور ہنبل نے پھر
یوں داستان چھیڑی -

"وہ مس ڈرانڈ کے ساتھ ایک
عورت مس اینی رہتی تھی میں ان دونوں
کی صحبت میں دیدہ و دانستہ رہ چکا تھا
مجھے اس صحبت سے یہ تجربہ حاصل ہوا
کہ جب میں مس ڈرانڈ کے بلاتے
پر اس کے یہاں گیا تب مس اینی
وہاں نہ تھی - اس سے ملنے کے قبل
میں مسٹر ڈرانڈ سے مل چکا تھا - اور
انھیں کی اجازت سے اُس کے پاس
گیا - ان دنوں مسز ڈرانڈ کی حالت
بڑی خراب تھی - میں اُسکی تیمارداری
کرتا رہا - میں نے اُن کی دوا کی
شیشی اُٹھا کر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اسمیں
زہر ہے - میں نے فوراً تاڑ لیا کہ مسز ڈرانڈ
کو زہر دیا گیا ہے - میں نے ڈاکٹر وزنگ
کو لاکر زہر کی شناخت بھی کرادی -
میں نے یہ حال مسٹر ڈرانڈ کو سنایا تو یہ
اپنے ساتھ مسز ڈرانڈ کو لے کر
ایک نوکر کی ہمراہی میں باہر چلے گئے
اور وہاں علاج کیا - میں نے مس ڈرانڈ
سے مس اینی کا تذکرہ کیا اور پوچھا کہ
وہ کہاں ہے تو اس نے بہانہ کر دیا

کہ وہ دھوکہ دے کر چل دی
اور اسی لئے میں اُسے اب رکھنا
نہیں چاہتی - اُس نے میرے پاس
یہ چٹھی مخض مس اینی کو مشتبہ سمجھنے
کے لیے بھیجی تھی اور خود دیکھنا چاہتی تھی
میں نے مس ڈرانڈ سے مس اینی کا
پتہ پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ مسز روگرس
کے مکان میں رہتی ہے - اس کے
بعد میں نے مس ڈرانڈ سے مس اینی
کے خود نوشتہ کاغذات مانگے جن کے
دینے کا اُس نے مجھسے وعدہ کر لیا -
اتنے میں مس اینی آگئی اور میں مصلحتاً
وہاں سے ہٹ گیا اور دونوں کی
باتیں چھپ کر سنتا رہا - اب سنئے کہ
دو روز بعد میں اس کے مکان میں
پھر آیا - جس عورت کی نگرانی میں
مسٹر ڈرانڈ نے اپنا مکان چھوڑا تھا
اس سے مجھسے ربط و ضبط ہو گیا تھا -
اسی عرصہ میں مس ڈرانڈ نے میرے
پاس مس اینی کے خود نوشتہ کاغذات
بھی بھیجدئے تھے - ایک روز مس ڈرانڈ
نے اسی عورت مسز رچرڈس کو بلا بھیجا
اس کے پاس چند خطوط آئے تھے
جن میں ایک مسٹر ڈرانڈ کا خط بھی تھا
اس نے یہ خط مسز رچرڈس کو دکھلایا

اس میں مسٹر ڈرانڈ نے اپنے نئے وارث اور بھتیجے چارلس ڈرانڈ کے شہر آنے کا تذکرہ کیا تھا۔ جس روز یہ خط پہونچا اسی کی شام کو چارلس ڈرانڈ بھی شہر میں وارد ہوا اور مس ڈرانڈ نے بڑی خاطر و تواضع کی اور تعظیم و تکریم سے مہمان نوازی کی۔ مسز رچرڈس نے ایک پھٹا ہوا خط زمین پر پڑا دیکھا اور اٹھا کر جیب میں رکھا۔ یہ خط مس ایمن کا لکھا ہوا ہے اور فی الحال میری تحویل میں ہے۔ چارلس ڈرانڈ کے آنے کے دوسرے روز مس ایمن اس کے مکان پر آئی۔ مس ایمن کے پاس ایک کپڑے کی تھیلی تھی۔ وہ مس اورا کو لیکر بازار کی سیر کو چلی گئی اور جب واپس آئی تو دیکھا کہ اسکی جیب کتری ہوئی ہے اور تھیلی غائب مس ڈرانڈ آکر کمرے میں سو رہی۔ مسز رچرڈس بھی وہیں موجود تھی اسی اثنا میں میں کمرے میں داخل ہوا تو سب چیزوں کی پوشیدہ تلاشی لی کچھ دیکھنے کو باقی نہ رکھا میں نے الماریاں صندوق وغیرہ سب کھول کر دیکھے اور بعدہ بدستور بند کر دیئے۔ اسی درمیان میں ایک جامدانی کا صندوق ملا اس میں ایک کپڑا رکھا تھا جس سے نمایت ہوتا تھا کہ آرنیولڈٹ کی فائلہ مس اوراہی ہے۔

مسٹر ہیل یہ سنکر متعجب ہوئے۔ ڈاکٹر آسٹن پر بھی عالم حیرت طاری ہوا لیکن ہیل نے زبان نہ روکی اور پھر کہنا شروع کیا۔

دو وہ تھیلیوں میں ایسے خطوط بھرے ہوئے تھے جن سے مس ڈرانڈ اور آرنیولڈٹ کی محبت آمیز خط کتابت کا پتہ چلتا تھا۔ اسی تھیلی میں کئی جلے ہوئے خط تھے اور ایک آدھ تصویر بھی تھی جب اسے میری اس کارروائی کا علم ہوا تو خود بچنے کے لیے اس نے مس ایمن کو مشکوک بنانے کی کوشش کی۔ اس نے مجھے ایک جعلی خط مس ایمن کی طرف سے بھیجا خط وغیرہ سب میں نے اپنی جیب میں رکھے اور شناخت شدہ جواہرات اپنی تحویل میں کیے۔ اس کے بعد میں کمرے سے نکل آیا۔ صبح ہوتے ہوئے مس ڈرانڈ سو کے اٹھی جامدانی کا صندوق ایک تالاب میں پھینک کے مگر واپس آئی وہ سمجھی تھی کہ صندوق میں وہ کاغذات رکھے ہوئے ہیں۔

جن سے وہ مجرم ثابت ہوتی تھی اور اسی لئے اس نے صندوق پھینک دیا تھا لیکن وہ دھوکا کھا گئی۔ سب کاغذات میرے پاس تھے۔

مسٹر ہیل میں آپ سے تذکرہ کر چکا ہوں کہ کاؤنٹس آرٹیولڈٹ کی جان ایک نئے ہتھیار سے لی گئی۔ میں نے صندوق سے کنجی کا گچھا اور وہی ہتھیار نکال لیا ہے۔ یہ کنجیاں مسز روگرس کے مکان میں لگ سکتی ہیں۔

جب سامعین نے یہ کیفیت سنی تو وہ غریق بحر تحیر ہو گئے جیمس ڈرانڈ بھی اچنبھے میں رہ گیا لیکن نیل پھر یوں گویا ہوا۔

"ابھی معاملہ ختم نہیں ہوا۔ مس ایڈن کی جیبی نوٹ بک کھو گئی یہ میرے ہاتھ لگی۔ اس میں ایسے نوٹ درج ہیں جو مس اورا نے دھمکی دینے کی غرض سے آرٹیولڈٹ کو لکھے تھے۔

اس کے بعد نیل نے اپنی جیب سے ایک تھیلی اور اس میں سے کاغذ کا ایک گٹھا نکالا۔ اس نے مس ایڈن اور خوڈھم کی خط کتابت دکھائی گئی خط مس ڈرانڈ کے لکھے ہوئے دکھائے اور بولا۔

"دیکھئے حضرات۔ اورا ڈرانڈ نے مسٹر ڈرانڈ کو دھوکا ہی نہیں دیا بلکہ بالکل تباہ کر دیا۔

یہ سنکر مسٹر ہیل مسٹر ڈرانڈ سے بولا۔

"کیوں صاحب آپ کی مرضی ہے کہ اورا ڈرانڈ زیر حراست کی جائے

مسٹر ڈرانڈ نے ایک نہایت پیچیدہ جواب دیا جسے نیل بہتیرسٹ سمجھ نہ سکا تو ہیل سمجھانے لگا۔

اس کا گرفتار ہونا مسٹر ڈرانڈ کے لئے باعث ملال ضرور ہوگا لیکن بتائیے کہ آرٹیولڈٹ کی ماں کا کیا حشر ہوگا۔ وہ تو قاتلہ کے خون کی پیاسی بیٹھی ہے۔ میرا جو کچھ فرض تھا وہ کر دیا قاتلہ کا پتہ لگا دیا۔ مجھے آرٹیولڈٹ کی ماں سے نہ تو ہمدردی ہے اور نہ اورا ڈرانڈ سے دشمنی۔

مسٹر ہیل۔ نیل خفا نہ ہو میں تمھارا مطلب خوب سمجھتا ہوں۔

مسٹر ڈرانڈ۔ بیشک نیل۔ تم سچ کہتے ہو۔ اس معاملہ میں انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ اور یہی میرا بھی منشا ہے

مسٹر نیل "دیکھئے۔ اب کی مرتبہ اگر وہ ہاتھ سے نکل گئی تو پھر میرے گرفتار کئے نہ ہو سکے گی۔ اگر میں اسے

ایک اور سنگین قتل کا مجرم ثابت کردون تو آپ دنگ رہ جائینگے جب تک آپ لوگ طے نہ کرینگے اس وقت تک مین اسے گرفتار نہ کرونگا۔ آیئے۔ ننا اینن کا بیان سن لین۔ دیکھئین وہ کیا کہتی ہے۔

باب - ۴۹

ننا کی داستان

نیل ہتھیرسٹ - ڈاکٹر ہیل - ڈاکٹر آسٹن وغیرہ کے ساتھ مس اینن کے پاس آیا۔ مس اینن اس وقت اخبارات کا مطالعہ کر رہی تھی۔ اُس نے نیل وغیرہ کو آتے دیکھا تو اخبار رکھدیا اور کھڑی ہوگئی اور نیل سے پوچھنے لگی۔

"کیا آپ کو مسٹر ڈرانڈ جانتے ہین۔

نیل - ہان مجھے ان سے جان پہچان ہے۔ وہ لینور آرمن کا سرپرست ہے ڈاکٹر آسٹن وغیرہ تمھارا بیان سننے کے لیے آئے ہین کچھ معلوم بھی ہے کہ مسٹر فرارس کیون آئے ہین؟

اینن - "مین خوب جانتی ہون - اتنا کہکر مس اینن بیٹھ گئی اور سب کو اپنی کیفیت سنانے لگی۔

صاحبو - نیل ہتھیرسٹ کے کہنے سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ لوگ میری سرگذشت سننا چاہتے ہین - مین آپ لوگون کا حکم ٹال نہین سکتی اور آپ سے اپنی کیفیت مخفی رکھنا نہین چاہتی اس لیئے سنئیے۔

"فرارس کا منھ تاک کر" مجھے یہان لورپول سے آئے ہوے دو برس سے زیادہ عرصہ ہوا - میرا مقام پیدایش کناڈا ہے لیکن مین نے اپنا عہد طفلی یورپ مین صرف کیا - وہان سے مین امریکہ آئی پھر فرارس کی طرف دیکھکر جس جہاز پر سوار ہوکر مین آئی تھی اسی مین مسٹر ڈرانڈ اپنی بی بی اور دختر سمیت مس اورا ڈرانڈ کے ساتھ سوار تھا مین نے مس اورا کو پہلے پہل اسی طرح دیکھا - اور رفتہ رفتہ جب پھر ملاقاتین ہوئین تو ہم دونون مین اس قدر ربط ضبط بڑھا کہ آخرکار اورا میرے ہی کہنے پر چلنے لگی جب مین نیویارک مین آئی تو کوئی ہمنشین نظر نہ آیا اور مین ایک تھیٹر مین شامل ہوگئی ایک روز راستہ مین مین نے اورا ڈرانڈ کو جاتے ہوئے دیکھا مین اس کا پیچھا کرتی ہی کو تھی کہ ایک مرد اس کے ساتھ ہوگیا اور دونون ایک ہوٹل مین چلے گئے مین انتظار کرتی رہی کہ وہ باہر نکلے تو اس کو اپنے گھر لے چلون ایک روز مین نے

اُسے بلالیا - تو معلوم ہوا کہ اس کا نام مس اوراڈرانڈ ہے یتیے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے لیکن پھر سنا کہ اس کو مسٹر ڈرانڈ نے متبنے کیا ہے۔

اس کے بعد جارج فورڈھم سے ملاقات ہوگئی اور مجھ سے اُن سے بڑا ربط ضبط بڑھ گیا جتنی کہ میں ہر وقت انھیں کے ساتھ رہتی تھی مجھسے اُن سے اس وقت ملاقات ہوئی جب یہ نیویارک کی سیر کرنے کے لئے آئے تھے جسوقت یہ شکاگو واپس گئے میں بھی انھیں کے ساتھ چلی گئی۔

ایک روز میں نے پھر اوراڈرانڈ کو تخلیہ میں اس شخص کے ساتھ دیکھا جو اُسے نیویارک کی سڑک پر ملا تھا اور جس کا نام آرٹیولڈٹ ہے اب میں نے فورڈھم کو آرٹیولڈٹ سے ملاقات پیدا کرنے کی پٹی پڑھائی اور خود مس اوراڈرانڈ پر اپنا اعتبار جمانا شروع کیا - ادھر جب میں نے دیکھا کہ فورڈھم سے مجھ سے راہ و رسم کم ہوتی جاتی ہے تو میں نے دوسری ترکیب لڑائی میں اوراڈرانڈ کے پاس گئی اور اس کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی تو اُسے میری درخواست منظور کرنے میں تامل ہوا - میں نے ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کی لیکن نہ معلوم کیا وجہ تھی کہ اوراڈ مجھسے متنفر رہتی تھی۔ حالانکہ نفرت کرنے کا بظاہر کوئی خاص سبب نہ تھا۔

اب سنئے کہ کلیرنس آرٹیولڈٹ ایک اور عورت پر شیفتہ اور گرویدہ ہوگیا اور اوراڈرانڈ کی طرف سے اس کی محبت روز بروز کم ہوتی گئی مسٹر فورڈھم کو میرے ساتھ ڈرانڈ کے مکان پر رہنا اچھا نہ معلوم ہوا تو وہ آرٹیولڈٹ سے جا ملا اور اُس سے بڑی دوستی پیدا کی اوراڈرانڈ نے آرٹیولڈٹ کی نظر اپنی طرف سے پھری دیکھی جارج فورڈھم اور اسکی دوستی کا علم ہوا تو اس نے کئی مرتبہ فورڈھم سے تخلیہ میں ملاقات کی یہ بات میرے ناگوار خاطر گذری۔

مجھے فورڈھم کی ساری کیفیت معلوم ہوچکی تھی اوراڈرانڈ چاہتی تھی کہ فورڈھم اس سے اور آرٹیولڈٹ سے ربط ضبط قائم کئے رہے اور دونوں میں الفت دیرینہ پیدا کرنے کی کوشش کرے لیکن آرٹیولڈٹ تو دوسرے کے اوپر شیفتہ ہو ہی چکا تھا۔ اس نے ڈرانڈ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

ادھر فورڈھم اور اوڈرانڈ پر لٹو ہو رہے تھے۔ میں نے یہ کیفیت دیکھی تو جارج فورڈھم کے خلاف کارروائی کرنا شروع کی اور اوڈرانڈ مجھسے مجتنب رہتی تھی بولنا تک ناگوار گذرتا تھا وہ میرا ساتھ چھڑانا چاہتی تھی۔ یہ حال دیکھ کے فورڈھم کے چپتے اور بھی تیز ہوے اور وہ معمول سے زیادہ اُن کے یہاں آنے جانے لگے فورڈھم نے مجھے اور اکا ساتھ چھوڑ دینے اور نیل اور فرادس کے خلاف کوشش کرنے کی صلاح دی۔ میں نے اسے بھی منظور کرلیا مجھ سے اور فرادس سے پہلے مرتبہ نیویارک میں ملاقات ہوئی۔ اب سنئیے کہ ایک روز معلوم ہوا کہ مسٹر ڈرانڈ کے مکان میں نقب زنی ہوئی ہے اور دس ہزار کے ڈالر غائب ہیں یہ ڈالر مس اوراکی تحویل میں تھے مگر مجھے نہیں معلوم کہ اسے کیسے مل گئے جس روز نقب زنی کی خبر سنی اسی روز میں نشست گاہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ نیل منچسٹ آرتھولاٹ کے ساتھ وہاں آگئے۔ میں تو آرتھولاٹ کو پہچانتی تھی جب مجھے مس ڈرانڈ کے مکان پر نیل منچسٹ کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو میں ڈر گئی۔ میں نے مس ڈرانڈ سے جتا دیا تھا کہ اس کے یہاں خفیہ سراغرسان آنے والا ہے میں تو نیل کے آنے سے ڈر رہی رہی تھی کہ مس ڈرانڈ نے میری کیفیت دیکھ لی اور مجھے میرے دسوں ہزار ڈالر دے دیئے اسی گڑبڑ میں مجھے اور اوڈرانڈ سے چند خطوط ملے جو اُس نے آرتھولاٹ کو بھیجے تھے اس میں دھمکی آمیز مضمون بھی لکھے ہوے تھے۔ میں مس اور اوڈرانڈ سے جدا ہوئی تو پھر میں نے آرتھولڈٹ کی شادی کی خبر سنی شادی کے کئی روز قبل ایک دن وہ چپکے سے مس آرمن کے پاس پہونچی یہ عورت وہی ہے جس پر آرتھولاٹ اپنی جان قربان کرتا تھا اور جس کے ساتھ شادی ہونے والی تھی مس اوڈرانڈ فورڈھم کی سازش سے اُسکے پاس گئی تھی اور اسکے دل میں تو اسوقت آتش حسد بھڑک رہی تھی اُس نے مس آرمن کو پھانسنے کی کوشش کی ایک روز میں شادی ہونے والے مکان میں گئی اور ان کی کنجیاں ساتھ لیتی آئی۔

اس کے بعد مس اوراکے کمرے
مین گئی وہان سے پلٹ کر اپنے کمرے
مین آئی تو کنجیان جیب مین نہ پائین
مین نے کنجیون کی بڑی تلاش کی آخرکار
ہوتے ہوتے وہ اوراڈرانڈ کے
پاس نکلین - مین دل مین کھٹک گئی
آخرکار آرٹھولڈٹ کی شادی کا دن
آگیا - مین اور مسٹر ڈرانڈ دعوت مین
شریک ہوئے لیکن اوراڈرانڈ نے
بہانہ کردیا میرا دل اس پر بھی کھٹک
گیا اور مین سمجھ گئی کہ کچھ نہ کچھ دال
مین کالا ضرور ہے - اسی روز مین نے
آرٹھولڈٹ کے قتل کی خبر سنی اور مین
سمجھ گئی کہ یہ سب مس ڈرانڈ کی
کارستانی ہے - اس مین لینیور کا قصور
نہین - میرا دل ہی سے یہی خیال
رہا اور اب بھی یہی ہے -

اتنا کہہ کر ننا نے اپنی داستان
ختم کردی اور بولی نیل منتھرسٹ اس
قتل کے سراغ کا انعام تو تجھے ہی ملتا
لیکن کیا بتاؤن کہ ثبوت نہین ملتا تھا -
اور یون تو صاف ظاہر ہی ہے کہ
قاتلہ اوراڈرانڈ ہے - تمہین معلوم کہ
کس نے میری تھیلی اور نوٹ نکال لئے
ورنہ آپ کو اور اور چیزین دکھاتی -

نیل منتھرسٹ یہ سنکر بولا - تھیلی
اور نوٹ یا سب میرے پاس ہے اس مین جو کچھ
رکھا تھا اب بھی موجود ہے -

ننا اینن نے جواب دیا - اسوقت
اگر مین آزاد ہوتی تو تم کو مدد دیتی
اور زمین آسمان کے قلابے ملاتی -

نیل نے کہا - بیشک تمکو آزادی ملیگی -

ننا - کیا آپ عدالت مین میرے
خلاف کھڑے ہونگے -

نیل - بیشک -

ننا - (فرارس سے) اور آپ

فرارس - ہان بطور گواہ کے پیش ہونگا -

ان تینون مین باتین ہوتی رہین
تو ڈاکٹر ہیل نے نیل سے کئی سوالات
کئے جس کا جواب نیل نے دیا - اسکے
بعد ہیل نے نیل سے پوچھا -
وونس ڈرانڈ کی سزا کیا ہوگی -

نیل - فرارس سے پوچھیے -

ہیل - (فرارس سے) آپ ہی بتائیے -

فرارس - اگر انگلینڈ مین ہوئی تو
موت کی سزا ہوگی -

ہیل - پھر تو مقدمہ انگلینڈ ہی مین
ہونا چاہیئے - مین بھی مسٹر فرارس
سے اس راے مین متفق ہون ننا کہ
آپ سے مناسب سزا ملے لیکن اگر وہ بھاگ

نکلنے کی کوشش کرے تو کیا ہوگا؟
نیل۔ بھاگ سکتی ہے مجال کیا کہ اب چون بھی کر سکے۔
ہیل۔ پھر مقدمہ انگلینڈ ہی میں اچھا رہیگا
نیل۔ مسٹر ہیل آپ کو یاد ہوگا کہ جاپان بھی ایک عورت ایلائس سوارٹز کی تلاش میں ہے جس نے خاوند اور اُسکی بہن کو مار ڈالا تھا۔
ہیل۔ ہاں ہاں۔
نیل۔ اور ڈرانڈ ہی ایلائس سوارٹز ہے
ہیل۔ پھر جاؤ دیر نہ کرو مس ڈرانڈ کو گرفتار کرو۔
نیل۔ ابھی جلدی نہیں کرنا چاہیے وہ اور جرم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

باب ۵۰

اقبال جرم

آدھی رات کا وقت ہے۔
جیمس ڈرانڈ کا سارا مکان کھائیں کھائیں کر رہا ہے محافظ خانہ کے کمرے میں مسز رچرڈس خاموش بیٹھی ہوئی ہے اس وقت مکان بھر میں تاریکی چھائی ہوئی ہے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا آسمان پر صرف اِدھر اُدھر تارے چھٹکے ہوئے ہیں۔ چاند کی روشنی پھیکی پڑ گئی ہے۔ ایک کمرے میں مسٹر ڈرانڈ کا بھتیجا چارلس ڈرانڈ لیٹا ہوا گہری نیند لے رہا ہے اس کو اس وقت نہ تو دنیا کی فکر ہے نہ عقبےٰ کی۔ دیکھیے کمرے کا دروازہ کس نے کھولا دیکھیے دیکھیے کوئی پردہ اُٹھا کر دبے پاؤں اندر آ رہا ہے۔ آئیں یہ کون ہے رات کو دکھلائی نہیں دیتا۔ کیسے بتائیں کون ہے۔ دیکھیے یہ شخص خاموشی سے چلا آ رہا ہے۔ اب تو یہ صاف کوئی عورت معلوم ہوتی ہے مس ڈرانڈ ہے اس نے اپنی جیب سے کوئی چیز نکالی ہے اب غور سے دیکھیے وہ کیا کر رہی ہے جیب سے کوئی چیز نکال کر چارلس ڈرانڈ کی چارپائی کے قریب آئی اور جھک کر اس کی ناک میں سنگھانے لگی۔ چارلس تو اسوقت گھوڑا بیچکر سویا ہی تھا اُسکو مطلق خبر نہیں ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے۔ دیکھیے مس ڈرانڈ اپنی کمر سے کوئی چیز نکال رہی ہے۔ دیکھیے وہ ہٹ کر دیکھنے لگی سامنے دیکھا تو معلوم ہوا کہ نیل ہنفری سٹ فرارس وغیرہ بہت سے آدمی باتیں کرتے ہوئے آ رہے ہیں وہ یہ مجمع دیکھکر سہم گئی خوفزدہ ہوئی اور دل میں

یہ کہہ کر کہ اب تو مرنا ہی ہے تلوار نکال کر چارلس پر مارنا چاہتی تھی کہ نیل بنتھم سٹ نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا۔

"خبردار ہاتھ روک کر"

اور اڈرانڈ یہ سنتے ہی زمین پر گر پڑی اور نیل بولا ایلائس سوارٹز اب تو بچکر کہاں جاتی ہے تجھے پکڑ لیا تو نے اپنے خاوند اور اس کی بہن کو قتل کیا آرٹیولڈٹ کو مارا اور اب چارلس کو مارنا چاہتی ہے۔ تو نے مسٹر ڈورانڈ کو دھوکا دیا تباہ کر دیا مس این کو دھوکا دے کر پھنسانا چاہا۔ سارا بھانڈا پھوٹ گیا مس این نے سارا حال صاف صاف کہہ دیا۔

مس ڈرانڈ کے منہ سے اس وقت آواز نہ نکلتی تھی وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولی۔

ہاں میں بھی اقبال کرتی ہوں میرا نام ایلائس سوارٹز ہے مجھے حسد نے ہر جگہ تباہ کیا۔ حسد ہی کی وجہ سے میں نے اپنے خاوند اور اس کی بہن کو نذر اجل کیا۔ اس کے بعد میں مسٹر ڈورانڈ کے یہاں آئی اور اس کے یہاں رہنے لگی آرٹیولڈٹ سے محبت پیدا ہوگئی لیکن یہاں بھی حسد نے پیچھا نہ چھوڑا آرٹیولڈٹ لینور آرمن پر فریفتہ ہوگیا۔ دونوں کی شادی ٹھہر گئی لیکن افسوس میں آہ میں نے مس آرمن کو قتل کرنے کے لیے ترکیب کی تھی اسی لئے میں جھکڑ شادی والے روز نہیں گئی اور وہاں مس آرمن کے بجائے دھوکے سے پیارے آرٹیولڈٹ اپنے محبوب جان نواز کو قتل کر ڈالا آہ میں نے لینور کی محبت توڑنا چاہی تھی اور اسی لئے لینور کو قتل کرنے کی میری خواہش تھی آرٹیولڈٹ کے قتل کرنے کا سان گمان بھی دل میں نہ تھا۔

جب وہ اقبال جرم کر چکی تو صبح ہونے کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اور ابن جابلین وغیرہ اسکو مسٹر ڈرانڈ کے مکان سے لے گئے۔

باب ۵۱

لینور آرمن

مسٹر جف کا مکان ہے آج ایلائس سوارٹز کی گرفتاری کا سویرا ہے جف کے مکان میں کئی آدمی ہیں۔ ان میں اس کی بی بی مسٹر فرارس اور لینور آرمن بھی ہے فرانسس فرارس نے لینور سے ایلائس سوارٹز کی گرفتاری کا سارا حال سر سے پیر تک سنا دیا

وہ غور سے سنا کی کہ اتنی ہی دیر میں
دروازہ کھلا اور لینور نے رابن جابلین
کو دو عورتوں کے ساتھ آتے دیکھا۔
لینور اس وقت اپنی سرگذشت
فرارس سے بیان کر رہی تھی کہ رابن جابلین
کو دیکھکر بہت ہنسی اور مصافحہ کیلئے
ہاتھ بڑھایا دونوں نے مصافحہ کیا اور
بعدہ کیٹ سیٹن نے بھی ہنسی مذاق
کرنا شروع کیا ہر ایک نے اپنی اپنی
بیتی سنانا شروع کی۔ ایلائس سوارٹز
کی مذمت ہر ایک کی زبان سے نکل رہی
تھی۔ جو آتا تھا اُسے برا کہتا تھا۔
کوئی کہتا تھا ارے ہم تو جانتے
ہی تھے کہ لینور آرمن قاتل نہیں ہے۔
کوئی یوں ہنس ہنس کر کہتا تھا
ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ سوارٹز ہی قاتل ہے
ایک بولا تم تو یہ کہتے تھے میں
ایک ایک حال سے واقف ہوں۔
ان لوگوں میں یہ گفتگو ہو ہی رہی
تھی کہ ادھر ڈاکٹر آسٹن نیل منچیرسٹ
ڈاکٹر ہیل آتے ہوئے دکھائی دئے
تو لینور فرط مسرت سے نیل سے مصافحہ
کرنے کو بڑھی اور نیل بولا۔
مبارک ہو۔ کہو کیا سوارٹز کو گرفتار کیا
ہے؟

لینور اس پر ہنسی اور بولی۔
"ہاں اب تو ایسا ہی کہو گے۔
ارے خدا بھی کوئی ہے وہ بھی بیگناہوں
کی سن لیتا ہے۔ وہ تو اپنے کیفر کردار کو
پہونچے ہی گی۔
اس کے بعد لینور آرمن نے نیل
کے کہنے پر سب لوگوں کو اپنی داستان
سنانا شروع کی کہ کس طرح اور اڈرانڈ
شادی کی تاریخ کے قبل چلی آئی۔
کیسے وہ بچ نکلی بعدہ ڈاکٹر آسٹن وغیرہ
سے کیونکر ملاقات ہوئی کس طرح پاگلخانہ
سے مفرور ہوئی۔ کس طرح جیمس سیاڈ ولدوا
کے ہاتھوں سے بچی وغیرہ وغیرہ غرضکہ
اس نے ذرا ذرا سی کیفیت بیان
کردی اور سب لوگ کان لگا کے
سنتے رہے۔

باب ۵۲۔

تم خطا سے بری ہو

لینور آرمن اب بھی مسٹر جیف
کے یہاں ہے نیل منچیرسٹ رابن جابلین
مسٹر فرارس وغیرہ سب موجود ہیں
لینور چپکے چپکے کچھ کیٹ سیٹن سے کہہ
رہی ہے دیکھئے اس نے منھ پھیر لیا اور
کیا کہتی ہے۔

میں آپ لوگوں سے اپنے عہد طفلی
سے اس وقت تک کے سب واقعات
سناتی ہوں۔ سنئے میرا بچپن بڑے مزے
سے بسر ہوا۔ اس وقت جو کچھ مجھے
خواب میں بھی نہیں دکھائی دیتا۔ اس وقت
اللہ کا دیا سب کچھ میسر تھا بےفکری کا
زمانہ اور پھر اطمینان کا۔ غرض زندگی کا
یہ حصہ خوب آرام سے کٹا مجھ سے کسی
نے بتایا تھا کہ میں اٹلی اور انگلستان
کے باشندوں کی نسل میں سے ہوں۔
میں بہت دنوں امریکہ میں رہی میری
ماں اور میں خود شہر میں رہتی تھی وہاں ماں
کی طبیعت بہت گھبرائی تو انھوں نے
مجھے فیرلی میں ڈاکٹر آسٹن کی سپردگی
میں چھوڑ دیا۔ انھوں نے مجھے بحری
سفر نہ کرنے کی بہت صلاح دی۔
غرضکہ ہر قسم کی بزرگانہ نصیحتوں سے
فیض یاب کیا۔ میرے والد ماجد کسی
کے ڈر سے شہر بدر ہو گئے تھے اُن کا
کہیں پتہ نہ چلتا تھا میری ماں اکثر
جیمس بریڈوارڈ ائن کو میرے دشمنوں
میں بتایا کرتی تھیں۔ جب میری ماں
کے مرنے کے دن قریب آئے تو ایک
روز انھوں نے مجھے بلا کر کہا کہ لینور تمھاری
حالت ایک خدشہ عظیم میں پڑنے والی ہے
سنبھل کر رہنا۔ اگر تم ذرا بھی جیمس بریڈوارڈ ائن
کے پلے پڑ گئیں تو بس بڑی ہوگی۔
میری ماں نے مجھے پہلے سے جتا دیا
تھا کہ جیمس بریڈوارڈ ائن ایک روز
مجھے ضرور ضرور برباد کر دے گا۔

غرضکہ لینور آرمن اسی طرح
بڑی دیر تک اپنا حال کہتی رہی تو
ہیل نے یکبارگی کہا۔ لینور اب تم تو
آزاد ہو گئیں۔ سب کے سامنے تمھارے
ماتھے پر سے کلنک کا ٹیکا مٹ گیا
جیمس ہی کو پکڑنے کی دیر ہے۔

کیپٹ سٹین نے یہ سنا اور بولی
مسٹر ہیل میتھرسٹ اُسے پکڑنا ہو تو
جلدی گرفتار کرو۔ ورنہ مجھے اندیشہ ہے
کہ کہیں وہ مجھے اور لینور کو آزار
نہ پہونچائے۔

اس کے بعد مسٹر ہیل اُٹھے اور
انھوں نے لینور سے کہا۔

"لینور۔ تینوں خفیہ سراغرسانوں
نے بڑا کام کیا ہے تم اب آرٹیولڈٹ
کی ماں سے ذرا بھی خوف نہ کرو کیونکہ
قاتلہ گرفتار کر لی گئی تم بیگناہ ہو میں
تم کو تمھاری کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں
لینور۔ یہ تو سب آپکی دعاؤں
کا نتیجہ ہے اب سر ہنری سنجر کو کسی طرح

پر یہ خبر پہونچنا چاہیئے کہ اسکی پوتی کا پتہ لگ گیا۔ چونکہ مسٹر فرارس وہاں کے خفیہ سراغرساں ہیں انہیں کے ذریعہ سے یہ کام انجام ہو تو اچھا۔

اسی طرح سب لوگوں میں باتیں ہوتی رہیں کبھی مسٹر جف بول اٹھتا کبھی مسٹر نیل۔ لینورا اپنے دادا سے ملنے کی خواہش ظاہر کرتی تو کیسٹ سٹین کو اس کی جدائی شاق ہوتی خیر انہیں باتوں میں وقت کٹ گیا۔

باب - ۵۳

بریڈوارڈ این کا حشر

آرٹیولڈٹ کی ماں کا مکان ہے وہ اور کیسٹ سٹین کمرے میں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں کہ یکایک غل غباڑہ سنائی دیا اور نیل ہنھرسٹ نے آکر کہا۔ "مسز آرٹیولڈٹ لینور آرمن حاضر ہے"

مسز آرٹیولڈٹ۔ سچ کیا واقعی وہ گرفتار ہوگئی۔

نیل۔ سچ نہیں تو کیا جھوٹ۔

مسز آرٹیولڈٹ۔ پھر تو پوبارہ ہیں اب اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ نکال لوں گی۔

نیل۔ اگر تمھارے بیٹے کا قاتل کوئی اور ہو تب بھی کیا تم اسی پر الزام رکھوگی۔

مسز آرٹیولڈٹ (گھبراکر) آپ کیا کہتے ہیں مجھے میری سمجھ میں نہیں آتا شاید آپ اسے بچانا چاہتے ہیں۔

نیل۔ نہیں نہیں یہ خیال دور کرو۔ جو شخص ابھی حال میں تم سے ملنے آیا تھا وہی قاتل ہے اُس نے مس آرمن کو بھی قتل کرنے کی ترکیب لڑائی تھی لیکن چلی نہیں۔

آرٹیولڈٹ کی ماں یہ سُنکر چکرائی دنگ رہ گئی اور پوچھنے لگی "آپ کو اس کا حال کیونکر معلوم ہوا اسکی آمد کا تذکرہ کس نے کیا۔

نیل۔ کہیں بات بھی چھپی رہتی ہے کہو تو ساری کیفیت بتادوں۔

مسز آرٹیولڈٹ۔ اچھا بتاؤ تو۔

نیل۔ مسٹر ہیل کو سارا حال معلوم ہے وہ آپ سے بتادیں گے مجھے تو لینور کی بیگناہی کا تذکرہ کرنا تھا۔

مسز آرٹیولڈٹ۔ مجھے اس کا سارا حال بتاؤ۔

نیل نے سارا حال بتادیا کہ لینورا شادی والے روز گاڑی میں چکے سے اس لئے کھسک گئی تھی کہ اُس کو

ہم لوگوں سے ڈر معلوم ہوتا تھا اُسکی گاڑی ڈاکٹر آسٹن ہانکتا تھا ڈاکٹر آسٹن لینور کو ڈاکٹر برٹن کے پاگل خانہ میں لے گیا۔ کلیرس آرٹیولڈٹ نے لینور سے میرا بیٹہ جتا دیا تھا اسی لئے وہ مجھسے ڈرتی تھی قتل اُس نے نہیں کیا اُسے آرٹیولڈٹ کے قتل کی خبر بھی نہیں معلوم ہوئی تھی۔

اس کے بعد نیل نے ہر طرح سے لینور کو بے گناہ ثابت کیا اور ڈاکٹر آسٹن وغیرہ نے بھی اسی کی تائید میں زور دیا لیکن مسز آرٹیولڈٹ کی عقل ماری گئی تھی وہ سمجھتی تھی کہ یہ لوگ اُسے بیوقوف بنا کر لینور کو بچا لینا چاہتے ہیں۔

یہ حال دیکھکر ڈاکٹر ہیل بولا۔ مسز آرٹیولڈٹ۔ تمھارے بیٹے کی قاتلہ گرفتار کر لی گئی ہے اور حبشہ خانہ میں موجود ہے۔ لینور آرمن بالکل بے خطا ہے۔

اتنا سُنکر مسز آرٹیولڈٹ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ گرنے ہی کو تھی کہ کیٹ سٹن نے اُسے روک لیا اور پلنگ پر لٹا دیا اس کے پاس بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔

مسز آرٹیولڈٹ کس طرح سمجھائیں اصلی قاتلہ گرفتار کر لی گئی ہے۔ لینور آرمن کو قاتلہ نہ سمجھئے۔

مسز آرٹیولڈٹ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور بولی۔ نیل اگر قاتلہ کو گرفتار کر لیا ہے تو کہاں ہے۔

نیل۔ تم مت گھبراؤ کل رات کو اُسے گرفتار کر لیا ہے کہو تو بتا دوں کہ اسکی قاتلہ کون ہے۔

مسز آرٹیولڈٹ۔ ہاں ہاں جلد بتاؤ میرے تو دل میں عوض لینے کی آگ بھڑک رہی ہے۔

نیل۔ اور اڈرا ٹار نے تمھارے بیٹے کو قتل کیا۔ اُس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔

یہ سُنکر مسز آرٹیولڈٹ اُٹھی اور نیل بیتھرسٹ کے پاؤں پر گر پڑی۔ اس کا سر ٹپائی پر ایسی زور سے گرا کہ وہ تلملا اُٹھی۔ نیل اُسے اُٹھا کر کمرے میں لے گیا اور ایک گدے دار مسہری پر لٹا دیا۔

اس کے بعد نیل بیتھرسٹ کو مسٹر ہیل لے جانے لگا تو کیٹ سٹن بولی۔ نیل۔ آپ نہ جائیے یہیں رہیے آپ کو معلوم ہے کہ مسز آرٹیولڈٹ کے

دل میں لینیور کی طرف سے کیسی نفرت ہے۔

نیل۔ مجھے اور ہاڈرانڈ سے ملنا ہے میں ٹھہر نہیں سکتا۔

اتنا کہہ کر نیل نے ہیل کو وہیں ٹھہرا دیا اور خود چلتا ہوا اُس کے پیچھے پیچھے کیٹ بنٹن بھی چلی آئی اور نیل سے پوچھنے لگی "کیا اب اورڈرانڈ کو لنڈن میں لے جانا ہوگا"

نیل۔ ہاں رابن جاسلین اسے لنڈن میں لے جائینگے مگر ابھی نہیں تھوڑی سی کارروائی کر لینے کے بعد

کیٹ۔ تو پھر فرارس بھی جائینگے

نیل۔ ہاں۔ میں اُن کے روکنے کی کوشش کروں گا۔

کیٹ۔ اگر وہ گئے تو لینور کو بھی لے جائیں گے۔

نیل۔ کہہ نہیں سکتا۔ میری تو یہی خواہش ہے کہ وہ لینور کو نہ لے جائیں۔

نیل اور کیٹ سے دو دو باتیں ہوئیں وہ پھر مسٹر ڈرانڈ کے مکان کی طرف جانے لگا رات اندھیاری تھی چاند بالکل تار نظر ہو رہا تھا ہوا چل رہی تھی وہ لینور آرمن کو یاد کرتے ہوئے قدم بڑھائے چلا جا رہا ہے کہ کوئی شخص ایک گلی سے نکلا اور اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا آگے آگے نیل جا رہا ہے اور پیچھے پیچھے وہ چلتے چلتے پیچھے والے شخص نے پکارا نیل نیل۔

نیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص ہاتھ میں چھرا لیے قتل پر آمادہ ہے نیل اور اس شخص کے درمیان میں ایک اور شخص بھی کھڑا ہوا ہے۔

نیل نے یہ کیفیت دیکھی تو جھپٹ پڑا۔ ہاتھ سے چھرا چھین لیا اور اٹھا کر زمین پر ٹپک کر اس کی چھاتی پر بیٹھ گیا۔ یہ شخص جیسن برٹیاڈوارڈ تھا جب جیسن برٹیاڈوارڈ میں دم نہ رہا تو نیل نے دوسرے آدمی پر پستول چلایا وہ زخمی ہو کر گر پڑا اور نیل نے اس کا سر اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ فرانسس فرارس ہے وہ کلیجہ پکڑ کر رہ گیا اور ہائے ہائے کرنے لگا۔ قریب ہی مسٹر ڈرانڈ کا مکان تھا۔ وہ اُسے اٹھا کر لے گیا ڈاکٹر کو بلایا علاج معالجہ ہوا تو فرارس کی جان بچ گئی۔ حالانکہ فرارس ابھی

شخص تھا اور غیر ملک میں زندگی بسر کر رہا تھا لیکن نیل میبھرسٹ وغیرہ نے اس کو اپنا ہی سمجھکر اُسکی تیمارداری کی۔ کیپٹ سیٹن وغیرہ اس کے پاس ہر وقت موجود رہتے اور جان کو جان نہ سمجھتے تھے۔

ایک روز نیل اور لینور فرانس کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ بیمار نے کھانے کو مانگا تو نیل نے کہا۔ ڈاکٹر نے انگور کھانے کو بتائے ہیں۔ اگر کھانے کا وعدہ کرو تو منگوائیں۔

فرانس نے وعدہ کر لیا تو لینور آرمن کمرے سے چلی گئی اور فرانس نے نیل کو اپنے قریب بلا کر چپکے چپکے کچھ باتیں کیں اتنے ہی میں لینور آرمن واپس آئی انگور فرانس کو کھلائے اور بیٹھکر نیل اور فرانس سے باتیں کرنے لگی۔

باب ۔ ۵۴

اختتام

سر ہنری منچر کو انگلینڈ میں لینور کے ملنے کی خبر پہونچی تو وہ جامہ میں پھولا نہ سمایا۔ اس وقت اُسکی خوشی کی کیفیت قلم سے نہیں لکھی جاسکتی اُس کی کھوئی ہوئی امیدیں بر آئیں

وہ فوراً امریکہ میں آنے کے لیے طیار ہو گیا۔ ادھر رابن جاسیلن اور اڈورانڈ کو انگلستان لے جانے والا تھا اُسنے اُسے اپنے ساتھ لیا اور امریکہ سے واپس گیا۔ اُس کو فرانس کو چھوڑتے ہوئے بڑا رنج معلوم ہوا کیپٹ سیٹن کی محبت اس کے دل میں جوش زن تھی۔ خیر وہ انگلینڈ واپس گیا اور کیپٹ سیٹن سے پھر ملنے کا وعدہ کر گیا ادھر سر ہنری منچر انگلینڈ سے امریکہ آیا اور مسٹر ڈورانڈ کا مہمان ہوا یہیں لینور آرمن اور کیپٹ سیٹن بھی ہر وقت رہتی تھیں۔

ادھر سنئے کہ ڈاکٹر ہیل نے مسز آرٹیولاڈٹ کو بہت کچھ سمجھایا تو اُسے یقین آیا کہ مس اورا ڈورانڈ ہی اس کے بیٹے کی قاتل ہے وہ چاہتی تھی کہ قاتل کو امریکہ ہی میں سزا دیجائے لیکن اُسے ہیل نے منع کیا قاتل کی گرفتاری کا انعام ملگیا لیکن مسز آرٹیولاڈٹ نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس نے قاتل کی گرفتاری کے صلہ میں نیل میبھرسٹ کو اپنا وارث بنانے کا اقرار کیا تھا وہ اُس نے زندگی بھر نہ پورا کیا اور نیل نے بھی

اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔

مسز آربتھو لاٹ کو کیٹ سٹین کی بڑی محبت تھی۔ اُس نے ایک لائق ڈاکٹر ہیل کو بلا کر اپنا وصیت نامہ لکھا اور بہت سا روپیہ اور کل جائداد کیٹ سٹین کے نام لکھدیا۔

فرانسس فرارس کو بھی شفایابی ہوگئی۔ اُس کو مس ننا اینن سے بڑی محبت تھی اور ننا اس پر جان تصدق کرتی تھی۔ ننا کو جو جواہرات اوڈرانٹار نے دئے تھے وہ اُس نے رابن جاسلین کے حوالے کردے۔ جسنے انگلینڈ مین جاکر بادشاہی خزانہ مین دے دیئے۔ مس اورا دھوکا دے کر یہ جواہرات بھی ٹہلا لائی تھی۔ مسٹر ڈرانڈ نے مسز رچرڈس کو اپنے یہان محافظ خانہ ہی کے عہدہ پر رکھا۔ اس نے وہان زندگی چین سے بسر کی۔

مسٹر جبنا نیے پُرانے رنگ مین ہے۔ اُس کو لینور آرمن۔ نیل ہتھرسٹ رابن جاسلین۔ فرانسس فرارس۔ مسٹر ہیل۔ ڈاکٹر آسٹن اور کیٹ کی الفت بھولی نہین وہ ان سب کو اب بھی ہمیشہ اپنا دوست صادق سمجھتا رہا۔

مسٹر ڈرانڈ نے چارلس ڈرانٹار کے نام اپنی جایداد لکھدی۔

کیٹ سٹین۔ رابن جاسلین کا بڑی بیقراری سے انتظار کر رہی ہے

جبین برڈ وارڈ این جس روز نیل کے ہاتھون زخمی ہوا تھا وہین کا وہین پڑا رہا کسی نے آکر ذرا سی بھی ہمدردی نہ کی اور وہ بے یار و مددگار دنیا سے جدا ہوا۔ اُس کی لاش کو جب لوگون نے دیکھا اٹھا کر بے پرواہی سے دفن کر دیا۔

فرانسس فرارس۔ لینور آرمن اور نیل ہتھرسٹ کے ساتھ رہنے لگا ادھر رابن جاسلین بھی واپس آگیا۔ اور وہ کیٹ سٹین کے ساتھ چین سے زندگی بسر کرنے لگا۔ فرانسس فرارس نے ننا اینن کے ساتھ شادی کر لی۔ اور نیل ہتھرسٹ کا عقد لینور آرمن کے ساتھ ہوا اور سب چین سے زندگی بسر کرنے لگے۔

تمام شد

نام کتاب	قیمت
مار آستین - مؤلفہ بابو جوالا پرشاد صاحب برق - بی اے - سب جج -	۸ر
پرتاب ہندی مؤلفہ بابو جوالا پرشاد -	۱۲ر
وہنی - مترجمہ بابو جوالا پرشاد -	۸ر پ
خدائی فوجدار - ترجمہ کتاب ڈائن اکو تکسات ڈی لامان جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب	عہ پ
ناول زیب النسا - مصنفہ بابو رامجی داس صاحب بھارگو -	عہ ر پ
شاہد طرار - مترجمہ پنڈت دھرم نرائن	۵ر پ
فسانہ آزاد - کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے اور متفرق جلدین بھی بنابر فروخت ذیل مین درج ہین	صعہ ر پ
۱ - جلد اول	ے ر پ
۲ - جلد دوم	للعہ ر پ
۳ - جلد سوم	للہ ر پ
۴ - جلد چہارم	للعہ ر پ
سیر کوہسار - کامل در دو جلد از پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی اس کتاب مین مضامین نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ مین	

نام کتاب	قیمت
لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور رئیسان خام کار اور انکے رفقاے غدار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیش کش کیا ہے ایک رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین کی ابلہ فریبیان نہایت خوبی سے لکھی ہین -	صہ ر پ
جذبۂ عشق	۸ر
جام سرشار - با تصویر جسکا پہلے نام فسانۂ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی مشہور ناول ہے -	عہ ر
فریب حسن - ترجمہ ناول فوسٹ از آنلڈر صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی	۶عہ ر پ
ارنسٹ مالٹریورس -	۶عہ ر پ ۸ ر پ
گلنار فیروز	۲ر
غریب الوطن	عہ ر پ
اسرار آسیہ - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب نگرامی -	عہ ر پ
ناول روزا لیمبرٹ - مترجمہ منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت	

نام کتاب	قیمت
دہلوی حصہ اول	عا ر پ
ایضاً حصہ دوم	عہ ر پ
خون ناحق۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب۔ اس مین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سُراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے۔	۱۰ ر پ
دلستان۔ مترجمہ بابو رامجی داس صاحب بھارگو اسکی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے۔	عہ ر پ ۲ ر
شہید جفا	عہ ر پ
ناول سیتا۔ در دو جلد	۳ ر پ
فسانۂ لارنس ورودتھ۔ کامل	عا ر پ ۲ ر
الف لیلہ اُردو نثر۔ بطرز ناول مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب اِسمین قصص راتون کی ترتیب سے نمبروار درج ہین۔	
جلد اول	عا ر پ ۸ ر پ
ایضاً۔ جلد دوم	۱۲ ر
راز عشق	عہ ر
گناہ بے لذت۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب۔	۸ ر
نئے ٹکڑے	۸ ر
اُردو شکسپیر۔ یعنی اُردو ترجمہ	

نام کتاب	قیمت
کنگ لیر مترجمہ لالہ سیتا رام صاحب بی۔ اے۔ مجلد	۱۲ ر پ
ویلیس کی ایک شہزادی۔ یہ ناول بھی بڑا دلچسپ ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مصنف نے تصنیف کے وقت ہندوستانی مذاق کا خیال رکھا تھا	۱۲ ر پ
لعبت فرنگ۔ مسمےٰ بہ افسانہ نادر الحقیقت اس افسانہ ہر دلعزیز کو کتاب بر ونزا اسٹیچو بادجبرگس سے منشی عدیم النظیر خوش تقریر جناب منشی رام نرائن صاحب نے ترجمہ فرمایا۔ عجب دلچسپ قصہ اور عبارت ہی اگر اسکے عنوان بھی کوئی صاحب ملاحظہ فرمالین پھر کیا ممکن کہ بغیر تمام کیے کتاب دل کو چین پڑے۔	عہ ر پ
قصہ حاجی بابا اصفہانی ترجمہ کتاب ایڈونچرز آف دی حاجی بابا آف اصفہانی مصنفہ کپتان موریر صاحب مشہور سیاح ممالک ایران مترجمہ منشی امراؤ مرزا حیرت دہلوی	عہ ر پ
ناول رقیب۔ انگریزی	۸ ر پ
جنگ ہفت روزہ۔ مصنفہ سید ولایت حسین صاحب	عہ ر